ओ३म्

رِگویدادی بھاشیہ بھومکا

مصنفہ

مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی



اُردو ترجمہ مع تفسیر

جلد اوّل

از

منشی رام جگیاسو

یہ کتاب مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں لالہ منشی رام مالک مطبع کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوئی ہے

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتے ہیں ان سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نرا کار - سرب شکتی مان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرب آدھار - سرب ایشور - سرب بیاپک - سرب انتریامی - اجر - امر - ابھے - پوتر - اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سچے علوم کی پستک ہے۔ وید کا پڑھنا - پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) سچ کے قبول کرنے میں اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے۔

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچ کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور رفاہ عامہ خلائق کی ترقی کرنا۔

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہیے۔

(۸) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنی چاہیے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی بہبودی میں خوشنود نہ رہنا چاہیے - بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہیے۔

(۱۰) سب آدمیوں کو ان اصولوں کی تعمیل میں جو رفاہ عام سے متعلق ہوں - پرتنتر رہنا چاہیے اور ان اصولوں کی تعمیل میں جو اپنی ذات سے متعلق ہوں - سب خود مختار رہیں۔

ओ३म्

رِگویدادی بھاشّیہ بھومکا

مُصنّفہ

مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی

کا

اُردو ترجمہ معہ تفسیر

جلد اول

از

منشی رام جگیاسو

سنہ ۱۹۰۱ء

سمت بکرمی ۱۹۵۸ء

۱۹۶۰۸۵۲۹۹۷ آریہ سمت

یہہ کتاب مطبع ستُ دھرم پرچارک جالندھر شہر میں لالہ منشی رام مالک مطبع کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوئی ہے

فہرست مضامین اردو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا جلد اول

ओ३म्

آریہ سماج کا خیال ہے کہ ویدوں کے دہرم کو صدیوں کی ظلمت کے پردے سے باہر لانے کا کام مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے کیا ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کا خیال ہے کہ گو سوامی دیانند نے آریوں کی اولاد کی توجہ ویدوں اور سنسکرت ودیا کی طرف پھیر دی ہے۔ تاہم اُنہوں نے ویدوں کی ایک نرالی تفسیر لکھہ کر سناتن دہرم کی کایا ہی پلٹ دی ہے۔ عیسائی اور محمدی بھائیوں کا خیال یہہ ہے۔ کہ نئے رشیوں سے مدد لیکر سوامی دیانند نے ویدوں کے معنی ایسے پلٹ دئے کہ اُنکی بیہودگی اب پردے کے اندر آگئی ہے۔ ورنہ اصل میں وید منتر محض وحشیوں کے خیالات کے اظہار سے بڑھ کر مرتبہ نہیں رکھتے۔ کہانتک لکھا جاوے۔ ہر فرقہ اور مذہب والا یہاں تک کہ دہریئے بھی سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کی نسبت اپنی نرالی ہی رائے رکھتے ہیں۔ بقول شخصیکہ

ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد

سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کی نسبت خواہ کیسی ہی مختلف رائیں لوگ کیوں نہ رکھتے ہوں۔ لیکن اسمیں کلام نہیں کہ سوامی دیانند نے مذہبی دُنیا میں ایک زبردست ہلچل پیدا کردی ہے۔ اور دے وجوہات جو کہ اِس

ہلچل کا باعث ہوئے ہیں۔ دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ جن وجوہات پر کہ سوامی دیانند نے سائین مہیدھر اور کل دیگر پورانک زمانہ کے مصنفوں دنیز یوروپین اور امریکن سنسکرت والوں سے اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے اُن کا جاننا ہر ایک انصاف پسند اور محقق طبیعت کے لیئے ضروری ہے۔ خواہ اُس طبیعت کا سوامی دیانند کے مشن کے ساتھ اتفاق ہو یا اختلاف۔

یہہ کُل وجوہات سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنی مصنّفہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا نامی کتاب میں درج کردی تھیں۔ جسکے تقریباً تیسرے حصہ کا اردو ترجمہ کہ میں حق پسندوں کی خدمت میں اب پیش کرتا ہوں۔ یہہ کتاب سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کے دیباچہ کی طور پر ہے۔ اِسمیں موجودہ آریہ سماج کے بانی نے ویدوں کے ترجمہ کرنے کے لیئے مستند کتابوں کا پتہ بتلایا ہے۔ اور اُنکی امداد سے ویدوں کے مقابل سے وہ تاریکی کا بادل دور کردیا ہے۔ جسنے کہ آریوں کی اولاد کو مدت دراز تک اُسکی خوبیوں سے ناآشنا رکھا تھا۔ اِسلیئے ہر ایک شخص کے لیئے اِس کتاب کا مطلب جاننا ضروری ہے۔ گو مصنّف کے خیالات کی باریکی اور اُسکی تحقیقات کی خوبی اصل سنسکرت کے پڑہنے سے ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ تاہم جبکہ سوامی دیانند نے وید کے آہن حوالہ سے ہر شخص کو ویدک گیان کا مستحق بتلایا ہے۔ تو اِس بیش بہا خزانہ معرفت کو اُردو دان پبلک تک پہونچانا میں نے اپنا فرض سمجھ لیا۔ اور فی الحال وید کی قدامت۔ الہامیت ابدیت اور فضیلت کے کُل باب آپ صاحبان کی نظر کرتا ہوں۔ اگر پبلک نے اِس حصہ کو

سریدکر اپنے عمل سے ظاہر کر دیا۔ کہ میں انکی خدمت کرنے میں کامیاب ہوا ہوں تو باقی کتاب کا ترجمہ بھی ایک یا دو حصوں میں اسی اصول پر چھپوا کر شائع کرونگا۔

اصل کتاب میں پہلے وید یا کسی شاستر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو کہ بجنسہٖ درج ہوا ہے۔ پھر سوامی دیانند نے اصل کا ترجمہ یا مطلب معہ اپنی رائے اور دلائل کے سنسکرت میں لکھا ہے۔ جسکے بعد کہ اُس سنسکرت عبارت کا ہندی ترجمہ درج ہے۔ لیکن اصل سنسکرت عبارت کا اِس ہندی ترجمہ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ہندی عبارت کو سنسکرت کا ترجمہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ بعض اوقات ہندی کی عبارت سنسکرت سے بالکل مختلف یا زائد دکھائی دیتی ہے۔ بعض جگہوں میں ہندی نے سنسکرت مضمون کے بالکل برعکس خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اِن سب خرابیوں کو دیکھ کر بڑی بھاری حیرانی ہوا کرتی تھی۔ لیکن یہہ حیرانی ۱۸۹۰ء کے قریب بالکل دور ہوگئی۔ جب معلوم ہوا۔ کہ ہندی کے ترجمہ سے سوامی دیانند کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اُسکے لیئے ویدک پریس کے ملازم پنڈت لوگ ذمہ دار ہیں۔ اِس حیرت انگیز اصلیت کے معلوم ہو جانے پر میں نے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں (جسکا کہ میں اُڈیٹر ہوں) ۲۸۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک مضمون شائع کیا تھا جسکی سُرخی حسب ذیل تھی۔

سوامی دیانند کا وید بھاشیہ اور اُسکی کتھا

میں اِس جگہہ اس مضمون میں سے ایک لمبا اقتباس پیش کرتا ہوں ہوں۔ جس سے کہ اِس کتاب کے ناظرین کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ جن

قواعد کے مطابق کہ میں نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اُنکی کیا ضرورت تھی۔

۱۹۰۹ء کے خاتمہ تک ہمارا یہی خیال رہا کہ سنسکرت بہاشیہ اور اُسکا ناگری ترجمہ کُل کا کُل مہرشی کا کیا ہوا ہے۔ اور اسی لیئے جبکہ اُن ایام میں پنڈت لیکھ رام جی مشہور آریہ مسافر نے ناگری کے ترجمے کی غلطیوں کی طرف آریہ پبلک کو متوجہ کیا۔ تو ہمارے لیئے اس سوال کا حل نہائیت ہی مشکل معلوم ہوا۔ کہ آیا مہرشی کے کیئے ہوئے ترجمے میں کسی کو کمی بیشی کرنیکا اختیار بھی ہے یا نہیں۔ لیکن ہمیں سخت تعجب اور ساتھ ہی اسکے نہائت خوشی ہوئی۔ جبکہ ہم نے اُسی وید بہاشیہ کے نئے انکوں پر یہ نوٹس چھپا دیکھا۔ کہ ناگری بھاشہ میں ترجمہ منترا سے کے پنڈت کرتے رہے ہیں۔ مہرشی دیانند کرت کیول سنسکرت کا حصہ ہے۔ پنڈت شیام جی کرشن ورما ایم آے آریہ پبلک کے خاص شکریئے کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے۔ کہ پروپکارنی سبھا کے ادہکاریوں کی آنکھیں اس وشئہ میں کھولیں۔ اور بڑا زور دیکر متذکرہ صدر نوٹس نکلوایا۔

پنڈت لیکھ رام جی کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ پروپکارنی سبھا کو بھی ہلنا پڑا۔ اور سبھا کی طرف سے یجروید کی پڑتال کرنیکا کام آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے سپرد ہوا۔ پنجاب کی سبھا نے اس کام کو چند ایک آریہ پرشوں میں بانٹ دیا۔ جنمیں کہ ہم بھی شامل تھے۔ لیکن افسوس کہ پھر کبھی نہ تو پروپکارنی سبھا کی طرف سے کچھ پرسش ہوئی۔ اور نہ ہی پنجاب کے آریوں نے اپنا فرض ادا کیا۔ لیکن پنجاب کے آریوں کی سُستی کی ایک اور بھی وجہ تھی پروپکارنی سبھا کی طرف سے یجروید بھاشیہ کی پڑتال کی درخواست کے ساتھ

ہماری پرتی ندھی سبھا سے یہہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ آیا ہم میں سے کوئی آریہ پرش وید بھاشیہ کے ناگری ترجمے کے پروف دیکھنے کے لیئے اپنی خدمات دے سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اسکے جواب میں دو تین آریہ پرشوں کے نام لکھے گئے تھے۔ جنہوں نے اس سیوا کو سویکار کیا تھا۔ اور انتظار تھا۔ کہ اب پروف آتے ہیں۔ لیکن پروف بھیجنے کے بارے میں ہنوز روز اول ہی ہے۔ اس سے پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے شاید یہہ فرض کر کے کہ پروپکارنی سبھا کو ان سے زیادہ مدد لینی منظور نہیں ہے بالکل خاموشی اختیار کی۔

اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ناگری ترجمے کی غلطیوں سے آیا کوئی خاص نقصان ہوا۔ اگر یہہ غلطیاں صرف عبارت آرائی یا ویاکرن کی ہی ہوتیں۔ تو اُنپر زیادہ وچار کرنیکی اسوقت ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ ایسی غلطیاں دوسری بار احتیاط کے ساتھ چھاپنے سے بآسانی دور ہوسکتی تھیں۔ لیکن بھومکا اور وید بھاشیہ کے جگہہ بہ جگہہ ایسے ارتھ ناگری میں کیئے گئے ہیں۔ جنکا سنسکرت کی عبارت میں نام ونشان پایا نہیں جاتا۔ اور ارتھ کرنیوالوں نے اس کمی اور بیشی نے بعض جگہوں میں سدھانتوں میں ہل چل مچانے کی کوشش کی ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے جن غلطیوں کا حوالہ دیا تھا۔ اُن میں ایک جگہہ تو سنسکرت کی عبارت میں کیول نام دیو شبد تھا۔ جسکا ترجمہ کرتے ہوئے پنڈتوں نے نام دیو رشی لکھدیا۔ اور دوسری جگہہ سرسوتی شبد تھا۔ جسکا ترجمہ کرتے ہوئے سرسوتی ندی لکھا گیا۔ گویا پنڈتوں نے اپنی چالاکی یا اپنی جہالت کے باعث مہرشی دیانند کے اس سدھانت

پر ہی پانی پھیرنا چاہا۔ کہ مول وید میں خاص پرشوں یا جل سخل آدی کے اتہاس نہیں ملتے ۔ اِس مضمون میں جسے کہ بلحاظ ضروریات اخبار مجبوراً مختصر کرنا پڑتا ہے۔ اِسقدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ وید بھاشیہ میں سے چھانٹ کر بہت سی اِس قسم کی غلطیوں کو اِکجگہہ ظاہر کیا جاوے۔ لیکن نمونہ کے طور پر ہم ذیل میں رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں سے پنڈتوں کے چڑہائے ہوئے چند ایک حاشئے پیش کرتے ہیں جنکے مطالعہ سے ہمارے ناظرین کو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ اِن بھدر پرشوں نے کہاں تک مہرشی دیانند کو پنڈتوں کے بارے میں پبلک کو مغالطے میں ڈال رکھا ہے۔

(۱) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۱۴۴ پر یجروید کے ادہیائے ۳۱ کے منتر نمبر ۴ کی ویاکھیا کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے अनशन شبد کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھا ہے۔

द्वितीयमनशनमविद्यमानमशनं भोजनं यस्मिन्निति

جسکے ارتھ یہہ ہیں کہ " دوسرا انشن یعنی ابھاؤ ہے۔ اشن یعنی بھوجن کا جسمیں" جسکا صاف مطلب یہہ نکلا۔ کہ جو بھوجن کی چیشٹا نہیں کرتا۔ مثال کے لئے مہرشی نے پرتھوی آدی لکھدیا۔ لیکن ہمارے پنڈتوں نے یوں انرتھ کیا ہے

" اور دوسرا۔ انشن اربھات جو جڑ اور بھوجن کے لئے بنا ہے"

ناظرین! ملاحظہ فرمائیے کہ ایک لفظ کے ہیر پھیر سے مطلب کیا اُلٹا ہو گیا مہرشی کا صاف مطلب یہہ ہے۔ کہ بھوجن کی چیشٹا نہ کرنیوالے جڑ اور جیو سنبندہ سے رہت اُن چیزوں کو بتلایا۔ جو کہ بھوجن کے لئے بنی ہیں یعنی پھل ونسپتی آدی مگر پرتھوی کا درشٹانت ہی بتلا رہا ہے۔ کہ یہاں بھوجن کے لائق پدارتھوں سے مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ پرتھوی کو آج تک

کسی منشیہ نے بھوجن کی جگھ استعمال نہیں کیا۔

پیارے ناظرین! یہی منتر ہے۔ جسکو منسپتی میں جیو ہونیکی تائید میں بعض آریہ پرش پیش کیا کرتے ہیں۔ اور آپ نے دیکھہ لیا کہ یہہ دعویٰ کیول پنڈتوں کے ناگری ترجمے پر مبنی ہے۔ ورنہ بھاشیہ کار کی سنسکرت میں اِس خیال کا کہیں پتہ بھی نہیں ملتا۔

(۲) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۰۵ پر بھاشیہ کار نے پُنر جنم کے لئے یجُر وید کے اُنیویں ادھیاء منتر نمبر ۴۷ کا پرمان دیا ہے۔ اور اُسکی تشریح کے لئے نروکت آدی کے حوالے دئے ہیں۔ اِس منتر کے سنسکرت بھاشیہ میں دو پرکار کے جیو آتماؤں کا ذکر ہے۔

अस्मिन्संसारे पाप पुण्यफलभोगाय द्वौमार्गौ
स्तः। एकः पितृणां ज्ञानिनां देवानां विदुषांच द्विती-
यः विद्याविज्ञानरहितानां मनुष्याणाम्॥

ارتھ۔ "اِس سنسار میں پاپ اور پُن کا پھل بھوگنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک پتروں۔ گیانیوں۔ دیوؤں۔ وِد والوں کا دوسرا وِدیا۔ بگیان رہت مُنشیوں کا"

لیکن پنڈت مہاشیوں نے یہاں بہت سی من گھڑت عبارت داخل کرکے وہ وہ خیالات داخل کئے ہیں۔ جنکا کہ اصل بھاشیہ تھا وید منتر میں نام ونشان بھی نہیں ہے۔ پنڈت مہاشے اِس بھاشیہ کا ناگری میں یوں ارتھ کرتے ہیں

"اِس سنسار میں ہم دو پرکار کے جنموں کو سنتے ہیں۔ ایک منشیہ شریر کا دھارن کرنا۔ اور دوسرا نیچ گتی سے پشو۔ پکشی۔ کیٹ۔ پتنگ۔ برکش

آدی کا ہونا۔ انہیں منش شریر کے تین بہید ہیں۔ ایک پتری ارتہات گیانی ہونا۔ دوسرا دیو ارتہات سب ودیاؤں کو پڑہکے۔ ودوان ہونا۔ تیسرا مرت ارتہات سادہارن منشیہ شریر کا دہارن کرنا وغیرہ "

اب وچار کا ستھل ہے۔ کہ پتو سے لیکر برکہش تک ایک بھی شبد سنسکرت بہاشیہ میں نہیں آیا۔ اور اس لئے جو لوگ اسجگہ سے برکہشوں میں جیو کا ہونا اور یجروید کے ادہیاء ۱۲ کے منتر ۸ کی ویاکہیا کے ناگری ترجمے سے برکہشوں میں جیو کا ابہاؤ دیکھہ کر مہرشی دیانند کے کتھن کا پرسپر وردہ سمجھہ بسمت ہوا کرتے تھے۔ انکی آتمک پیڑا کا پاپ کس کے ماتھے پڑے گا۔ اور منش اور نیچ گتی کے بہید کا سنسکرت بہاشیہ میں پتا بھی نہیں ہے۔ پہر پتری اور دیو جو دونوں شبد ایکارتہہ واچی سنسکرت میں بتلائے گئے ہیں ان میں من مانا بہید بتلانا وید ارتہہ کو ہی اُلٹا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وید منتر میں چ کا شبد سپشٹ پڑا ہوا ہے۔ آریہ بندھوگن! وچارو تو سہی کہ ایسے انرتہوں نے کتنے جگیاسو پُرشوں کو ست پتہ کے گرہن کرنے سے نہ روکا ہوگا۔

(۳) رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کے صفحہ ۲۴۹ پر نتیہ ہوم کے منتروں کی ویاکہیا کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے سطر ۸ میں لکھا ہے۔

अग्नि ओंमिति रित्यनेनैव तृतीयाहुतिं दद्यात्द्वि श्च पूर्ववत् ॥

ارتھہ۔ " اگنی جیوتی وغیرہ اس منتر سے پہر تیسری آہوتی دینا۔ اسکا ارتہہ اوپر کی طرح " اسکا ارتہہ پنڈتوں نے یوں کیا ہے۔ " تیسری موُن ہوکے پرتہم منتر سے کرنی " (واضح رہے کہ پرتہم منتر یہ ہے۔

अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा

معلوم ہوتا ہے کہ پنچ مہایگیہ ودھی لکھتے وقت بھی اُسوقت کے لیکھکوں نے بھومکا کے اِسی ترجمے سے دھوکھا کھاکر جیوں کی تیوں مکھی پر مکھی ماردی ہے- پنڈتوں کی اِس بھول کا نتیجہ یہہ ہے کہ بارہا آریہ پُرش اِس منتر سے مون ہوکر اہوتی دینے کی وجہ اپنے پنڈتوں سے دریافت کرتے رہے ہیں- اور کوئی معقول جواب نہ پاکر ویسے ہی مشتبہ حالت میں پڑے رہے-

اِس غلطی کی بنیاد دریافت کرنے کے لئے کسی قدر اور زیادہ وچار کی ضرورت ہے اصل میں نتیہ ہون کے کُل منتر یجروید کے تیسرے ادھیا کے منتر نمبر ۹ و نمبر ۱ میں پائے جاتے ہیں جنمیں سے صُبح اور شام کے ہون کے آخری دو منتر جو (सजूर्देवेन) سے شروع ہوتے ہیں- منتر ۱۰ ہے- اور باقی منتروں کا سلسلہ منتر ۹ میں اِس طور پر ہے- کہ پہلے صُبح کے ہون کا پہلا منتر اسکے بعد شام کے ہون کا پہلا منتر اِسی طرح دوسرا پھر صُبح کا تیسرا منتر اور اُسپر منتر نمبر ۹ کی سماپتی ہوتی ہے- اِس طور پر شام کا ایک اہوتی منتر کم رہتا ہے- اُسکی پورتی کے لیے رشی نے لکھدیا- کہ

अग्निर्ज्योतिरिति मन्त्रं मनसोच्चार्य तृतीयाहुतिर्देया

ارتھہ ”اگنی جیوتی وغیرہ اِس منتر کو من سے اوچارن کرکے تیسری اہوتی دینی“ من سے اوچارن کرنیکا صاف مطلب یہ ہے- کہ اپنی طرف سے پہلے منتر کو اوچارن کرکے تیسری اہوتی دینی چاہئے- مگر لائق پنڈتوں نے من کے معنے مون کرکے مہرشی کے سنسکرت بھاشیہ میں کمی سمجھ کر اپنی طرف سے اصلاح دے ہی تو دی- اور یہہ نہ سمجھے- کہ مون ہوکر بھی

کہیں شبد اوچارن ہوا کرتے ہیں۔

پیارے ناظرین! کہاں تک اِن غلطیوں کا شمار کرتے جائیں نہ تو مضمون میں ہی گنجائش رہی ہے۔ اور نہ ہی ہمیں آجکل اس قدر سمے ملتا ہے۔ کہ ہم ایک پورا غلط نامہ بلکہ مغالطہ نامہ تیار کر کے آپکے روبرو پیش کرسکیں۔ لیکن پنڈتوں کی خطرناک کارروائی کا کسی قدر خاکہ ہم نے کھینچ کر آپکو دکھلا دیا ہے۔ اب ہم شریمتی پروپکارنی سبھا کی دھارک پردھان مہاشے سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ جس بوجھہ کو اُنہوں نے بڑی ہمت سے اپنے اوپر لینے کا پارسال سے پرن کیا ہے۔ اُسے بنھالنے کے لیئے بڑی ساودھانی سے ادیت ہو جاویں۔ اخیر میں ہم اختصار کے ساتھ اس بڑے اہم نقص کو دور کرنے کا جو ایک ہی وسیلہ ہے۔ اُسے پیش کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں سب سے پہلے پروپکارنی سبھا کا یہہ فرض ہے۔ کہ دو تین آریہ سماج کے ودوانوں کو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے ناگری ترجمے کو شودھنے کے کام پر نیُت کرے۔ جو ایک ایک شبد کو پڑتال کر صرف مہرشی کے سنسکرت بھاشیہ کا شبد ارتھہ کردیویں اور اسکے بعد کُل چھپے ہوئے وید بھاشیہ کے ارتھہ شودھواے جاویں۔ اور جب کُل کا غلط نامہ تیار ہو جاوے۔ تو ہر ایک پُستک کا غلط نامہ معہ وجوہات کے علیحدہ چھاپ دیا جاوے۔ جو کہ پُستک کے ساتھ ضمیمے کے طور پر ہر ایک خریدار کو دیا جاوے۔ اور آئندہ کے لیئے ایک خاص سب کمیٹی بنادیویں۔ جو کہ قبل چھپنے کے سنسکرت بھاشیہ کے ناگری ارتھوں کی پڑتال کرلیا کرے۔ نہ کیول یہی بلکہ آئندہ کے لیئے سنسکرت بھاشیہ کے چھاپنے میں بھی زیادہ احتیاط کیا جاوے۔ اِس جگہہ ضرور یہہ

سوال پیش ہوگا - کہ غلط نامے چھپوانے میں بہت سا دھن خرچ ہوگا جس سے ویدک نیترالے کو مالی نقصان پہونچیگا - لیکن یاد رہے - کہ ویدک نیترالے کی بنیاد روپیہ کمانے کے لیئے نہیں رکھی گئی تھی - بلکہ سچے ویدک سدہانتوں کو پھیلانے کے لیئے اِسے مہرشی دیانند نے قایم کیا تھا - اور اگر یہہ نیترالے بجائے اندھوں کو آنکھیں دینے کے اُنہیں زیادہ ترسند یہہ روپی اندھکار میں لیجانیکا ذریعہ بنے تو اُس کے وجود سے سنسار کو کیا لابھہ ہوسکتا ہے - ہم اِس مضمون کو اِس امید پر ختم کرتے ہیں - کہ پروپکارنی سبھا کے سبھاسد اپنے کرتبیہ کو سمجھیں گے - اور اُسکو پالن کرنے میں سچا پورشارتھہ دکھلائینگے - م م

اِن حالات کو دیکھہ کر میں نے ترجمہ کرنے میں حسب ذیل قواعد کو مدنظر رکھا ہے -

(۱) مہرشی سوامی دیانند کی اصل سنسکرت عبارت کا لفظی ترجمہ لکھدیا ہے -

(۲) جہاں کہیں سنسکرت کے محاوروں یا الفاظ کو واضح کرنیکے لیئے عبارت بڑہانے کی ضرورت تھی - وہاں خطوط وحدانی میں ضروری عبارت بڑہا دی گئی ہے -

(۳) فٹ نوٹ دیکر بعض مشکل الفاظ اور خیالات کو واضح طور پر سمجھانے کی کوشش کی ہے -

(۴) جہاں کہیں بعض ویدمنتروں یا دیگر شاستروں کے حوالہ جات کے ترجمے مصنف نے اسلیئے نہیں کیئے تھے - کہ وے دوسری جگہہ کیئے گیئے تھے - یا مصنف کی رائے میں سہل تھے - وہاں میں نے بڑی محنت سے تلاش کرکے اُن اُن منتروں یا حوالہ جات کے ترجمے مفصل درج

کردیئے ہیں۔

(۵) مضامین چونکہ لطیف ہیں۔ اور سنسکرت زبان اور وید کی معنی خیز اصطلاحوں کا استعمال ہوا ہے۔ اسلئے مینے حسب ضرورت اپنی طرفسے تفسیر درج کی ہے۔ جس سے کہ میری رائے میں اُردو دان پبلک کو مُصنّف کا مطلب سمجھنے میں کسی قدر آسانی ہوگی۔ روزی کمانے کے کام کے علاوہ آریہ سماج کی خاص سیوا کا مشکل کام مجھے اِسقدر فرصت نہیں دیتا۔ کہ میں ترجمہ یا تصنیف کی نازک ذمہ داریکو مناسب طور پر ادا کرسکوں۔ تاہم مینے کوشش کی ہے۔ کہ حتی الوسع چھپائی غلطیوں سے بری ہو۔ اور مُصنّف کا مطلب ناظرین کی سمجھ میں آجاوے۔ اگر باوجود میری کوشش کے کوئی کمی دکھائی دیوے۔ تو ناظرین براہ کرم مجھے مطلع فرماویں۔ آئندہ اشاعت میں (اگر اُس تک نوبت پہونچی) اُن سب غلطیوں اور کمیوں کو درست اور پورا کر دیا جاویگا۔

اے عقلِ کُل! تو اپنے بیحد رحم سے اِس کتاب کے پڑھنے والوں کی بُدھیوں میں ایسی حرکت پیدا کردے۔ کہ وے تیرے سچے دھرم کو قبول کرنے اور اُسپر عمل کرنے کے لیئے سچے دل سے طیار ہوجاویں۔

اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ

جالندھر شہر ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء	منشی رام جگیاسو (طالب حق)

ओ३म्

اوم

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا



ایشور پرارتھنا

ओ३म् सहनाववतु सहनौभुनक्तु सहवी-र्य्यं करवावहै । तेजस्विना वधीतमस्तु । माविद्वि-षावहै । ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः -

(تیتریہ آرنیک - نوان پرپاٹھک - پہلا انوواک)

"ہے سرو شکتیمن ! ہے ایشور ! آپکی کرپا - رکھشا اور مدد سے ہم لوگ باہمی ایک دوسرے کی حفاظت کریں - ہم سب لوگ اعلیٰ محبّت میں بلکر عمدہ سے عمدہ ثروت کے ذریعہ - آپکی مہربانی سے - سدا آنند کو بھوگیں - ہے کرپا نِدھی ! آپکی سہائیتا سے ہملوگ ایک دوسرے کی طاقت کو پُرشارتھ سے سدا بڑھاتے رہیں - ہے پرکاش مے ! ہے سب وِدیا کے دینے والے پرمیشور ! آپکے سامرتھ سے ہی ہملوگوں کا پڑھنا پڑھانا ساری دُنیا میں روشن ہو - اور ہماری وِدیا (علم) سدا بڑھتی رہے - اور ہے پاک محبّت کو جلوہ دینے والے ! آپ ایسی کرپا کریں کہ جس سے ہملوگ ایکدوسرے سے دشمنی کبھی نہ کریں - بلکہ ایکدوسرے کے متر

ہو کر سدا برتاؤ کریں۔ ہے بھگوان! آپکے رحم سے ہم لوگوں کے تینوں[1] تاپ شانت اور نورت ہوں"

سنسکرت شلوکوں کا ترجمہ

(۱) جو کہ بیحد۔ ازلی۔ سارے برھمانڈ کا رچنے والا۔ اجنما۔ ستیہ۔ سب سے بڑا اور ابدی ہے جسکی سناتن ودیا سب ادھرموں کا ناش کرنیوالی ہے۔ اُس برھم کو نمسکار کر کے کُل جگت کے کلیان کرنیوالے وید کے بھاشیہ کا میں آغاز کرتا ہوں

(۲) وکرما دیتہ کے سمت ۱۹۳۳۔ بھادوں کے مہینے کے شکل پکھش کی پرتی پدا کو روی وار کے دن اس وید بھاشیہ کا میں نے آغاز کیا ہے۔

(۳) سب سجنوں کو جتلایا جاتا ہے۔ کہ جنکا نام سوامی دیانند سرسوتی ہے اُنہوں نے اِس وید بھاشیہ کو بنایا ہے۔

(۴) انسانوں کی بہبودی کے لئے سچائی کی عزت کرتے ہوئے سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے میں اِس وید بھاشیہ کا ودہان کرتا ہوں۔

(۵) یہ بھاشیہ دو زبانوں میں کیا جاتا ہے۔ یعنی سنسکرت۔ اور پراکرت (مروجہ دیوناگری بھاشا) اِن دونوں زبانوںمیں وید منتروں کے ارتھ کرونگا۔

(۶) آریوں کے رشی منیوں کی جو سناتن ریتی ہے اُسکے سہارے سے وید منتروں کے ارتھ کیے جاویں گے۔ اس کے برخلاف ہرگز نہیں۔

---

[1] تینوں تاپوں سے نجات کا نام ہی مُکتی یا موکش ہے (۱) آدھیاتمک تاپ وہ کہلاتا ہے جو دُکھ کہ جسمانی اندر کی بیماریوں سے ہوتا ہے (۲) آدھی بھوتک تاپ وہ کہلاتا ہے۔ جو دُکھ کہ دوسرے جانداروں سے پہونچتا ہے (۳) آدھی دیوک تاپ وہ کہلاتا ہے۔ جو دُکھ کہ من اور اندریوں کے وکار۔ اشدھی اور چنچلتا سے ہوتا ہے۔

(۷) جو نئے بھاشیہ اور غلط ٹیکائیں ہیں۔ اُنکی وجہ سے جو دوش کہ ویدونکو لگ گئے ہیں۔ اُن سب کی نورتی ہوجائیگی۔

(۸) ویدوں کا جو سچا ارتھ ہے وہ ظاہر ہووے۔ اس لئے میں یہ کوشش کرتا ہوں جو پرمیشور کی مدد سے پوری ہوگی۔

ओ३म् विश्वानिदेवसवित दुरितानि परा सुव। यद्भद्रंतन्नआसुव॥

(یجر وید ادھیاء ۳۰۔ منتر ۳)

"ہے ست۔ چت آنندسوروپ! ہے سب سامرتھ والے! ہے ہمہ دان عالم کل! ہے ودیا اور گیان کے دینے والے! ہے سورج وغیرہ جڑ اور ودیا کی چیتن روشنی کے ظاہر کرنیوالے! ہملوگوں کے سب دُکھ اور ساری کھوٹی عادتیں دور کیجئے۔ اور جو سب دُکھوں سے بری ستیہ ودیا سے پراپت اقبالمندی اور موکھش تک کے آنند کو حاصل کرنیوالا کلیان ہے وہ۔ آپکی کرپا سے ہمیں حاصل ہو۔"

اس وید بھاشیہ کے بنانے کے انوشٹھان میں جو وگھن ہوں انہیں پہلے سے ہی دور کر دیجئے۔ اور جو جسم اور عقل کے مددگار صحت ستیہ ودیا اور پرکاش وغیرہ ہیں۔ وے ہے پربرھمن! آپکی کرپا کٹاکھش سے ہمکو حاصل ہوں۔ آپکی کرپا اور سہائتا کو حاصل کرکے تپکیش آدی پرانوں سے ستیہ آپکے رچے ہوئے ویدوں کا ٹھیک ٹھیک بھاشیہ ہم کرسکیں۔ تاکہ وہ آپکی کرپا سے سب انسانوں کے لئے مفید ہو۔ اور آپ ایسی انوگرہ کریں کہ اس وید بھاشیہ میں سب انسانوں کو پرم شردہا اور پریتی ہو۔

यो भूतं च भव्यं च सर्वं यश्चाधितिष्ठति।
स्व१र्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः

(اتھروید- کانڈ ۱۰- پرپاٹھک ۲۳- انوواک ۴- منتر ۱)

" جو ماضی- حال- اور مستقبل- تینوں زمانوں میں ساری کائنات کا مالک ہے۔ اور کال (زمانہ) کے بھی اوپر براجمان ہے- جسکا کہ اپنا فقط نروکار آنند ہی سوروپ ہے- جسمیں کہ دُکھ کا ذرا بھی نشان نہیں- اور جو کہ آنند مے برہم ہے- اُس سب سے بڑے- سب سے اتم برہم کو ہمارا اتیَنت کرکے نمسکار ہو- "

यस्य भूमिः प्रमान्तरिक्षमुतोदरम्। दिवं यश्चक्रे मूर्द्धानं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥

(ایضاً- منتر ۳۲)

" جسکی (رچنا میں) پرتھوی سچا رتھ گیان کی سِدھی کے لئے پیر کے مانند ہے- انترکھش (خلا اسپیٹ کے مانند (ہر ایک وستو کو سوکشم کرنیوالا ہے) جسنے کہ سب کے شرومنی سورج وغیرہ روشن پدارتھونکو سب سے اونچا دماغ کے مانند بنایا ہے- اُس پرکاش سوروپ برہم کو ہمارا نمسکار ہو- "

यस्य सूर्यश्चक्षुश्चन्द्रमाश्च पुनर्णवः। अग्निं यश्चक्र आस्यं१ तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥

[۱] یعنی تین کال اُسمیں گھٹ نہیں سکتے- کال بھید صرف انسانوں کے لئے ہے- ورنہ پرمیشور کے لئے تینوں زمانے یکساں ہیں-

(ایضاً منتر ۳۳)

"جس کے کہ سوریہ اور چندرما ہر ایک کلپ کے آد میں آنکھوں کی طرح سب کو دکھانیوالے ہوتے ہیں۔ جس نے کہ اپنی سرشٹی میں اگنی (آگ) کو مکھ کے مانند بنایا ہے۔ اُس سب سے بڑے پوجنیہ برمھ کو ہمارا نمسکار ہو"

यस्य वातः प्राणापानौ चक्षुरंगिरसोऽभवन्।
दिशो यश्चक्रे प्रज्ञानीस्तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥

(ایضاً منتر ۳۴)

"سمشٹی وایو (ہوا) جسکی پران اور اپان کے سمان ہے۔ پرکاش دینے والی کرنیں جسکی آنکھوں کے تلیہ ہیں۔ اور جس نے کہ دشاؤں کو سب بیوہاروں کے سادھک بنایا۔ اُس اننت ودیا والے برمھ کو ہمارا نمسکار ہو۔"

यआत्मदा बलदा यस्य विश्व उपासते प्रशिषं
यस्य देवाः। यस्यच्छायामृतं यस्य मृत्युः कस्मै दे
वाय हविषा विधेम॥

(یجروید ادھیاء ۲۵ منتر ۱۳)

"جو پرمیشور اپنی کرپا سے آتمک گیان دینے والا ہے۔ جو کہ شریر۔ اندریو انتہکرن کو شکتی اُتساہ۔ پراکرم اور دڑھتا پردان کرنیوالا ہے۔ جسکی دنیا کے تمام بدوان (عالم) اپاسنا کرتے یعنی اُس کے نیم میں رہتے ہیں۔ جسکا آشرا ہی موکش ہے۔ جسکے سہارے سے علیحدہ ہونا ہی موت یعنی پُنرجنم (تناسخ) کا کارن ہے اُسی سکھ سروپ برمھ دیو کی پریم بھگتی روپ سے ہم اُپاسنا کریں۔"

द्यौः शान्तिरन्तरिक्षꣳ शान्तिः पृथिवी शान्ति
रापः शान्तिरोषधयः शान्तिः वनस्पतयः शान्ति
र्विश्वे देवाः शान्तिर्ब्रह्म शान्तिः सर्वꣳ शान्तिः शा
न्तिरेव शान्तिः सा मा शान्तिरेधि ॥

(یجُروید ادھیائے ۳۶ منتر ۱۷)

"ہے سرو شکتیمن پرمیشور! آپکی بھگتی اور کرپا سے سب پرکاشمان لوک انترکھش
پرتھوی۔ جل۔ اوشدھیاں بنسپتی۔ سب جگت کے ودوان۔ آپکا گیان وید۔ اور
سب جگت کے پدارتھ ہمارے لئے سدا سکھ کاری ہوں۔ یعنی انوکول رہیں"

यतो यतः समीहसे ततो नो अभयं कुरु। शन्नः
कुरु प्रजाभ्योऽभयं नः पशुभ्यः।

(یجُروید۔ ادھیائے ۳۶ ۔ ۲۲)

"ہے پرماتمن! آپ جس جس جگہ جگت کے رچنے اور پالنے کے نمت
چیشٹا کرتے ہیں۔ اُس اُس جگہہ میں موجود ہم لوگوں کو بیخوف کیجئے تاکہ
ہر طرح سے ہر جگہہ ہم سب آپکی کرپا سے بیخوف رہیں۔ اور ہر ایک جگہہ کی ہماری
پرجا اور پشوؤں کو بیخوف کیجئے۔ اِسی طرح ہر جگہہ کے ہمارے پرجا اور پشوؤں کا
کلیان کیجئے۔ تاکہ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکھش۔ آپکی کرپا سے سہج ہی سِدھ
ہوویں۔"

यस्मिन्नृचः साम यजूꣳषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथ
नाभाविवाराः यस्मिꣳश्चित्तꣳ सर्वमोतं प्रजानां त
न्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥

(یجُرویدادھیائی ۳۴ - منتر ۵)

ؐ ہے بھگون کرپانِدھے ! جس من میں کہ رگ - سام اور یُجر وید ستھِر ہوتے ہیں -
اور جسمیں بیتھارتھ موکھش ودّیا ستھِر ہوتی ہے - جسمیں سب پرجا کا چِت - جو سمرن
کرنے کے برّتی (قوت حافظ) ہے - بھی گُتّھا ہوا ہے - جیسے کہ مالا کے دانے سوت
میں پروئے ہوتے ہیں - اور جیسے رتھ کے پہیّہ کی نابھی میں ارے لگے ہوتے ہیں
وہ میرا من کلیان کا سنکلپ کرنیوالا ہو ،، تاکہ اُس سے ویدوں کے ستیہ ارتھ کا
پرکاش ہو - ہے سرو ودّیا مئے - سرو آرتھہ وِت پرمیشور ! ہم پر آپ کرپا کریں جسّے
ہم بِگھنوں سے سدا الگ رہیں - اور ستیہ ارتھہ سہت اِس وید بھاشیہ کو سمپورن
بنا کے آپکے بنائے ویدوں کے ستیہ ارتھ کی وِستار روپ جو کیرتی ہے - اُس کو
جگت میں ہمیشہ کے لئے بڑھا دیں - اور اِس بھاشیہ کو دیکھ کر ویدوں کے انوسار
ستیہ کا انوشٹھان کرکے ہم سب لوگ اچھے گُن حاصل کریں - اِس لئے ہم
لوگ آپکی پرارتھنا پریم سے سدا کرتے ہیں - اسکو آپ کرپا سے جلدی سُنیں تاکہ
یہہ جو سبکا بھلا کرنیوالا وید بھاشیہ انوشٹھان ہے - وہ یتھاوت سِدھ ہووے -
اوم شانتیہ - شانتیہ - شانتیہ -

باب پیدائش وید مقدس

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे। छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत॥

(یجُروید - ادھیائے ۳۱ منتر ۷)

ست چت - آنند وغیرہ اوصاف سے موصوف سب جگہ بھرپور پُرش سب کی پرستش اور اُپاسنا کے لائق اور سروشکتیمان جو یگیہ (यज्ञ) پرماتما ہے - اُسی سے رگوید - یجُروید - سام وید اور اتھروید چاروں ویدوں کا پرکاش ہوا - یہہ جاننا ہے - (۱) (सर्वहुत) سروہت یہہ (شبد) ویدوں کی صفت بھی ہوسکتا ہے اس لئے کہ وے (وید) سب انسانوں کے حاصل کرنے کے لائق ہیں (۲) (जज्ञिरे) جگیرے اور (अजायत) اجائیت یہہ دو کریا (ایک ہی معنی دینے والی) اس لئے آئی ہیں کہ ویدوں میں انیک ودیاؤں کی موجودگی ظاہر کیجاوے - (۳) نیز (तस्मात) تسمات پد دوبار آیا ہے - اس بات کے جتلانے کو کہ ایشور سے ہی ویدوں کی اُتپتی ہوئی ہے - (۴) ویدوں میں گایتری وغیرہ چھند شامل ہیں - اس لئے (छन्दांसि) چھندانسی پد سے چوتھے اتھروید کی اُتپتی بتلائی ہے - یہہ جاننا چاہئے - (۵) یگیہ وشنو کو کہتے ہیں - (دیکھو شت پتھ براہمن کانڈا ۱ ادھیائے ۱) यज्ञो वै विष्णुः = इदं विष्णुर्विचक्रमे त्रेधा निदधे पदम्॥

(دیکھو یجروید ادھیاء ۵ منتر ۱۵)

یہاں سارے جگت کا بنانا ایشور میں ہی گھٹ سکتا ہے نہ کہ اورمیں چنانچہ وشنو اُسکو کہتے ہیں۔ جوکہ جڑ اور چیتن سارے جگت میں ویاپک ہو"

تفسیر

اِس منتر میں پرماتما نے صاف الفاظ میں جتلایا ہے کہ چاروں ویدوں کا ظہور اُس سے ہوا ہے۔ اِسجگہہ بعض سجن یہہ شنکا اُٹھایا کرتے ہیں۔ کہ جب صاف طور پر اتھروید کا ذکر نہیں آیا تو چھندانسی شبد سے گایتری وغیرہ چھندونکا کیوں نہ گرہن کریں۔ رشی جواب دیتے ہیں کہ وید تو چھندوں کے مجموعہ کا ہی نام ہے۔ چاروں ویدوں کے مضامین چھندوں میں ہی ادا کیئے گئے ہیں۔ اِس لیئے اگر وید صرف تین ہی ہوتے۔ یعنی رگ۔ یجو۔ اور سام تب بھی چھندانسی شبد کے لانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ جہاں کچھہ اشیاء کا بطور کُل شمار ہوتا ہے تو اُمیں اُنکے جزو کو شامل نہیں کیا کرتے۔ مثلاً اگر ہم کچھ آدمیوں کا شمار کر رہے ہوں۔ اور دس آدمیوں کے نام لینے کے بعد ہاتھ کا لفظ استعمال کریں تو صاف سمجھا جاویگا۔ کہ ہاتھ کسی آدمی کا ہی نام ہوگا۔ اگرچہ شریر کے ایک انگ کا نام بھی ہاتھ ہے۔ اِسی طرح پر چونکہ گایتری۔ انوشٹبھ۔ ترشٹبھ وغیرہ بھی چھند کہلاتے ہیں۔ اور اتھروید کے لیئے بھی چھند شبد آتا ہے۔ اِس لیئے رگ وغیرہ ویدوں کے شمار کے ساتھ چھند کے معنی اتھروید ہی کیئے جانے چاہئیں۔

گو اتھروید میں صاف طور پر چاروں ویدوں کا شمار کیا گیا ہے۔ تاہم چونکہ باقی تین ویدوں میں کہیں اسکے لیئے چھندانسی کا لفظ آیا ہے۔ اور

کہیں اُسکا ذکر ہی نہیں ہے - اس لیئے نہ صرف آجکل کے یوروپین سنسکرت والوں نے ہی اتھروید کے نوین ہونیکا اعتراض اوٹھایا - بلکہ زمانہ درمیانی کی تصانیف کے مطالعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ یہہ اعتراض پہلے بھی اُٹھتے رہے ہیں - چنانچہ اپنے اتھروید کے بھاشیہ کی بھومکا میں سائین آچاریہ نے اسی سوال کو بطور پوروپکھش کے اٹھاکر اُسکا سمادہان کرنے کی کوشش کی ہے جن جگہوں میں کہ صرف رِگ - یجو - اور سام تین نام آئے ہیں - وہاں بعض اوقات تو صرف کرم اُپاسنا اور گیان - ان تین مضامین کا ذکر ہے - اور چونکہ اتھروید اِن تینوں کرموں کی پورتی کرتا ہے - اور اُسکا اُودیش کُل شنکاؤں کا سمادہان کرنا ہے - اس لیئے اتھرو کا ذکر وہاں نہیں آتا - اور بعض اوقات کچھ اور ایسا مطلب ہوتا ہے کہ جنمیں اتھروید کے ذکر کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن جبکہ دوسرے ویدوں کے براہمن جوکہ اُنکی تفسیریں ہیں چار ہی وید بتلاتے ہیں - اور جبکہ یگیہ کرموں میں بھی ہوتا اُدہورنیو - اور اُدگاتا پر ہی خاتمہ نہیں ہوتا - جوکہ رِگ - یجو - اور سام - اِن تینوں ویدوں کے قائم مقام ہیں - بلکہ چوتھا برہما بھی ضروری ہوتا ہے - جوکہ ہر ایک یگیہ پُرش کو نیم انوسار چلانے کا فرض سر پر لیئے رہتا ہے - تو پھر اتھرو کے وید ہونے میں شنکا بالکل نرمول ہے - نہ صرف یہی بلکہ ویدانگوں کے بنانیوالے رشی بھی ویدونکی تعداد چار ماننے میں مُتفقِ الزبان ہیں - چنانچہ رگوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۵۸ کے منتر ۳ کی ویاکھیا کرتے ہوئے رشیوں نے चत्वारि یعنی چار کا اطلاق ویدوں پر کیا ہے - گوپتھ براہمن میں النکار روپ سے اتھروید کو یگیہ کے برہما سے اُپمان دی ہے - پس یوروپین سنسکرت والوں کی یہہ کلپنا نرمول ہے - کہ اتھروید کا شمار ویدوں

میں نہیں ہونا چاہیئے۔

اِس منتر میں ایک اور خوبی ہے جسے کہ رشی نے اپنے بھاشیہ میں جتلایا ہے۔یعنی جہاں ایک طرف پیدا ہونیکے معنی رکھنے والے الفاظ دوبار لاکر اِس تاکید سے جتلایا گیا ہے۔کہ وید گیان کا بھنڈار ہے۔اور اِسمیں انیک وِدیا شامل ہیں۔وہاں تسمات کے تکرار سے جتلایا گیا ہے کہ وید کی اُتپتی سوائے ایشور کے کسی سے ہو نہیں سکتی۔کیونکہ ہر ایک چیز وہیں سے برامد ہوتی ہے جہاں کہ اُسکا بیج موجود ہو۔پس چونکہ گیان کا مخزن صرف پرماتما ہے۔اِس لئے اُسی سے ویدوں کا ظہور میں آنا ممکن ہو سکتا ہے اوپر کی کُل عبارت میں بھاشیہ کار نے صرف اپنا دعویٰ قایم کیا ہے اور چونکہ یہہ دعویٰ اُنہوں نے آج قایم نہیں کیا۔بلکہ سرشٹی کے آد سے رشی لوگ قایم کرتے چلے آئے ہیں۔اِس لئے بھاشیہ کار نے مناسب سمجھا کہ پہلے دعویٰ کو اُنہیں الفاظ میں پیش کریں جنہیں کہ رشیوں نے محسوس کیا تھا۔

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन् । सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम् । स्कम्भं तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः ॥

(اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳۔انوواک ۴۔ منتر ۲۰)

"جس سروشکتیمان سے (**ऋचः**) رگوید پیدا ہوئی ہے۔جس سے یجروید ظاہر ہوئی ہے۔ اور جس سے سام اور اتھروید بھی اُتپن ہوئی ہیں اسی طرح جس پرمیشور کے مُکھ کی مانند اتھروید ہے۔اور سام وید جس کے

بدن کے رونگٹوں کی مانند ہے - یجو جسکا ہردا اور رگوید جسکی پران کے سمان ہے - یہہ روپک النکار (استعارۂ تشبیہ) ہے - جس سے چاروں وید پیدا ہوئے ہیں - کہو وہ کونسا دیو ہے - یہہ سوال ہے - اسکا جواب یہہ (اسی منتر کے آخری حصہ میں دیا -) ہے - جو سب جگت کو دھارن کرنیوالا پرمیشور ہے - اُسی کو تم جانو - اُس سکمبھ (स्कंभ) سب کے ادہار پرمیشور کے سوا سے اور کوئی دوسرا دیو ویدوں کا بنانیوالا نہیں ہے - یہہ ماننا چاہئیے"

تفسیر

اِس منتر میں ایک ایک وید کی پیدائش ظاہر کرنے کے لئے جو ایک ایک جُدا جُدا پد آیا ہے - اُسمیں بڑی خوبی یہہ ہے کہ وہ اُس وید کے مضمون کو صاف ظاہر کر دیتا ہے -

(۱) رگوید کی اُتپتی ظاہر کرنے کے لئے لفظ अपातक्षन् (اپاتکھشن) آیا ہے -

अपातक्षन् = आपो + आ + तक्ष + लङ् =

وہ مریادا سے (یعنی باقاعدہ) دوش رہت (یعنی سچا) وستار جسمیں کیا گیا اُسکا ظہور ہوا یعنی پدارتھوں کے گُنوں کا جسمیں ورنن ہو یا جسمیں ہر ایک چیز کی تعریف Definition ٹھیک ٹھیک درج ہو - اور وہی رگوید ہے - چنانچہ پورب میمانسا شاستر میں مہرشی جمینی جی فرماتے ہیں -

तेषामृग् यत्रार्थवशेन पादव्यवस्था -

(دیکھو - پورب میمانسا - ادھیاے ۲ پاد اول سوتر ۳۲)

(۲) یجروید کا پرماتما سے ظہور جتلانے کے لئے अपाकषन् اپاکشن

شبد آیا ہے -

अपाकषन=आपो+कष+स्व ड् =

"باقاعدہ دوش رہت ٹھیک ٹھیک سار جسمیں دکھلایا گیا اُسکا ظہور"

چنانچہ یجروید کو کئی جگہ من سے اُپمان دی ہے - اور یہہ اِس لئے کہ یجروید کا مضمون یگیہ ہے - جسکا مطلب یہہ ہے کہ جن پدارتھوں کے گنوں سے کہ رگوید نے واقفیت کرا دی ہے - اُنپر وچار کرنا -

(۳) سام وید کو بدن کے رونگٹوں سے اُپمان دی گئی ہے - سام وید کو اکثر جگہ جگت کا پران بھی بتلایا گیا ہے - اور یہہ اِس لئے کہ جس طرح کہ رگوید گیان کانڈ ہے یعنی اُس کے منتروں میں سب پدارتھونکا سادہارن (ابتدائی) گیان دیا گیا ہے - جس طرح کہ یجروید کرم کانڈ ہے یعنی رگوید سے حاصل کئے ہوئے گیان کو باہمی جوڑ کر اُس سے یگیہ کرمونکا سِدہ کرانیوالا ہے - اِسی طرح سام وید اُپاسنا کانڈ ہے - یعنی یگیہ کرموں کے انوشٹھان سے پاپ کرمونکا ناش کرتا ہوا سام کے ذریعہ منشیہ پرماتما کے سمیپ پہونچتا ہے - پس سام کُل آتمک شریر (روحانی جسم) کے پران کے سمان ہے - اِس لئے اُسے رونگٹوں سے بھی اُپمان دی ہے - کیونکہ رونگٹوں کے ذریعہ سے ہی پرانوں کی گتی ٹھیک ہو کر منشیہ نروگ (تندرست) رہتا ہے -

(۴) اتھروید کو اِس لئے مُکھ سے اُپمان دی ہے - کہ جس طرح دماغ جسم کے ہر ایک انگ کی کمی کو پوری کرتا ہے - اِسی طرح اتھرووید سب شنکاؤں کا سمادہان کرنیوالا ہے - اور اِسی لئے اتھرووید کو وگیان کانڈ یعنی وشیش گیان کا کانڈ کہہ سکتے ہیں - چاروں ویدونکو مختلف النکاروں کے طریقہ پر کئی جگہ بیان کیا گیا ہے - چنانچہ یجروید کے ادھیائے ۳۶ کا منتر حسب ذیل ہے -

ऋचं वाचं प्रपद्ये मनो यजुः प्रपद्ये साम प्राणं प्रपद्ये ति ॥

स्य वा अरेस्य महतो भूतस्य निःश्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वांगिरस इत्यादि ॥

(دیکھو شت پتھ براہمن - کانڈ ۱۴ - انوواک ۵)

"اسکا مطلب یہ ہے کہ یاگیہ ولک (رشی) فرماتے ہیں کہ ہے میترئی آکاش سے بھی بڑا جو پرماتما ہے اُسی سے رگوید وغیرہ چاروں وید انسانی سانس کی طرح باہر نکلتے (یعنی پیدا ہوتے) ہیں۔ یہہ جاننا چاہئے جس طرح کہ جسم سے سانس باہر نکلکر پھر اُسی میں داخل ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح پر ایشور سے ہی ویدوں کا ظہور ہوتا اور اُسی میں وے لیئے ہوجاتے ہیں یہہ تحقیق ہے۔

تفسیر

روئے زمین کے مذاہب کی الہامی کتابوں اور الہام ملنے کے طریقوں کا اگر ویدک گیان کے ظہور کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے۔ تب کہیں ویدوں کی اصلی بزرگی سمجھ میں آتی ہے۔ اوپر کا رشی واکیہ جتلاتا ہے۔ کہ وید ایشور کا گیان ہے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ جب جب سرشٹی پیدا ہوتی ہے۔ تب تب انسانوں کی ہدایت کے لیئے پرماتما اپنے گیان کا پرکاش کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ پرکاش کس طریقہ پر ہوتا ہے۔ رشی جواب دیتے ہیں۔ کہ اس کے ظاہر کرنے میں ایشور کو کسی قسم کی محنت کرنی نہیں پڑتی۔ بلکہ سہج سوبھاؤ سے بلا کسی محنت کے اُسکا پرکاش دُنیا میں ہوتا ہے۔ اور پھر جب پرماتما کے نیم کے مطابق دُنیا کا خاتمہ ہوتا ہے۔ تو اُسوقت وید روپی اُسکا گیان اُسی میں لین ہوجاتا ہے۔

"اس پر کئی لوگ یہہ کہتے ہیں کہ نرآکار (جسم سے بری) پرمیشور سے حروف والے وید کیونکر پیدا ہوسکتے ہیں۔ اسپر کہتے (جواب دیتے) ہیں۔ کہ سروشکتیمان (اپنے کاموں میں دوسرے کی مدد کی خواہش نہ رکھنے والا) پرمیشور کی نسبت ایسا اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ منہ اور سانس وغیرہ اوزاروں کے بغیر بھی اسکی کام کرنیکی طاقت کو ہم ہمیشہ ظاہر دیکھتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی ہے کہ جس طرح من میں سوچنے کے وقت سوال و جواب وغیرہ حروف کی آواز ہوتی ہے۔ اسطرح ایشور میں بھی ماننی چاہیئے۔ جو یقیناً سروشکتیمان ہے وہ کام کرنے میں کسی کی بھی مدد نہیں لیتا۔ جسطرح پر کہ ہم لوگوں میں بلا مدد غیرے کام کرنیکی طاقت نہیں ہے۔ اس طرح پر ایشور کی حالت نہیں ہے۔ جس طرح پر کہ نرآکار (غیر مجسم) ایشور نے کل جہان بنایا ہے۔ اسیطرح وید کے بنانے میں بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جسطرحکی لطیف صنعت کہ ویدوں میں کی ہے۔ ویسی ہی حیرت انگیز صنعت ایشور نے جہان میں کی ہے۔"

تفسیر

ایشور سے وید کا ظہور ماننے پر بڑا بھاری اعتراض یہہ ہوا کرتا ہے کہ جب پرمیشور غیر مجسم ہے تو منہ کے بغیر اس نے الفاظ کیسے سنائے۔ رشی جواب دیتے ہیں۔ کہ یہہ اعتراض ہم ناچیز جیوؤں پر ضرور قایم ہوسکتا ہے کیونکہ ہم اپنی طاقتوں میں محدود اور بلا مدد غیرے کام نہیں کر سکتے۔ لیکن پرمیشور پر اعتراض قایم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اُسے اپنے کاموں میں کسیکی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ایسا حیرت انگیز جہان وہ بلا ہاتھ پاؤں وغیرہ

کے بنا سکتا ہے تو گیان کا ظہور بھی بلا اِن ذریعوں کے بھی کر سکتا ہے۔ من کی مثال نہائیت ہی موزوں ہے۔ جس طرح بلا زبان سے بولے ہوئے من میں ہزاروں طرح کے خیالات دوڑ جاتے اور سوال و جواب ہو کر نتیجے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ پرمیشور جو کہ حاضر و ناظر ہے۔ وید روپی گیان کو ظاہر کر دیتا ہے۔

"(بعض لوگ کہتے ہیں کہ) جہان کے بنانیکی تو ایشور کے بغیر اور کسی میں بھی طاقت نہیں ہے۔ لیکن وید کے بنانے کی دیگر مختلف کتب کی تصانیف کی طرح (انسانوں میں) طاقت ہو سکتی ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ ایشور کے بنائے ہوئے وید کے پڑھنے کے بعد ہی کتب تصنیف کرنیکی انسانوں میں طاقت ہوئی ہے۔ نہ کہ اور طرح۔ کوئی بھی (انسان) اُس (وید) کے پڑھے اور سنے بنا عالم نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ اس زمانہ میں بھی کسی شاستر کو پڑھ کر اوپدیش سنکر اور (انسانوں کے باہمی) برتاؤ کو دیکھ کر ہی انسان عالم ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی آدمی کی اولاد کو تنہائی میں رکھکر صرف اُسے کھانا پانی باقاعدہ دیویں۔ اور مرتے دم تک اُس کے ساتھ بولنے کا برتاؤ نہ کریں جس طرح پر کہ اُسے کچھ بھی ٹھیک علم نہیں ہوتا۔ اور جس طرح پر کہ جنگلی آدمیوں کی اوپدیش کے بغیر حیوانی خصلت دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح ویدوں کے اوپدیش کے بغیر آغاز آفرینش سے اب تک انسانوں کی خصلت ہو جاتی۔ پھر کتب کی تصنیف کا تو ذکر ہی کیا ہے۔!

(معترض) ایسا مت کہو۔ ایشور نے انسانوں کو سوابھاوک گیان (جبلّی علم) دیا ہے۔ جو کہ سب کتابوں سے اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اُس کے بغیر ویدوں کے الفاظ معنی اور سمبندھ کا علم بھی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اُس (جبلّی علم) کی ترقی ہونے پر

لوگ کتابیں بھی تصنیف کرلیں گے۔ پھر یہہ ماننے کی کیا ضرورت ہے کہ وید کی پیدائش ایشور سے ہوئی ؟

(محقق) جو پہلے بلا تعلیم کے تنہائی میں حفاظت کیے گئے۔ بچے اور جنگلی آدمیوں کی مثال دی تھی کیا انہیں ایشور نے جبلی علم نہیں دیا ہے ؟ پھر وے ہم سے یا دیگروں سے تعلیم حاصل کئے بغیر اور ویدوں کے پڑھے بنا ہی عالم کیوں نہیں ہوجاتے۔ جو اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ بغیر تعلیم حاصل کیے صرف سوابھاوک گیان (جبلی علم) سے کبھی بھی نباہ نہیں ہوسکتا۔ جس طرح پر کہ ہم لوگ بھی دیگر عالموں (کی تعلیم) اور ان عالموں کی مصنفہ کتابوں کا گیان اور طرح بہ طرح کے علم حاصل کرکے ہی نئی تصانیف بنانے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر ایشور کے گیان کی سب انسانوں کے لیے لازمی طور پر ضرورت پڑتی ہے۔

آغازِ آفرینش میں پڑھنے پڑھانے اور کتابیں تصنیف کرنیکا کوئی سلسلہ نہیں تھا۔ (جبکہ) ایشور اُپدیش کے بغیر کسی علم کا بھی امکان نہیں ہے تو کس طرح کوئی آدمی کتاب تصنیف کرسکتا۔ انسانوں کو نیمتیک (حاصل کیے ہوئے) گیان میں آزادی نہیں ہے۔ اور صرف سوابھاوک گیان سے علم کا حصول نہیں۔ اور جو یہہ کہا تھا کہ سوابھاوک گیان ہی افضل ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ وہ (سوابھاوک گیان) تو صرف سادھن کوٹی میں (گیان حاصل کرنیکا آلہ) ہے۔ آنکھ کی طرح جس طرح پر کہ من کے شامل حال ہوتے بغیر آنکھ کچھ دیکھ نہیں سکتی۔ اسی طرح پر پرمیشور کے گیان (وید) اور دیگر عالموں (کی ہدایت) کے شامل حال ہوئے بغیر صرف سوابھاوک گیان سے کوئی کام بھی نہیں ہوسکتا۔ ۱۱

تفسیر

اس جگہ رشی نے ایک بڑی زبردست دلیل الشوریہ گیان کی ضرورت کی نسبت دی ہے۔ جسکی تصدیق کہ بنی نوع انسان کا لگاتار تجربہ بتلا رہا ہے۔ جس طرح پر کہ آج یہہ امر زیر بحث ہے کہ آیا علم کی بنیاد صرف ذاتی تجربہ اور انسانوں کے آلۂ عقل پر ہے۔ یا کہ پرمیشور کی طرف سے بذریعہ الہام کے انسان کی ہدایت کے لیے علم ملا ہے۔ اسی طرح پر گزشتہ زمانوں میں بھی عقلمند انسان اس مسئلہ پر غور کرتے رہے اور اس عقدہ کو اکثر ذاتی تجربوں سے حل کرنیکی کوشش بھی کرتے رہے۔ چنانچہ سارٹونا پلیس بادشاہ کی نسبت روائت ہے کہ انسان کی قدرتی زبان دریافت کرنے کے لیے اُس نے ایک بچہ کو بارہ سالوں تک لگاتار علیحدگی میں پرورش کیا۔ اور پھر جب اُسے نکالا تو اُسنے آتے ہی ایک لفظ بولا جوکہ ملک فریجیا کی زبان میں روٹی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بادشاہ سلامت نے اسپر بڑی خوشیاں منائیں اور فیصلہ دیدیا کہ فریجیا کی زبان ہی قدرتی زبان ہے۔ لیکن پھر معلوم ہوگیا کہ ایک بکری کا بول اُس لڑکے کے کانوں تک پہونچا کرتا تھا۔ اور چونکہ بکری کا بول ٹھیک فریجیا زبان کے اُس لفظ سے مشابہت رکھتا تھا جوکہ روٹی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہہ غلط نتیجہ بادشاہ نے نکالا۔

پھر بادشاہ اکبر کی نسبت مشہور ہے کہ اُسنے بھی اسی طرح پر ایک بچہ کی حفاظت کی تھی اور نتیجہ آخرکار یہہ نکلا تھا کہ وہ لڑکا ہرگز کچھہ بھی علم نہیں رکھتا تھا۔

اخبار پانیئر مطبوعہ ۱۲- جنوری ۱۸۹۶ء میں ایک خبر چھپی تھی کہ ایک شخص آرسٹین نامی ساکن شہر ایتھنس نے تھیسلی اور ایپیرس کی سرحد پر ایک دلستن کے مزدور کے بچہ کو پکڑا جسے کہ بھالو نے پالا تھا۔ وہ لڑکا جانور کی طرح ہاتھوں اور پاؤں کے بل چلتا تھا۔ بھالو کی طرح ہی گھر گھراتا اور اُسی جانور کی طرح اُسکی طرز معاشرت تھی۔

علاوہ اِس طرح کی بہت سی کہانیوں کے جوکہ میں نے اخباروں اور کتابوں میں ملاحظہ کیں۔ میں نے بچشم خود یتیم خانہ بریلی میں ایک لڑکے کو دیکھا جس کہ ایک بھالو کی غار سے نکال کر بریلی کے سررشتہ دار صاحب لائے تھے۔ جب وہ لڑکا لایا گیا غالباً اُسکی عمر ۱۴ سال کی تھی۔ جانوروں کیطرح چلتا تھا۔ کچا گوشت کھاتا تھا۔ اور کچھ بھی بول نہیں سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ چھ مہینوں کے بعد اُس نے صرف ٹانگوں کے بل چلنا شروع کیا۔ پھر کھانے میں فرق ہوتا گیا۔ لیکن جس وقت کہ میں گیا بہت کم بولتا تھا اور ابھی تک وحشیوں کی طرح انسانوں سے بھاگتا تھا۔

اوپر کی کل تمثیلیں ظاہر کرتی ہیں کہ علم بغیر سکھلائے خود بخود مشاہدہ یا ذاتی تجربوں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ حال کے فلاسفر لوگ جہاں گیان (علم) کے ایک سے دوسرے کے حاصل کرنے کے قائل ہیں۔ وہاں اِس بحث کے آخری قدرتی نتیجہ سے گبھرا جاتے ہیں۔ سوامی دیانند اُس نتیجہ سے گبھراتے نہیں۔ بلکہ اُسکو بڑے عجز سے قبول کرتے ہیں جب یہ امر درست ہے کہ گیان بلا حاصل کئے نہیں آتا۔ اور جب ساتھ ہی اِس کے یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے برابر سلسلہ وار ایک سے دوسرا گیان حاصل کرتا آیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب پہلے پہل انسانی

سرشٹی ہوئی تو اسوقت گیان کہاں سے آیا۔ جڑ۔ مادی چیزوں سے گیان آ نہیں سکتا تھا۔ حیوانوں سے حاصل ہو نہیں سکتا تھا۔ خود انسانوں میں گیان موجود نہ تھا۔ پھر سوائے اِس کے کہ پرمیشور سے گیان کا پرکاش ہو۔ اور کہاں سے گیان کا آغاز مانا جاسکتا ہے۔؟

اوپر کی دلیل اور اُسکا ثبوت تو اُن لوگوں کا جواب شافی ہے۔ جو کہ الہام کی ضرورت کو ہی نہیں مانتے۔ لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں جو کہ الہام کی ضرورت کو مانتے ہوئے بھی سوابھاوک گیان کی ترقی سے سنتشٹ ہوجاتے ہیں۔ اور الہام کو ترقی پذیر سمجھتے ہوئے ویدوں کے الہام کی بزرگی کو محسوس نہیں کرتے۔ اُنکا خیال ہے کہ انسان کے اندر سوابھاوک گیان موجود ہے۔ وہ بیج کی طرح ہے وہی ترقی کرتے کرتے آخرکار ایک بڑا وسیع علم کا درخت بن سکتا ہے۔ اِسکا جواب رشی نے بڑی علمیت اور لیاقت سے دیا ہے اور ست شاستروں کی مدد سے دیا کل رد خونکی بالکل شانتی کردی ہے۔ اُنہوں نے بتلایا ہے کہ انسان کے اندر گیان نباتِ خود نہیں ہے۔ بلکہ گیان کی سادھن کوٹی (یعنی آلۂ حصول علم) موجود ہے۔ اِس لیئے ترقی یا تنزلی آلۂ علم میں ہوتی ہے گیان میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی۔ میں یہجگہ پر زمانۂ حال کے بعض اُن خداپرستونکی غلطی کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ الہام کیضرورت کو مانتے ہوئے بھی سوابھاوک گیان کی اصلیت کو نہ سمجھتے ہوئے الہام کو ترقی پذیر مان کر خوش ہو بیٹھتے ہیں اور الہودیہ گیان کے ماننے والونکو تنگ خیال وغیرہ ناموں سے منسوب کرتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کی روشنی نے جہاں ہمیں بہت سی جزوی مفید باتیں

سکھاتی ہیں۔ وہاں اپنے لیئے خود سوچنے کا مادّہ آریوں کی اولاد میں سے قریباً مفقود کردیا ہے۔ صرف اسی جگھ نہیں بلکہ یوروپ اور امریکہ کی بھی اُن قوموں میں جوکہ ترقی کے اعلیٰ معراج پر پہونچی ہوئی سمجھی جاتی ہیں۔ یہہ مادہ ختم ہوتا جاتا ہے۔ وجہ اس انقلاب کی کتابونکی کثرت ہے۔ اسوقت ہر فردبشر جوکہ تعلیم یافتہ ہونیکا دم مارتا ہے کوئی نہ کوئی کتاب لکھنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور چونکہ سچائیاں دنیا میں سب پرانی اور مختصر ہیں۔ اِس لیئے بجائے اس کے کہ ہرایک نیم تعلیم یافتہ کوئی مفید نیا مضمون پیش کرسکے۔ پورانے مضامین پر لفظوں کا نیا خول چڑہاکر پیش کرنا اُس کے لیئے لازمی ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل لوگ لفظوں کی تعریف کیئے بناہی اُنکا استعمال کردیتے ہیں۔ اور اِسی لیئے راستی سے کوسوں دور جا پڑتے ہیں۔

جو لوگ کہ الھام کو ترقی پذیر سمجھتے ہیں۔ انہیں پہلے لفظ الہام کی تعریف کرنا لازمی ہے۔ اگر الھام کے معنی اُس گیان کے ہیں جوکہ پرمیشور کی طرف سے کسی انسان کے ذریعہ دیگر انسانوں کی ہدائت کے لیئے بھیجا جاتا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا پرمیشور کا بھیجا ہوا گیان کبھی ترقی کرسکتا ہے۔ اگر پرمیشور مکمل ہے۔ اگر اُسکی ذات میں ترقی کی گنجائش نہیں۔ تو اُسکا گیان بھی مکمل ہونا چاہیئے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اسکا گیان ترقی نہیں کرسکتا۔ تو پھر کیا ترقی کا مسئلہ غلط ہے؟ ہرگز نہیں! لیکن اسکا اطلاق نامکمل پر ہوسکتا ہے نہ کہ مکمل پر۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ گیان یعنے علم انسان کا سوابھاوک گُن نہیں ہے۔ یعنی انسان کے اندر موجود نہیں ہے۔ بلکہ نیمتک گُن یعنے حاصل کیا ہوا ہے۔ انسان کے اندر

صرف گیان کی سادھن کوٹی یعنی گیان حاصل کرنے کا آلہ۔ جسے بدھی اور عقل وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں موجود ہے۔ وہی بدھی یا عقل ترقی کرتی رہتی ہے۔ اور جتوں جتوں بدھی زیادہ سوچھم یعنے لطیف ہوتی ہے۔ تتوں تتوں علم الٰہی کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لائق بنتی ہے۔ پس ترقی کا مسئلہ عقل انسانی یا بدھی پر گھٹ سکتا ہے۔ نہ کہ الیشوریہ گیان پر۔ وہ گیان تو سدا ایکرس رہتا ہے۔ زیادہ واضح طور پر سمجھانے کے لیئے صرف ایک مثال کافی ہوگی۔ وید جو کہ سب سے پرانا گیان ہے۔ بتلاتا ہے۔ کہ "جو لوگ کرم کرتے ہوئے بھی کرموں میں نہیں پھنستے۔ وہی دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں" انسانی عقل نے کبھی سالنارک بھوگوں کو ذریعہ نجات سمجھا۔ کبھی کرموں کے تیاگ سے پاپ اگنی کی شانتی چاہی۔ کبھی منت سماجت سے کام نکالنا چاہا۔ اور کبھی رشوت کی ڈالیوں سے مطلب براری۔ لیکن کیا سچا گیان۔ کبھی کم یا زیادہ ہوا؟ یہ سچائی ہمیشہ بجلی کی طرح چمکتی رہی کہ نشکام کرموں کے کرنے سے دکھوں سے نجات ملتی ہے۔ کمی یا زیادتی ہوئی تو انسانوں کی بدھیوں میں (گیان کی سادھن کوٹی میں) نہ کہ گیان میں۔

چونکہ انسانی عقل پرتیکش یعنے بیرونی اندریوں سے گرہن ہونے کے لائق چیزوں پر دھیان کرتے کرتے پروکش یعنے پوشیدہ رازوں کو جاننے کے لائق بنتی ہے۔ اس لیئے مادی جگت کے انتظام سے جو کہ پرتیکش ہے۔ روحانی جگت کے اسراروں کو جو کہ پروکش ہیں سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اگر مادی جگت کی بناوٹ کا غور سے مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اکیلا جگت کا اُپادان کارن جسے پرکرتی وغیرہ ناموں سے بھی

موسوم کرتے ہیں۔ کبھی بھی مختلف روپ دھارن نہ کرسکتا۔ اگر اس کے اندر ایک عالمگیر حرکت کام نہ کرتی۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ الہام کی ترقی پذیر ہونیکا مسئلہ براھمو سماج اور اسکی دوسری شاخوں نے اُسی تہذیبیش مشاہدے سے اخذ کیا ہے۔ اُنہوں نے مادہ کو بے شکل حالت سے ترقی کرتے کرتے باقاعدہ شکل وغیرہ دھارن کرتے دیکھہ کر اندازہ کیا کہ اسی طرح پر الہام بھی ترقی پذیر ہوتا ہوگا۔ لیکن افسوس۔ کہ درشٹانت کو گھٹاتے ہوئے اُنہوں نے سخت غلطی کھائی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ مادہ اکیلا کچھہ نہ بن سکتا اگر ایک عالمگیر حرکت اُس کے اندر کام کرتی ہوئی موجود نہ ہوتی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ (مادا اور حرکت) اِن دونوں میں ترقی پذیر کون ہے۔ معمولی عقل والا آدمی بھی یہی جواب دیگا۔ کہ مختلف شکلیں پکڑتا ہوا مادا ہی ترقی کرتا ہے نہ کہ حرکت۔ حرکت تو ایک رس ہمیشہ ایک طور پر کام کرتی رہتی ہے اگر اسی مشاہدے کو روحانی دنیا پر گھٹائیں تو معلوم ہوگا۔ کہ ترقی بدھی میں ہوتی ہے۔ نہ کہ گیان میں۔ انسانوں کی بدھیاں گیان سے پریری جاکر انسانوں کے سادھنوں کے مطابق ترقی کرتی۔ یا حالت تنزل میں گرتی ہیں۔ لیکن گیان ایکرس بنا رہتا ہے۔

پس صاف ثابت ہوگیا کہ نہ گیان ترقی پذیر ہے اور نہ حرکت۔ بلکہ بدھی اور مادا ترقی پذیر ہیں۔ گیان اور حرکت یعنے کریا کا تو پرماتما سے ظہور ہوتا ہے اور پرلے سمے میں دے دونوں اُسی میں لین ہو جاتے ہیں چنانچہ کٹھ اُپنشد میں لکھا ہے۔

यस्य ब्रह्म च क्षत्रञ्च उभे भवत ओदनं।

मृत्युर्यस्योपसेचनं क इत्था वेद यत्र सः ॥

"گیان اور کریا جس کے پر لے سمہ میں دونوں بھوجن ہو جاتے اور موت (یعنی سینوگ دیوگ کا اصول) جسکا بھوجن کے ساتھ جل ستھانی ہوتا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ برھمہ ایسا ہے"

ویدکے ظاہر کرنے میں پرمیشور کی کیا غرض تھی ؟

سوال۔ یہہ فرمائیے کہ وید کے پیدا کرنے میں ایشور کی کیا غرض تھی۔

جواب۔ ویدوں کے نہ پیدا کرنے میں اسکی (پرمیشور کی) کیا غرض (ہوسکتی) تھی۔ اگر تم یہہ کہو کہ اسکا جواب تم نہیں جان سکتے۔ تو بالکل ٹھیک ہے۔ اب ویدوں کے ظہور کی جو غرض ہے وہ سُنئے۔

سوال ایشور میں کیا اننت ودیا (لامحدود علم) ہے یا نہیں ؟

جواب۔ ہے۔

سوال۔ اُسکی وہ ودیا کس مطلب کے لئے ہے ؟

جواب۔ اپنے ہی مطلب کے لئے (جس سے کہ جہان کے پیدا کرنے اور قائم رکھنے کا کام ہوتا ہے)

سوال۔ اچھا یہہ بتلائیے کہ آیا ایشور پراوپکار کرتا ہے یا نہیں۔؟

جواب (پروپکار) کرتا ہے۔ پھر اس سے کیا مطلب۔

(**نتیجہ**) اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ علم اپنی اور دوسروں کی مطلب براری کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ علم کا یہی وصف ہے۔ اگر ہملوگوں کے لئے پرمیشور ودیا (علم) کا اپدیش نہ کرے تو ودیا کے دونو وصفوں میں سے ایک وصف (یعنی پروپکار) بے معنی ہو جائیگا۔ اس لئے

پرمیشور نے اپنی وِدیا وید کے اوپدیش سے یہہ مطلب (یعنی پروپکار) سِدھ کیا ہے۔ پرمیشور باپ کی طرح ہملوگوں پر بڑی عنایت رکھتا ہے۔ جسطرح پر کہ باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان رہتا ہے۔ اِسی طرحپر پرمیشور نے بھی بے غایت مہربانی سے سب انسانوں کے لیئے وید کا اوپدیش کیا ہے۔ اگر پرمیشور ایسا نہ کرتا تو جہالت میں پھنس کر انسان دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش کے بغیر پرم آنند (یعنی راحتِ حقیقی) سے بھی محروم رہتا۔ جبکہ بڑی عنایت سے پرمیشور نے اپنی پرجا (یعنی جانداروں) کے لیئے کند۔ مول پھل گھاس وغیرہ پیدا کیئے تو پھر وہ (پرمیشور) سب سُکھوں کے ظاہر کرنیوالی سب وِدیاؤں کے بھنڈار وید کا کیوں نہ اوپدیش کرتا۔ کیونکہ برھمانڈ میں جسقدر عمدہ عمدہ چیزیں ہیں اُن کے حصول سے جو سُکھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ اُس سُکھ کا جوکہ وِدیا سے حاصل ہوتا ہے۔ ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے۔ اِس لیئے ضروری تھا کہ پرمیشور وید کا پرکاش کرتا۔ پس یقیناً ویدوں کا پرکاش اِیشور سے ہوا۔

تفسیر

چونکہ دُنیا میں چیتن انسان کا کوئی کام بھی بغیر مطلب کے نہیں دکھائی دیتا اِس لیئے ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پرمیشور کو ویدوں کے ظاہر کرنیکی کیا غرض تھی۔ رشی جواب دیتے ہیں کہ محض پروپکار کے لیئے پرمیشور نے ایسا کیا۔ جسطرحپر کہ صاف پانی اور ہوا پاک پھل اور

(۱) دھرم یعنی فرائضِ انسانی (۲) ارتھ یعنی دھرم کے ذریعہ سے دُنیاوی ثروت حاصل کرنا (۳) کام یعنی گرھستہ دھرم کا پالن اور (۴) موکش یعنی نجات۔

پھول پرمیشور نے محض اپنی مہربانی سے ہمارے بھلے کے لئے پیدا کئے اسی طرح چیر ویدوں کا گیان بھی محض اپنا پروپکار کا گُن سپھل کرنے لیے لئے ہمارے لئے ظاہر کیا۔ پرمیشور کے گیان۔ بل۔ اور کریا سوابھاوک ہیں۔ ہماری طرح پر حاصل کئے ہوئے نہیں ہیں۔ اور اسی لیئے اُسے اُن کے اظہار میں کسی قسم کی محنت کرنی نہیں پڑتی۔ پس پرمیشور کے کسی کام میں بھی ہمیں انسانی اغراض تلاش کرنیکی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ اُسکا ہرایک کام بےغرض محض اپنے اوصاف کے اظہار کے لیئے ہوتا ہے۔

وید کا کس ذریعہ سے انسانوں پر ظہور ہوا؟

اب اِس اعتراض کا جواب دیا جاتا ہے۔ کہ ایشور نے قلم سیاہی اور دوات ذرائع وید کی کتاب کو لکھنے کے لیئے کہاں سے حاصل کیئے واہ جی واہ! کیا بڑا اعتراض آپنے کیا! واضح رہے کہ جطرح بغیر ہاتھ اور پیر (وغیرہ) اعضاء کے اور کاٹھ۔ لوہا وغیرہ سامان کے ایشور نے جہان کو بنایا ویسے ہی ویدوں کو بھی بنایا ہے۔ کیونکہ پرمیشور سرو شکتیمان ہے۔ اسپر اِس قسم کا اعتراض قائم نہیں ہوسکتا۔ اور نہ پرمیشور نے آغاز آفرینش میں لکھی ہوئی کتاب کی صورت میں وید نازل کیے۔ بلکہ اُنکا ظہور آتما گیان میں کیا تھا۔ اِس سوال کا کہ کن کے آتما گیان میں ویدوں کا ظہور ہوا تھا یہ ہے کہ اگنی۔ وایو آدتیہ۔ اور انگرا کے آتمہ گیان میں۔

سوال۔ وے تو گیان سے علیحدہ جڑ ہیں۔

جواب۔ ایسا مت کہو۔ وے آغاز آفرینش میں جسم والی انسان

ہوتے ہیں۔ کیونکہ جڑ میں گیان کا ظہور ناممکن ہے۔ اور جہاں لغوی معنی ناممکن ہوتے ہیں وہاں اصطلاحی معنی لیئے جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی نیک سچا آدمی کسی دوسرے سے کہے کہ مچانٗ پکارتے ہیں تو اُس جگہہ جانا جاتا ہے کہ مچانوں پر بیٹھے ہوئے انسان پکار رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں پر بھی جاننا چاہیئے۔ علم کے ظہور کا امکان انسان کے اندر ہی ہو سکتا ہے۔ اِسمیں حوالہ بھی ہے۔

तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा अजायन्ता-
ग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः॥

(دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱ ادھیائے ۵)

اِن (اگنی وغیرہ) کے گیان میں پریرنا کر کے ان کے ذریعہ سے ویدوں کا ظہور (پرمیشور نے) کیا۔

سوال۔ سچ تو یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرمیشور نے اُن (اگنی وغیرہ) کو گیان دیا ہوگا۔ اور اُس گیان سے اُنہوں نے وید بنائے ہونگے۔

جواب۔ ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ اب بتلاؤ کہ کس طرح کا گیان پرمیشور نے اُن کو دیا تھا۔

جواب۔ اُن کو ویدوں کی طرح کا گیان دیا تھا۔

سوال۔ وہ گیان ایشور کا ہے یا کہ اُنکا۔

جواب۔ ایشور کا۔

سوال پھر وید ایشور کے بنائے ہوئے ٹھہرے یا اُن (اگنی وغیرہ) کے

نوٹ لہ مچان اُس اونچی جگہ کو کہتے ہیں۔ جو کہ بالسوں پر چارپائی باندھ کر کسان لوگ کھیتی کی حفاظت کے لیئے بناتے ہیں۔ مترجم

جواب۔ جسکا گیان ہے۔ اُسی نے ویدوں کو بنایا۔
سوال۔ پھر آپنے یہہ اعتراض کیوں کیا تھا۔ کہ انہوں نے ہی وید کو رچا ہوگا۔
جواب۔ تحقیقات کی غرض سے۔

تفسیر

وید یعنی پرمیشور کے گیان کا ظہور انسان کے لیئے کس ذریعہ سے ہوا اسپر وچار کرنیکی بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو لوگ دُنیا کے مذہبی لٹریچر سے واقف ہیں۔ اُن کے لیئے اوپر کی دلیل کا سمجھنا کچھہ مشکل نہیں ہے۔ جو پرمیشور کہ بغیر ہاتھ اور پیر کے سارے جہان کو خوبصورت سے خوبصورت شکل میں لاسکتا ہے۔ اُس کے لیئے اپنے گیان کا پرکاش کرنا کچھہ بھی مشکل نہیں ہے۔ اور نہ اُسے کسی سامان کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس منزل کو طے کرنے کے بعد بڑا مشکل سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پرمیشور نے کن انسانوں کی عقل میں علم کا ظہور کیا۔ کیونکہ یہہ تو صاف ہے کہ علم کا ظہور اُسی جاندار میں ہوسکتا ہے جوکہ علم کے جذب کرنیکا آلہ یعنی عقل رکھتا ہو۔ اناریہ یعنی ویدوں کے نہ ماننے والے تو اس مباحثہ میں ٹھہر نہیں سکتے۔ کیونکہ تورات۔ انجیل۔ قرآن وغیرہ کے الہاموں کے دعویدار تو چار پانچہزار برسوں سے ادھر ادھر ہی اِنکا ظہور میں آنا بیان کرتے ہیں اور اس لیئے ایسا ماننے سے دو بڑے زبردست اعتراض قایم ہوتے ہیں۔ اول یہہ کہ اس طرح پر الہام کو ترقی پذیر ماننا پڑیگا۔ جسکی

تردید کہ پہلے ہی بڑی معقول دلایل سے ہو چکی ہے - اور دویم یہہ کہ جب بھوگربھہ ودیا (علم جیالوجی) سے ثابت ہے - کہ دُنیا کو بنے ہوے کروڑوں برس گزر چکے ہیں تو پھر چار پانچ ہزار برسوں سے پیشتر انسانوں کے لیئے کسی ہدایت نامہ کی عدم موجودگی پرمیشور کو نامکمل اور غیر منصف ثابت کریگی پس صاف ثابت ہوتا ہے - کہ پرمیشور کا اصلی گیان وید ہے - اور اُسکا انسانوں کی عقل میں آغاز آفرینش کے وقت ظہور ہوا - اب سوال صرف یہہ رہجاتا ہے - کہ کن انسانوں کی عقل میں اُنکا ظہور ہوا - رشی جواب دیتے ہیں کہ اگنی[۱] - وایو[۲] - آدتیہ[۳] - اور انگرا[۴] - ان چاروں رشیوں کے گیان میں چاروں ویدوں کا پرکاش ہوا - برخلاف اِس کے پورانک ہندو لوگ یہہ مانتے ہیں - کہ ویدوں کا گیان پہلے پہل برھما کو ملا - دیکھنا یہہ ہے - کہ ان دونوں میں سے کس کا دعویٰ ٹھیک ہے -

شت پتھ براھمن کے پرمان سے صاف ثابت ہے - کہ اگنی وغیرہ رشیوں پر وید نازل ہوے - منوسمرتی میں بھی لکھا ہے کہ برھما نے اگنی وغیرہ رشیوں سے وید حاصل کیئے - ہمارے پورانک بھائی صرف شویتاشتر اپنشد کے حسب ذیل قول سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنیکی کوشش کیا کرتے ہیں -

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

لیکن اگر اس مصرعہ کے لفظ प्रहिणोति (پرہنیوتی) کے معنوں پر غور کیجاوے - تو صاف ظاہر ہو جائیگا - کہ برھمانے ویدوں کو چاروں رشیوں سے ہی سیکھا تھا - کیونکہ हि (ہی دہاتو) گیان[۱] - گمن[۲] - اور پراپتی[۳] کے معنوں میں آتا ہے - یہاں پراپتی یعنی حصول کے ارتھ کرکے صاف

ظاہر ہوجاتا ہے۔ کہ پرماتما کی کرپا سے برمھا کو چاروں وید اگنی وغیرہ چاروں رشیوں سے حاصل ہوئے تھے۔

یہہ امر کہ چاروں وید چار رشیوں پر نازل ہوئے۔ آج آریہ سنتان کے لئے ایک اچنبھے کی سی بات معلوم ہوتی ہے ورنہ پورانوں کے زمانہ تک بھی ویدوان لوگ سدا سے ایسا ہی مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ پورانک زمانہ کا سائنا چاریہ بھی جو کہ ۱۳۰۰ء کے قریب ہوا ہے۔ ایسی صریح امر واقعہ سے انکار نہیں کرتا۔ وہ اپنے رگوید بھاشیہ کے دیباچہ میں اِس امر پر بحث کرتے ہوئے۔ کہ آیا وید پرمیشور کا بنایا ہوا ہے۔ یا کہ انسانوں کا۔ لکھتا ہے۔

जीव विशेषैरग्निवाय्वादित्यैर्वेदानामुत्पादितत्वात ॥

یہہ اعتراض ہے کہ وید اپورشیہ نہیں۔ کیونکہ اگنی وغیرہ نے اُسے رچا ہے۔ اِس کے ساتھ شت پتھ براہمن کا حوالہ جو درج ہو چکا ہے دیکر سائنا چاریہ اِس اعتراض کا جواب حسب ذیل دیتا ہے۔

ईश्वरस्याग्न्यादिप्रेरकत्वेन निर्मातृत्वं द्रष्टव्यं ॥

"پرمیشور نے اگنی وغیرہ کو پریرنا کرکے ویدوں کو رچا ہے" یہہ سدھانت ہے۔ پس جب سائنا چاریہ کے زمانہ تک اگنی وغیرہ رشیوں کے ذریعہ سے ویدوں کا ظہور مانا جاتا رہا ہے۔ تو پھر برہما پر ویدوں کا نازل ہونا کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ جب پورانوں کا بازار گرم ہوگیا۔ اور برہما کا وشنو کی نابھی سے چاروں وید پڑھے ہوئے برآمد ہونا دھرم مانا جانے لگا۔ اُسوقت سے رشیوں کے ذریعہ

ویدوں کا پرکاش بھولکر جاہل لوگوں سے جو چاہا منوایا گیا۔
حاصل کلام یہہ کہ وید ایشور کا گیان ہے۔گو انسانوں کے ذریعہ سے اسکا ظہور ہوا۔لیکن چونکہ اسکا منبع ایشور ہے۔اس لئے اسی کا گیان اسے سمجھنا چاہیئے۔

اِن چار رشیوں پرہی وید کیوں نازل ہوئے؟

سوال۔ایشور منصف ہے یا طرفدار؟

جواب۔وہ منصف ہے۔

سوال۔ تو پھر اُسنے کیوں صرف ان چاروں (اگنی وغیرہ رشیوں) کے ہی دلوں میں ویدوں کا ظہور کیا۔کیوں نہ سب کے دلوں میں اُنکا پرکاش کیا؟

جواب۔اس سے پرمیشور پر طرفداری کا ذرا بھی الزام نہیں آتا۔بلکہ اُس بنا رکاری پرماتما کا اعلیٰ انصاف ہی ظاہر ہوتا ہے۔کیونکہ انصاف اِس کا نام ہے۔کہ جو جس قسم کے فعل (کرم) کرے اُسے اُسی قسم کا پھل دیا جاوے۔سو ایسا سمجھ جاننا چاہیئے کہ اُنہیں چار انسانوں کے گزشتہ نیک اعمال ایسے تھے۔کہ اُنکے دلوں میں ویدوں کا ظہور ہونا مناسب تھا۔

سوال۔لیکن وے چار انسان تو آغاز آفرنیش میں پیدا ہوئے تھے اُن کے گزشتہ نیک اعمال کہاں سے آئے۔

جواب۔سب جیوتما سوروپ سے انادی (ازلی سے وجود رکھنے والے) ہیں۔اور اُن کے کرم (اعمال) اور یہہ جہاں پرواہ (سلسلہ) سے انادی

(ازلی) ہیں۔ ان سب کی ازلیّت کا ثبوت مع حوالہ جات کے آگے لکھا جاویگا۔

تفسیر

یہ سوال کہ کیوں اگنی وغیرہ چار رشیوں کے ہی ہردیوں میں ویدوں کا پرکاش ہوا بڑی خوبی سے اوپر حل ہوگیا ہے۔ چونکہ انہیں چاروں کے کرم ایسے اعلےٰ تھے۔ کہ ایشور یہ گیان کے ذریعہ بن سکیں۔ اس لئے انہیں پر وید نازل ہوئے۔ لیکن دوسرا سوال ذرا زیادہ باریک ہے۔ اِسجگہ جیوآتما کی ازلیّت پر بحث کرنیکا موقع نہ تھا۔ اِس لئے رشی نے اُسے کسی اور موقع کے لئے چھوڑکر بڑی واضح دلیل پیش کردی ہے۔ جیوآتما انادی ہے۔ یعنی اُسکی ہستی ہمیشہ سے ہے۔ لیکن کرم پرواہ سے انادی ہیں۔ یعنی سلسلہ وار کرموں پر ہی جیوآتما کے تناسخ کا مدار ہے۔ اِسی طرح پرجہان بھی سلسلہ سے انادی ہے۔ یعنی بنتا اور پرلے کے وقت بگڑتا پھر بنتا اور بگڑتا رہتا ہے۔ پس گزشتہ سرشٹی کے خاتمہ پر جس جس قسم کے اعمال جیووں کے تھے۔ اُن کیمطابق اِس سرشٹی کے شروع میں اُنہیں جسم ملے اور طاقتیں بخشی گئیں۔ پس جن چار پرشوں کے کہ سب سے اعلیٰ نیک اعمال تھے۔ انہیں کو پرمیشور نے ویدوں کے پرکاش کرنیکا ذریعہ بنایا۔

بعض لوگ یہہ سوال کیا کرتے ہیں کہ چار ہی رشیوں پر وید کیوں نازل ہوئے۔ تین یا پانچ وغیرہ پر کیوں نہ نازل ہوئے۔ اول تو یہ اعتراض

ہی فضول ہے۔ سنسکرت کا مثلہ آشوک بنکا اجگہ ٹھیک صادق آتا ہے۔ راون نے سیتا کو لیجاکر اشوک باٹکا میں رکھا۔ سوال یہہ ہے کہ اور کہیں کیوں نہ رکھا۔ اگر اور کہیں رکھتا۔ تب بھی یہی اعتراض بدستور قایم رہتا۔ اسیطرح یہاں بھی اگر بجائے چار کے تعداد کم وبیش ہوتی تو یہی اعتراض بدستور قایم رہتا۔ لیکن بلحاظ اپنے مضامین کے بھی ایشوریہ گیان کی تقسیم چار حصوں میں ہی ہوسکتی ہے۔ آدم جو پرمیشور کا نج نام ہے (۱) अ (۲) उ (۳) म اور (۴) اماترا کا مجموعہ ہے۔ جاگرت۔ سوپن۔ سشپتی۔ اور تریہ۔ ان چاروں حالتوں کو یہ پرمیشور کا نج نام یعنی اسم اعظم جتلانیوالا ہے۔ گیان۔ کرم۔ اپاسنا۔ اور وگیان یعنی مکتی ان سب کا بودہک اور رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو۔ ان چاروں ویدکا منبع ادم ہی ہے۔ پس کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ سلسلہ چار ہی رشیوں پر وید نازل ہونے چاہیے تھے۔ ان ہرچہار رشیوں کے نام بھی چاروں ویدوں کے ساتھ ایک خاص علمی تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) اگنی کی روشنی محدود ہوتی ہے۔ رگوید تنکے سے لیکر پرتھوی تک اور انسان سے لیکر پرمیشور تک کا ابتدائی گیان جتلانیوالا ہے۔ اور یہی گیان کانڈ یا جاگرت اوستھا کا بودہک ہے۔ پس محدود ابتدائی گیان کے جتلانیوالے رشی کا نام اگنی ہوا۔ جس طرح پر کہ آگ کی روشنی ایک مرتبہ ایک ہی چیز کو دکھلاسکتی ہے۔ اسیطرح پر اگنی رشی نے رگوید کے ذریعہ سے پدارتھوں کے اوصاف صرف جتلائے۔

(۲) وایو۔ یعنی ہوا کا کام حرکت دیکر ہلا دینا ہے۔ یجروید کا کام یہہ ہے کہ جن پدارتھوں کا رگوید کے ذریعہ سے گیان حاصل ہوا ہے۔ انکے

سنیوگ یعنی یگیہ سے تجربہ دلاتے ہوئے چیزوں کی اصلیت سمجھنے کے لائق بنانا۔ پس وایو رشی نے گیان کو کرم میں لاکر تجربوں کے ذریعہ سے انسانوں کو ایک منزل آگے چلایا۔

(۳) آدتیہ یعنی سورج کا کام کل کائنات پر یکدم روشنی ڈالنا ہے اس روشنی سے چیزوں کا ایکدوسرے کے ساتھ تعلق معلوم ہوکر ایک ہی طاقت کل میں کام کرتی ہوئی ظاہر ہوتی ہے۔ سام وید آپاسنا کانڈ ہے یجروید کے تجربوں سے کل شکتیوں کا خاتمہ ایک پرماتم شکتی میں کرکے پرمیشور کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔

(۴) انگرا۔ انگوں کے مالک کو کہتے ہیں۔ جس طرح پر کہ دماغ جسم کی ہر ایک کمی کو پوری کرتا ہے۔ اسی طرح پر باقی ویدوں کی کمی کو اتھروید پوری کرتا ہے۔ اور اس لئے اُس وید کے حاصل کرنے والے رشی کا نام انگرا ہے۔

اس جگہہ اختصار کے طور پر ایک خیال ویدوں کی نسبت ظاہر کیا گیا ہے اسی کتاب کے خاتمہ پر جہاں مہرشی دیانند نے ویدوں کی تعداد کی نسبت بحث کی ہے۔ اس جگہہ میں زیادہ طوالت کے ساتھ ویدوں کی ترتیب کی نسبت بحث کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں۔

گائتری وغیرہ چھند ویدوں میں کہاں سے آئے

سوال۔ کیا گائتری وغیرہ چھند بھی پرمیشور نے ہی بنائے۔؟
جواب۔ یہ اعتراض آپکے دلمیں کہاں سے پیدا ہوا۔ کیا پرمیشور کو

گائیتری وغیرہ بنانیکا گیان نہیں ہے۔؟ عالمِ کُل ہونیکی وجہ سے پرمیشور گائیتری وغیرہ چھند بھی بناسکتا ہے۔ اِس لیئے آپکا اعتراض بے بنیاد ہے۔

تفسیر

جب ثابت کردیا کہ علم حاصل کئے بغیر خود بخود نہیں آتا۔ اور جبکہ آغازِ آفرینش میں انسان بالکل بے علم تھے۔ تو زباندانی۔ شاعری۔ نجوم وغیرہ ہرایک علم کا اُسی پرماتما سے ظہور ماننا پڑیگا۔

کیا چار مُنہ والے برمھا یا ویاس نے وید بنائے ؟

سوال۔ ہم لوگ اِتہاس (ہسٹری) میں سُنتے آئے ہیں۔ کہ چار منہ والے برھما جی نے ویدوں کو بنایا۔

جواب۔ ایسا مت کہو (شاستر کاروں نے) اِتہاس کو شبد پرمان کے اندر گِنا ہے۔

आप्तोपदेशः शब्दः ॥

(دیکھو نیاء شاستر۔ ادھیاء اول سوتر ۷)

گتوتم آچاریہ کا مت یہ ہے کہ شبد پرمان کے اندر جو اتہاس آجاوے وہی ماننے کے لائق ہوتا ہے۔ چنانچہ واتسیاین رشی اسی نیاء سوتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ جو سب پدارتھ وِدیاؤں کے جاننے والا کپٹ وغیرہ سے بری نیک آدمی ہے۔ جو ہمیشہ سچ بولتا۔ سچ مانتا اور سچ ہی کرتا ہے۔ اور اُس کے آتما میں جس طرح کا گیان ہے۔ بڑی مہربانی سے

لوگونکی بھلائی کے لیئے اُسے ویسا ہی ظاہر کرتا ہے۔ اور جکو کہ ہر ایک چیز کا ٹھیک علم ہے۔ اُسے [illegible] آپت پُرش کہتے ہیں اور اُسی کا اوپدیش ماننے کے لائق ہوتا ہے۔ اِس لیئے سچے واقعات کے بیان کا نام ہی اتہاس ہے۔ جھوٹھے (واقعات) کا نہیں۔ جو اتہاس کہ سچے حوالہ جات سے پُر ہے وہی ماننے کے لائق ہے۔ اُس کے برخلاف جھوٹھے واقعات کو اتہاس نہیں ماننا چاہئے۔ اسی طرح پر اس قسم کی کہانیاں بھی۔ کہ ویاس وغیرہ نے ویدونکو بنایا ہے۔ جھوٹھی ہونے کیوجہ سے ماننے کے لائق نہیں ہیں۔ نئے پورانوں اور تنتر کی کتابوں میں بہت سی بعید از قیاس باتیں لکھی ہیں۔

تفسیر

برہما سے وید کی پیدائش ماننے والوں کا جواب دیا جا چکا ہے اسی طرح پر بعض لوگ ویاس جی کو ویدوں کا بنانیوالا مانتے ہیں۔ واضح ہو کہ ویاس کسی خاص شخص کا نام نہیں تھا۔ بلکہ اکثر رشیوں نے یہ خطاب اپنی لیاقت کی وجہ سے حاصل کیا تھا۔ ویاس کے لفظی معنی قُطر کے ہیں۔ اور چونکہ قطر دایرہ کا ماپنے والا ہوتا ہے۔ اِس لیئے جو رشی کہ چاروں ویدوں کے اندر سے گزر جاتے تھے۔ انہیں ویدویاس کا خطاب دیا جایا کرتا تھا۔ اسی قسم کے رشیوں میں سے وہ ویدویاس بھی تھے۔ جنہوں نے کہ چاروں ویدوں کے منتروں کو ترتیب سے لکھکر اُن کے دیوتا اور رشیوں کے نام اُنکے اوپر لکھہ دئیے تھے۔ پس ویاس جی ویدوں کے بنانیوالے نہیں ہوئے۔ بلکہ اُن سے لاکھوں برس پیشتر سے وید موجود تھے۔ اُنہوں نے صرف اُن کل منتروں کو اکٹھا کر کے

ایک جگہہ کتاب کی شکل میں کر دیا- اور چونکہ اُن منتروں کے حروف اُن کے تعلقات اور اُن کے معنی سب پرماتما سے ملے تھے- اسلئے وہ گیان پھر بھی پرماتما کا ہی سمجھا جاتا ہے-

اس قسم کی بہت سی کہانیاں تنتر اور پورانوں کی کتابوں میں درج ہیں- وے بالکل اعتبار کے لائق نہیں ہیں- کیونکہ تاریخ کے پایہ سے یہ کتابیں گری ہوئی ہیں-

کیا منتروں کے رشیوں نے اُنہیں بنایا؟

سوال- ایسا کیوں نہ مانا جاوے- کہ سوکتوں اور منتروں کے جو رشی لکھے جاتے ہیں اُنہوں نے ہی وید بنائے-

جواب- ایسا مت کہو کیونکہ برھما وغیرہ نے بھی ویدوں کو پڑھا اور سُنا ہے- چنانچہ شویتاشوتر اپنشد میں صاف لکھا ہے- کہ برھما نے بھی وید پرمیشور کی دیا سے رشیوں کے ذریعہ سے حاصل کئے- اسی طرح پر جس وقت کہ (منتروں اور سوکتوں کے) رشی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے- اسوقت بھی برھما وغیرہ دیوتوں کے پاس وید موجود تھے- چنانچہ منوسمرتی کے پہلے ادھیاء میں لکھا ہے-

شلوک ۲۳

अग्नि वायु रवि भ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह यज्ञ सिध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम् ॥

(اگنی - وایو اور آدتیہ - تینوں سے برھما نے یگیہ کی سِدھی کے لئے رگوید یجروید اور سام وید حاصل کیے۔)

अध्यापयामास पितृन शिशुरांगिरसोकवि॥
(دیکھو منوسمرتی ادھیاء ۲ شلوک ۱۵۱)

جبکہ برھما جی نے بھی ویدوں کو اگنی وغیرہ رشیوں سے پڑھا تھا تو دیگر دیاس وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

تفسیر

ہرایک وید منتر کے اوپر اُس منتر کا دیوتا اور رشی لکھا رہتا ہے۔ منتر کے دیوتا سے جو مراد ہے۔ وہ تو مناسب موقع پر جتلائی جائیگی۔ اِس جگہہ صرف یہہ بتلانا ضروری ہے۔ کہ منتر کے رشی سے کیا مراد ہے۔ وید کو ایشوریہ گیان نہ ماننے والے اناریہ لوگوں نے ایک یہہ قیاس گھڑا ہے۔ کہ جس منتر کے ساتھ جس رشی کا نام لکھا جاتا ہے۔ وہی رشی اُس منتر کا بنانیوالا سمجھا چاہئے۔ لیکن ویدانگ صاف الفاظ میں اِس خیال کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ رشی یاسک آچاریہ نے اپنی نروکت کے ادھیاء ۲ پاد اول کے کھنڈ ۳ کے خاتمہ پر وید منتر کے رشی کی حسب ذیل تعریف کی ہے۔

ऋषीणां मन्त्रदृष्टयो भवन्ति ॥

اِسپر ٹیکا کرتے ہوئے پنڈت دیوراج نے فرمایا ہے۔ کہ جس جس رشی کا نام کسی وید منتر کے اوپر لکھا ہے۔ اُس اُس رشی کو

اُس منتر کا لطیف مطلب ظاہر کرنیوالا سمجھو نہ کہ بنانیوالا۔ پھر اُسی نروکت میں لکھا ہے۔

ऋषयो मन्त्र द्रष्टयः मन्त्रान्सम्प्राददुः ॥

اِسپر مہرشی دیانند اپنے ستیارتھ پرکاش طبع چہارم کے صفحہ ۲۰۶ پر فرماتے ہیں۔

"جس جس منتر کے ارتھ کا درشن جس جس رشی کو ہوا۔ اور پہلے ہی جس کے پیشتر اُس منتر کا ارتھ کسی نے ظاہر بھی نہیں کیا تھا اور دوسروں کو پڑھایا بھی۔ اسلئے ابتک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام یادگار کے طور پر لکھا آتا ہے۔ جو کوئی رشیوں کو منتر کرتا بتلاویں اُنکو جھوٹھا سمجھو۔ وے تو منتروں کے ارتھ ظاہر کرنیوالے تھے۔"

وید کو شُرتی کیوں کہتے ہیں؟

سوال۔ وید اور شُرتی یہہ دو نام رگوید وغیرہ سنگھتاؤں کے کیوں ہوئے ہیں۔؟

جواب۔ معانی کے اختلاف کیوجہ سے (دو نام ہوئے ہیں)

(۱) विद (وِد) بمعنی گیان (۲) विद (وِد) بمعنی सत्ता (وجود) (۳) विद्लृ (وِدلری) بمعنی لابھہ۔ فائدہ۔ (۴) विद (وِد) بمعنی وِچار۔ اِن ہر چہار دہاتوؤں (مصدروں) سے کرن ادھیکرن کارک میں گھञ् پرتیئے کرنے سے لفظ वेद (وید) بنتا ہے۔ پھر श्रु (شرُو) دہاتو سُننے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ اِس سے

کرنے کارک میں क्तिन پرتیّہ ہونے سے لفظ شُرتی حاصل ہوتا ہے۔ پس

(الف) جنہیں پڑھنے سے ٹھیک ٹھیک علم ظہور ہوتا ہے۔ جنکو پڑھکر عالم ہوتے ہیں۔ جن سے سب سُکھ حاصل ہوتے اور جن سے کہ ٹھیک ٹھیک سچ جھوٹھ کی تمیز انسانوں کو ہوتی ہے۔ اُن رگ سَمہتا وغیرہ کا نام وید ہے۔ اسی طرح پر۔

(ب) چونکہ آغازِ آفرینش سے آج تک برہما وغیرہ سب انسان ستیہ ودیا (علمِ حق وید) کو سُنتے ہی چلے آئے ہیں۔ اِس لئے (وید) کا نام شُرتی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ کسی جسم والے نے ویدوں کے بنانیوالے کو بچشم نہیں دیکھا۔ اِس لئے جانا گیا کہ ویدوں کا ظہور نِراکار پرمیشور سے ہی ہوا ہے۔ یہہ جاننا چاہئے کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ اور انگرہ کو تو پرمیشور نے ویدوں کے ظہور کے لئے صرف ذریعہ بنایا تھا۔ کیونکہ بذات خود اُنسے وید پیدا نہیں ہوئے۔ ویدوں کے حروف اُن کے باہمی تعلق اور اُن کے مطالب کا اظہار پرمیشور کے مکمل علم سے ہی ہوا ہے۔

حاصل کلام یہہ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ اور انگرا۔ اِن چار مجسم انسانوں کے ذریعہ سے پرمیشور نے شُرتی یعنی وید کا اظہار کیا۔

تفسیر

ویدک الہام کی بزرگی کا ثبوت اُس کے نام کے اندر ہی موجود

ہے۔ جہاں دیگر الہاموں کو کتاب وغیرہ کا خطاب دیا گیا ہے اور جہاں اُن میں قصہ کہانی اور خاص انسانوں کی سوانح عمریاں موجود ہیں۔ وہاں آریوں کے الہام کا نام ہی گیان یعنی علم ہے۔ لفظ وید سے بڑھکر ایشوریہ گیان کے لیئے کوئی لفظ نہیں ہوسکتا ویدکا لفظ ہمیشہ ایشوریہ گیان کے لیئے ہی استعمال کیا جاتا ہے لیکن لفظ شُرتی جہاں ایک طرف ویدوں کے لیئے مستعمل ہے۔ وہاں دوسری طرف اُپنشدوں اور براہمن گرنتھوں کے لیئے بھی بعض اوقات شُرتی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ گو وے گرنتھ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ تاہم ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُن کے بنانیوالے خاص انسان کون تھے۔ پس یاد رکھنا چاہئیے کہ لفظ وید کا اطلاق صرف رگ۔ یجُر۔ سام اور اتھرو پر ہی ہوسکتا ہے۔ لیکن لفظ شُرتی جہاں ایک طرف ویدوں کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف بعض اوقات اُپنشد وغیرہ کو بھی اُسی لفظ سے ظاہر کرتے ہیں۔

ویدوں کا ظہور کب ہوا؟

سوال۔ ویدوں کی پیدائش کو کسقدر برس گزر چکے ہیں۔؟

جواب۔ ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتر (۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶) برس ویدوں کا ظہور ہوئے گزر چکے ہیں اور یہ ۷۷[له] واں سال گزر رہا ہے۔ موجودہ کلپ کی سرشٹی کو ہوئے بھی

له یہ مضمون مہرشی دیانند نے سمت ۱۹۳۳ بکرمی یعنی ۱۸۷۶ء میں لکھا تھا۔ مترجم

اسی قدر عرصہ گزر چکا ہے۔

سوال۔ یہہ کس طرح یقین ہے۔ کہ اتنے ہی برس وید اور جہان کی پیدائش ہوئے گزر چکے ہیں۔؟

جواب۔ موجودہ سرشٹی کا یہہ ساتواں ویوسوت منونچل رہا ہے۔ اس سے پیشتر چھہ منونتر گزر چکے ہیں۔ یعنی سوائمبھو۔ سوارو چش۔ اوتمی۔ تامس۔ ریوت۔ اور چاکھشوش۔ یہہ چھہ تو گزر چکے ہیں۔ اور ساتواں ویوسوت بیت رہا ہے۔ اور ساوانی وغیرہ سات منونتر آئیندہ آویں گے۔ یہہ سب ملکر چودہ منونتر ہوتے ہیں۔ ۷۱ چترگیوں کا نام منونتر رکھا گیا ہے۔ اُس کے برسوں کا شمار حسب ذیل ہے۔ ۱۷۲۸۰۰۰ برسوں کا ست یگ۔ ۱۲۹۶۰۰۰ کا نام تریتا یگ ۸۶۴۰۰۰ برسوں کا نام دواپر یگ اور ۴۳۲۰۰۰ برسوں کا نام کلی یگ رکھا گیا ہے۔ سچ تو یہہ ہے۔ کہ آریوں نے ایک پل اور نمیکھ سے لیکر ایک سال تک وقت کے بڑی اور چھوٹی تقسیم کی ہے۔

اِن چاروں یگوں کے کل برس ۴۳۲۰۰۰۰ ہوتے ہیں جنکا نام چترگی رکھا گیا ہے۔

پھر ۷۱ × ۴۳۲۰۰۰۰ = ۳۰۶۷۲۰۰۰۰ برسوں کا ایک منونتر ٹھہرا ایسے چھہ منونتر ونکا مجموعہ ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ برس ہوتے اور ساتویں منونتر کی یہہ اٹھائیسویں چترگی ہے۔ اِس چترگی میں کلی یگ کے ۴۹۷۶ برس تو گزر چکے ہیں۔ اور ۴۲۷۰۲۴ برس ابھی تک گزرنے باقی ہیں۔ جاننا چاہیے کہ ۱۲۰۵۳۲۹۷۶ برس تو ویوسوت منو کے گزر چکے ہیں اور ۱۸۶۱۸۷۰۲۴ برس ابھی تک اور گزرنے باقی ہیں۔ اِنمیں سے

یہہ ۷۷ واں سال ہے۔ جسکو کہ آریہ لوگ بکرما دیتہ کا سمت ۱۹۳۳ کہتے ہیں۔ اب اس دعوی کے ثبوت میں حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔

(دیکھو منوسمرتی ادھیائے اول)

شلوک ۶۸

ब्राह्मस्य तु क्षपाहस्य यत्प्रमाणं समासतः ।
एकैकशो युगानां तु क्रमशस्तन्निबोधत ॥

ایک ہزار چترگیوں کو براہم دن کہتے ہیں اور اُتنی ہی چترگیوں کا نام براہم یاتری رکھا گیا ہے۔ گویا جہان پیدائش کے بعد ایکہزار چترگیوں تک قایم رہتا اور اس کے بعد لطیف حالت میں ہوکر علت مادی کی صورت میں ایکہزار چترگیوں تک رہتا ہے۔ جسے پرلے کہتے ہیں۔ گویا جبتک ایک سرشٹی رہتی ہے۔ وہ پرمیشور کا ایک دن کہلاتا ہے۔ اور جتنے عرصہ تک کہ سرشٹی بگڑکر صرف علت مادی کی حالت میں رہتی ہے۔ اُسے پرمیشور کی ایک رات کہتے ہیں۔

(شلوک نمبر ۶۹)

चत्वार्याहुः सहस्राणि वर्षाणां तु कृतं युग
म् । तस्य तावच्छती सन्ध्या संध्यांशश्च तथावि
धः ॥

چار ہزار برس کا ایک یگ کہلاتا ہے۔ ایسا عالم لوگ مانتے ہیں۔ اس یگ کی چارسو برس کی سندھیا اور چارسو برس کی سندھیانش ہوتی ہے۔ سندھیا یگ کی پہلی سندھیا کا نام ہے۔ اور سندھیانش یگ کی آخری سندھیا کو کہتے ہیں۔

شلوک ۷۰

इतरेषु ससंध्येषु ससंध्यांशेषु चात्रिषु

एकापायेन वर्तन्ते सहस्राणि शतानि च ॥

باقی تین یگ معہ سندھی اور سندھیانشوں کے ایک ایک ہزار اور سو کی کمی سے گنے جاتے ہیں- یعنی ترتیا کا شمار تین ہزار برس اور تین تین سو سندھی اور سندھیانش یعنی ۳۶۰۰ برس ہوتا ہے- اور اسی طرح دواپر ۲۴۰۰ برس اور کل یگ ۱۲۰۰ برس ہوتا ہے-

شلوک ۷۱

यदेतत् परिसंख्यातमादावेव चतुर्युगम् ।
एतद् द्वादशसाहस्रं देवानां युगमुच्यते ॥

مذکورہ بالا چار یگوں کی گنتی بارہ ہزار دفعہ گننے سے دیوتاؤں کا ایک یگ بنتا ہے-

شلوک ۷۲-

दैविकानां युगानां तु सहस्रं परिसंख्यया ।
ब्राह्ममेकमहर्ज्ञेयं तावती रात्रिरेव च ॥

دیوتاؤں کے ہزار یگوں کے برابر برہما کا ایک دن اور اتنی ہی ایک راتری ہوتی ہے-

شلوک ۷۳

तद्वै युगसहस्रान्तं ब्राह्मं पुण्यमहर्विदुः ।
रात्रिं च तावतीमेव तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥

وے دن اور رات کے جاننے والے ویسے ہزار یگ کو پوتر برہما کا ایک دن اور اتنے ہی سمے کو رات کہتے ہیں-

شلوک ۷۴

यत्प्राग्द्वादश साहस्त्रमुदितं दैविकं युगम्
तदेकसप्तति गुणं मन्वन्तरमिहोच्यते ॥

جو پہلے بارہ ہزار گنا دیوتاؤں کا یگ کہا ہے وہ یگ اکہتر گنا کرنے سے ایک منوونتر کال ہوتا ہے۔

شلوک ۸۰

मन्वन्तराण्यसंख्यानि सृष्टिः संहार एव च
क्रीडन्निवैतत्कुरुते परमेष्ठी पुनः पुनः ॥

منوانتر اگنت ہیں اور اسی پرکار اُتپتی اور پرلیہ بھی انت ہیں پرمیشٹی پرماتما کھیل کیطرح پھر پھر اسکو کرتا ہے۔ برھما کا دن رات وغیرہ نام اس لیئے رکھے گئے ہیں۔ کہ زمانہ کا اندازہ آسانی سے لگ سکے۔ جس سے آسانی سے جگت کی اُتپتی اور پرلے کے برسوں کا اور وید کی اُتپتی کی گنتی ہوسکے۔ چونکہ منوانتر میں سرشٹی کی علت غائی میں کچھ کچھ تبدیلی آجاتی ہے۔ اسواسطے منوانتر نام رکھے گئے ہیں یہاں اس طرح گنتی کریں۔

एकं दश शतं चैव सहस्त्रमयुतं तथा
लक्षं च नियुतं चैव कोटिरर्बुदमेव च ॥१॥
वृन्दः खर्वो निखर्वश्च शंखः पद्मं च सागरः
अन्त्यं मध्यं परार्द्धं च दशवृद्ध्या यथा क्रमम् ॥२॥

سورج سدہانت میں اس طرح گنتی کی ہے۔ سلسلہ وار دس سے ضرب دینے سے ایک دس سینکڑا۔ ہزار۔ دس ہزار۔ لکھ۔ دس لکھ۔ کروڑ

ارب - کھرب - نکھرب - سنکھ - پدم - ساگر - انتیہ - مدھ - پرارد ہیہ
ہوجاتے ہیں - اِس ترکیب سے برسوں کی گنتی کر لینی چاہیے -

सहस्रस्य प्रमासि सहस्रस्य प्रतिमासि
य० अ० १५ मं० ६५

सर्वं वै सहस्रं सर्वस्य दातासि श० कं० ७ अ० ५

سب جگت کا نام سرب ہے - اور کال کا بھی نام سرب ہے -
اِس سے ہزار مہایگیوں کی گنتی سے آیا گیا کہ جو دن اور رات ہیں - اُنکا
اور برہما کا ماننے والا پرمیشور ہے - یہہ اِس منتر کا ارتھ - اسواسطے ہے کہ
یہہ منتر سادھارن معنوں میں لیا گیا ہے - اِسی طرح آگے بھی سمجھ لینا -
جیوتش شاستر میں آریہ لوگوں نے ہر ایک دن کا کام لکھا ہے
ایک کھشن سے لیکر کلپ کے خاتمہ تک علم ہندسہ کے رو سے گنتی
کی ہے - اور آج تک ہر روز اِسکا استعمال کیا جاتا ہے - اسواسطے ہر ایک
انسان کو یقیناً یہی بیوستھا ماننی چاہئے نہ کہ اور - کیونکہ ہر ایک
آریہ پرش ہر ایک کام کے شروع میں یہ پڑھتا ہے - اور ہر ایک بچہ
سے لیکر بوڑھے تک اِسکو جانتا ہے - مثلاً اوم تت ست اِن تینوں
پرمیشور کے ناموں سے شروع کرکے

श्री ब्रह्मणो द्वितीय प्रहरार्द्धे वैवस्वते मन्वन्तरेऽ
ष्टाविंशतितमे कलियुगे कलि प्रथमचरणेऽमुक संव
त्सरायन ऋतु मास पक्ष दिन नक्षत्र लग्न मुहूर्ते इत्यादि

جسکے ارتھ یہہ ہیں کہ برہما کے دن کے دوسرے پہر کے آدھ ویوسوت
کے منونتر میں جسمیں کہ یہہ اٹھائیسواں کلی یگ ہے - جسکا پہلا چرن

گزر رہا ہے - جبکہ فلاں سال فلاں موسم - فلاں پکش - فلاں دن - فلاں گھنٹہ - فلاں لگن اور فلاں مہورت میں یہ کام کرتا ہوں - اور تواریخ سے بھی ثابت ہے - کہ یہی طریقہ آریہ ورت دیش میں ہر جگہ پایا جاتا تھا - جس سے کوئی بھی اسمیں تبدیلی نہیں کرتا تھا - یہہ سمجھ لینا چاہئے مفصل آگے یگوں کے بیان کے وقت لکھینگے وہاں دیکھہ لینا -

تفسیر

منوسمرتی اور سوریہ سدھانت کے مختصر حوالہ جات سے اس جگہ ثابت کیا گیا ہے - کہ دنیا کی عمر کی نسبت آریہ لوگ شروع سے ہی ایک خیال رکھتے تھے - اور اُس کے مطابق برابر حساب کرتے چلے آئے ہیں ساتھ ہی اس کے یجر وید کے ایک حوالہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ علم ہندسہ کی بنیاد ویدوں میں موجود ہے - آگے چلکر چونکہ رشی خود زیادہ واضح طور پر علم ہندسہ کو ویدوں سے برآمد کرینگے - اس لئے اسجگہ اُسکی نسبت یہاں لکھنے کی کچھہ ضرورت نہیں ہے -

یوروپین محققوں نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ علم ہندسہ اور جیوتش سب قوموں نے قدیم آریہ ورت کے آریوں سے حاصل کئے تھے - پل - گھڑی - پہر - دن - مہینہ برس کے موجد آریہ لوگ ہی مانے گئے ہیں - اور چونکہ آریہ لوگوں کے کل علوم کا منبع وید ہے - اسلئے ہم لوگ مانتے ہیں کہ دنیا کے کل علوم کی بنیاد ویدوں پر ہے -

آریہ لوگوں کے دُنیا کی عمر کی نسبت جو خیالات ہیں اُنپر ایک اعتراض ہوا کرتا ہے۔ گو اِس سلسلہ کو کوئی بھی آدمی رد نہیں کرسکتا ہے۔ تاہم یہہ کہا کرتے ہیں کہ اسکا کوئی پرتکیش ثبوت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اِس امر سے انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں نے [illegible] دُنیا کی قایم کی تھی (یعنی چھ ہزار برسوں کے قریب) اُسے جیالوجی کی سائنس (بھوگربھ وِدیا) نے غلط ثابت کردیا ہے شاہدے اور انومان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہماری زمین کم از کم دو کروڑ برسوں کے ادہر کی بنی ہوئی نہیں ہے۔ پس یہاں تک تو صاف ہے کہ جہاں دیگر مذاہب کے خیالات دُنیا کی عمر کی نسبت غلط ثابت ہوچکے ہیں۔ وہاں علم جیالوجی کی تفتیش آریوں کے دعوے کے نزدیک ابتک نہیں پہونچی۔ لیکن اگر ہم علم تاریخ کی پیروی کریں تو آریوں کا حساب دُنیا کی عُمر کی نسبت ماننا پڑتا ہے۔ جب مصر کے میناروں اور دیگر پرانے مکانوں پر کُھدی ہوئی تصویروں کے ذریعہ سے جو سنہ وسال برامد ہوتے اور جو واقعات کہ سمجھ میں آتے ہیں انہیں کمال سنجیدگی سے تواریخ (اتہاس) میں شامل کیا جاتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہزاروں برسوں سے جس گنتی کا حساب موجود ہے۔ اور جسکا کہ ایک گھڑی یا پل بھی کبھی غلط ثابت نہیں ہوا۔ اُسپر اعتبار نہ کیا جاوے۔

بہت سے تعلیم یافتہ بھائی اِس شمار پر ہنس دیا کرتے ہیں اور آریوں پر گپ ہانکنے کا الزام لگایا کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود نت نئی تھیوری گھڑنے کے بھی موجودہ بعض نامکمل علوم پر وے کبھی بھی معترض نہیں ہوتے۔ جبکہ نامکمل شہادتوں پر قوموں کی تواریخ کی بنیادیں ڈالتے ہیں

دریغ نہیں کیا جاتا۔ تو آریہ لوگوں کے سلسلہ وار ایسے مکمل حساب کا
نرادر کرنا انسانیت نہیں ہے۔

ویدوں کی عمر کی نسبت یورپین رایوں کی قیمت

اسلئے جو پروفیسر ولسن اور پروفیسر میکس مئولر وغیرہ یورپ کے رہنے
والوں نے کہا ہے کہ وید انسان کا بنایا ہوا ہے۔ شرتی نہیں ہے۔ اور نیز یہہ
جو کہا ہے کہ وید کی پیدایش کو ۲۴۰۰ یا ۲۹۰۰ یا ۳۰۰۰ یا ۳۱۰۰ برس
گزرے ہیں۔ یہہ سب غلط سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح پر اور جن لوگوں نے
اپنی دیسی زبانوں میں ویدوں کی ویاکھیا لکھی ہیں۔ وے بھی درست نہیں ہیں

تفسیر

اس جگہہ گنجایش نہیں ہے کہ پروفیسر میکس مئولر اور دیگر یورپین سنسکرت
والوں کی رایوں کی پڑتال کیجاوے۔ لیکن اتنا لکھنا ضروری ہے کہ یورپین سنسکرت
دان لوگ ویدوں کی عمر قایم کرنے میں خود ایکدوسرے سے متفق نہیں ہیں۔
ابھی تین سال ہی گزرے ہیں کہ پروفیسر بال گنگا دھر تلک نے ایک
کتاب[۱] لکھی تھی۔ جسمیں ویدوں کی عمر پر علم نجوم کی بنیاد پر بحث کی تھی
انہوں نے پراچین براہمن گرنتھوں کے پرمانوں سے سالانہ یگیہ کی تاریخ کی
پڑتال کرتے ہوئے ثابت کردیا تھا کہ ویدوں کے براہمنوں کو بنے ہوئے
چھ ہزار برس گزر چکے ہیں۔ پھر ویدوں کا زمانہ تین ہزار سالوں سے

[۱] دی اوریَن۔ آر دی انٹی کیوٹی آف دی ویداز۔ یعنی ویدوں کی قدامت۔ مترجم

کم و بیش بتلانا یورپین سنسکرت والوں کی علمیت کا اظہار کیونکر سمجھا جاوے
پروفیسر تِلک کی کتاب تین سال سے پروفیسر میکس میولر کے روبرو ہے۔ انہوں نے
کتاب کے شائع ہوتے ہی اُسکی تعریف بھی کی تھی اور گو عام طور پر لکھا تھا۔ کہ
اُنہیں پروفیسر تِلک کی ہر ایک دلیل سے اتفاق نہیں ہے۔ تاہم پروفیسر تِلک
کے دعوے کی تردید میں پروفیسر میکس میولر کے لئے ہنوز روز اول ہے۔

ویدوں کی زبان کو دُنیا کی تمام زبانوں کی بڑی بہن تو یوروپین لوگ ابتک مانتے
ہیں۔ اگر زیادہ تفتیش کیجاوے تو ویدک زبان روئے زمین کی کل زبانوں کی
ماں ثابت ہوتی ہے۔ لیکن خیالات کی نسبت یہہ امر مسلمہ ہے کہ روئے
زمین میں مذہبی خیالات ویدوں سے گئے ہیں۔ سب سے پورانا مذہب پارسیوں
کا ہے۔ اُسکی بُنیاد ژند اوستھا پر ہے۔ اور ژند اوستھا کی زبان اور اُس کے
خیالات کل اتھرو وید سے لئے گئے ہیں۔

اس جگہہ زیادہ بحث کرنے اور حوالہ جات پیش کرنیکی گنجائش نہیں ہے
حسب موقع بُرہان قاطع اور دلایل ساطع سے ثابت کیا جاویگا۔ کہ علم حقیقی
کا مخزن وید ہی ہے۔



باب دوم

در بیان ازلیت و ابدیت وید مقدس

چونکہ یہہ ظاہر ہے۔کہ وید ایشور سے پیدا ہوئے ہیں اور پرمیشور کی کُل طاقتیں ابدی (ہمیشہ رہنے والی) ہیں اِس لئے وید خواہ نخواہ ابدی ہوئے

ویدوں کے ظہور کا آغاز ہونیسے اُنکی ابدیت میں فرق نہیں آتا

اِسمیں بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حروف کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے ویدوں میں ابدیت کا امکان نہیں ہے۔کیونکہ حروف لائے جانیکی وجہ سے وید ابدی نہیں رہتے۔گھڑے کی طرح۔جسطرح کہ گھڑا بنائے سے ہی بنا ہے۔اِسی طرح پر حروف بھی۔اِس لئے چونکہ (ویدوں کے) الفاظ ازلی نہیں ہیں۔پس وید بھی ازلی نہیں ٹھہرتے (لیکن) ایسا دعویٰ ٹھیک نہیں ہے۔کیونکہ شبد (حروف) دو طرحکے ہوتے ہیں (۱) نتیہ (ازلی) اور (۲) کاریہ (نتیجہ) اِنہیں سے جو حروف اُنکا باہمی تعلق اور اُنکا مطلب کہ پرمیشور کے علم میں ہیں وہ تو نتیہ ہی ہوتے ہیں۔اور جو ہملوگوں کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں۔وہ

کاریہ ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جبکہ گیان (علم) اور کریا (حرکت) سُوبھاؤ سے سِدھ اور ابدی ہیں۔ اُسکی کُل طاقتیں ابدی ہوتی ہیں۔ پس اُس (پرمیشور) کی وِدیا ہونیکی وجہ سے وید فانی نہیں ہوسکتے۔

تفسیر

وید ہمیشہ سے ایشور کے گیان میں موجود ہیں۔ جب سرشٹی پیدا ہوتی ہے۔ اُنکا ظہور انسانوں کے لئے ہوتا ہے۔ اِس ظہور کا آغاز ہونے کیوجہ سے ویدونکی ازلیت و ابدیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

کتاب کی شکل میں آنے پر بھی ویدونکی ابدیت قایم رہتی ہے

سوال۔ کیوں جی! جب سب جہان کے ذرّے علیحدہ علیحدہ ہوکر علت مادی کی شکل میں آجاتے ہیں۔ اُسوقت معلول یعنی بنا ہوا ظاہر جہان غایب ہوجاتا ہے۔ اسوقت ویدونکی کتابیں بھی نہیں رہتیں۔ پھر ویدوں کو ابدی کیوں مانتے ہو۔

جواب۔ یہہ اعتراض کتاب اوراق۔ سیاہی وغیرہ چیزوں پر عاید ہوتا ہے۔ نیز ہمارے فعلوں پر بھی عاید ہوتا ہے۔ لیکن ویدوں پر (یہہ اعتراض) عاید نہیں ہوسکتا۔ ہملوگ ویدوں کو پرمیشور کے گیان میں ہمیشہ موجود رہنے کیوجہ سے ابدی مانتے ہیں۔ وگرنہ پڑھنے پڑھانے اور کتاب کے فانی ہونے سے وید

فانی نہیں ہوسکتا - کیونکہ وہ ایشور کے گیان میں ہمیشہ اکرس موجود رہتا ہے - جس طرح کہ اس کلپ میں ویدوں کے حروف الفاظ اور اُن کے باہمی تعلق ہیں - اسی طرح گزشتہ کلپ میں تھے - اور آئندہ بھی ہونگے - کیونکہ ایشور کی وِدّیا غیر فانی اور درست ہوتی ہے - اِسی لئے رگوید میں کہا ہے - کہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत॥

اسکا مطلب یہہ ہے کہ تمثیل کے لیے سورج اور چاند کو لیکر کہتے ہیں کہ جس طرح گزشتہ کلپ میں سورج - چاند وغیرہ کی بناوٹ اُسکے علم میں موجود تھی - اُسی طرح پر اس کلپ میں (اُس پرمیشور نے) اُنکی رچنا کی ہے - کیونکہ ایشور کے علم کی نسبت ترقی - تنزلی یا اختلاف کا امکان نہیں ہے - اسی طرح ویدونکی نسبت بھی ماننا چاہیئے - کہ اُسنے اپنے علم سے اُنہیں بنایا -

تفسیر

کتاب کی شکل میں لکھے جانے سے ویدونکی ابدیت میں کوئی فرق نہیں آتا - کون نہیں جانتا - کہ مہرشی دیانند کے پرچار سے پہلے بھارت ورش میں بہت کم لوگ ویدوں کے نام سے بھی آگاہ تھے - یہہ بھی ایک امر واقعہ ہے - کہ وید دکھشنی براہمنوں کی زبانوں پر ہی بچے ہوئے تھے - لیکن باوجود اِن سب باتوں کے کیا یہہ کہا جاسکتا ہے - کہ اُسوقت ویدونکا ناش ہوگیا تھا؟ پھر کتاب کی شکل

ہیں آنے سے ویدوں کی ابدیت میں کیونکر فرق آسکتا ہے۔ فرق صرف ہیولونکی حالت میں آتا ہے۔

ویدوں کی ابدیت کا ویاکرن سے ثبوت

اب ویدوں کے ابدی ہونے کے بارے میں ویاکرن وغیرہ شاستروں کے حوالجات درج کئے جاتے ہیں۔ یہیں مہابھاشیہ کار پتنجلی منی فرماتے ہیں

नित्याः शब्दा नित्येषु शब्देषु कूटस्थैरविचालिभिर्वर्णैर्भवितव्यमनपायोपजनविकारिभिः ॥

یعنی سب الفاظ نتیہ (ابدی) ہیں کیونکہ ان الفاظ میں جسقدر حروف کے اجزاء وغیرہ ہیں۔ وے سب کوٹسھت یعنی غیر فانی ہیں اور ماقبل اور مابعد یکساں رہتے ہیں۔ اور انکا نہ عدم اور نہ انکی آمد ہوتی ہے۔ اس قسم کے مقولے مہابھاشیہ کے شروع سے ہی بہت جگہوں میں آتے ہیں۔ مثلاً کہا ہے۔ کہ

کان سے منکر جو محسوس ہوتے ہیں۔ بدھی (عقل) سے جو جانے جاتے ہیں۔ جو زبان سے بولنے پر ظاہر ہوتے ہیں اور جنکی رہنے کی جگہ آکاش (خلا) ہے۔ انکو شبد کہتے ہیں۔ اس لئے ویدک شبد (یعنی جن الفاظ کا کہ ویدونکی زبان میں استعمال ہوتا ہے) اور لوکک شبد (یعنی جو ویدونکی زبان

لہ سنسکرت صرف نحو کی مستند کتاب مہرشی پانترینی کی اشٹادھیائی ہے۔ اسپر پتنجلی منی نے تفسیر لکھی ہے۔ جسکا نام کہ مہابھاشیہ ہے۔ مترجم۔

سے بول چال کی سنسکرت میں لائے گئے ہیں) سب نتیہ ہی ہیں۔ کیونکہ اُنکے اندر کے سب حروف غیر فانی اور قائم رہنے والے ہیں۔ اور انہیں لوپ (غائب ہونا) اگم (آمد) اور وکار (تبدیلی) نہیں ہوسکتی۔ اس لیئے شبد نتیہ ہی ہیں۔

اسپر یہہ اعتراض ہوا کرتا ہے۔ کہ جب گنترپاٹھ[1] - اشٹا دھیائی اور مہابھاشیہ میں حروف کا غائب ہونا۔ اُنکی آمد اور تبدیلی وغیرہ کہی ہیں۔ تو شبد غیر فانی کیونکر ہوسکتے ہیں؟ اسکا جواب مہابھاشیہ کے مُصنف پتنجلی منی یوں دیتے ہیں۔ کہ حروف کے ایک مجموعہ کی جگہہ میں صرف حروف کا دوسرا مجموعہ لایا جاتا ہے۔ اسمیں اگر کسی انسان کا یہ خیال ہو کہ حروف کی اول مجموعہ کا بالکل ناش ہوگیا ہے۔ تو اُسکو وہم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ حروف کے ایک مجموعہ کی جگہہ میں حروف کے دوسرے مجموعہ کا استعمال واکہشی کے لڑکے پانِنی منی کی ہدایات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ سو اُنکی رائے یہہ ہے کہ جملہ الفاظ (شبد) غیر فانی ہیں۔ کیونکہ جو ہماری بولنے اور سُننے کی حرکات ہیں۔ وے فانی سمجھی جاتی ہیں۔ اِس سے شبد فانی نہیں ہوسکتے کیونکہ ہماری زبان ہی ہر ایک نئے حرف کے بولنے میں بدلتی جاتی ہے لیکن شبد تو ہمیشہ اکھنڈ ایکرس ہی بنے رہتے ہیں۔

سوال۔ شبد بھی بولے جانے کے بعد ضائع ہو جاتا ہے اور بولے جانے کے پیشتر سُنا نہیں جاتا۔ جس طرح بولنے کا فعل فانی ہے۔ اُسی طرح پر شبد بھی فانی ہوسکتا ہے۔ پھر شبدوں کی ابدیت کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔؟

جواب۔ شبد تو آکاش کیطرح سب جگہہ بھرپور ہیں۔ لیکن جبتک کہ بولنے

[1] سنسکرت صرف ونحو کا ایک حصہ ہے ۱۲ مترجم

کا فعل نہیں ہوتا۔ تب تک ظاہرا سننے میں نہیں آتے۔ جب سانس اور زبان کے فعل سے بولے جاتے ہیں۔ تب شبد ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً: گئو شبد کو لیجیے۔ اس کے بولنے میں جھتک کہ بولنے کا فعل حرف (گ) میں رہتا ہے۔ اسوقت آؤ (ओ) میں نہیں۔ اور اسی طرح ہر جب آؤ میں بولنے کا فعل جاتا ہے۔ تو گ میں نہیں رہتا۔ اسی طرح پر زبان کے فعل کی پیدائش اور موت ہوتی ہے۔ شبد ذکی ہرگز نہیں۔ آکاش (خلا) میں شبد کی موجودگی کے باعث شبد تو اکھنڈ۔ ایکرس سب جگہ بھر رہی ہیں لیکن جب تک کہ سانس اور زبان کا فعل نہیں ہوتا۔ تب تک شبدوں کا بولنا اور سننا بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے شبد بھی آکاش کیطرح ابدی ہی ہیں۔ جب ویاکرن شاستر کی رائے کے مطابق سب شبد ابدی ہوتے ہیں تو ویدوں کے شبدوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

تفسیر

ویاکرن کے حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ شبد کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اسکا آغاز کبھی ہوتا ہے۔ البتہ فعل کے ذریعہ سے انسانوں کے لیے شبد کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اسی فعل کے دور ہوجانے پر انسانوں کی قوت سامعہ سے وہی شبد دور معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت شبد کا نہ آغاز ہے اور نہ خاتمہ۔

اب یہ ثابت کر چکے ہیں کہ شبد ۔ شبدوں کا باہمی تعلق اور انکا مطلب ۔ انہیں تینوں کے سنیوگ کو وید کہتے ہیں۔ پس جب شبد ابدی

ہے۔ اور اُن شبدوں کے مجموعہ اور اُن کے مطلب کا ظہور ابدی پرمیشور سے ہوتا ہے۔ تو ابدی پرمیشور کا گیان ہونیکی وجہ سے وید بھی ابدی ٹھہرتے ہیں۔

وید کی ابدیّت کا پورب میمانسا شاستر سے ثبوت

اِسی طرح پر جیمنی رشی نے بھی اپنے میمانسا شاستر میں شبد کو ابدی مانا ہے

नित्यस्तु स्याद्दर्शनस्य परार्थत्वात् ॥

(ادھیاء اول۔ پاد اول۔ سوتر ۱۸)

شبد پر جو فانی ہونیکا اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اُسے تُ شبد سے دور کیا ہے۔ غیر فانی ہونیکی وجہ سے شبد نِتیہ ہی ہے۔ کیونکہ زبان کے فعل سے جو شبد سُنا جاتا ہے۔ وہ معنی کے جتلانے کے لئے ہوتا ہے۔ اُس سے شبد فانی نہیں ہوسکتا۔ جس شبد کو بولتے ہیں اُسی کا علم ہوتا ہے۔ کہ قوت سامعہ کے ذریعہ وہی عقل میں قائم رہتا ہے۔ پھر اُسی شبد کے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ اگر شبد فانی ہوتا تو معنی کا علم کون کراتا؟ کیونکہ جب وہ شبد ہی نہ رہا۔ تو پھر معنی کو جتلانے والا کون ٹھہرا۔ اِس کے علاوہ ایک ہی وقت مختلف مقامات میں مختلف انسان ایک ہی شبد کو بولتے ہیں۔ اور اِس طرح ہر بار بار ایک ہی شبد بولا جاتا ہے۔ اِس طرحکی بہت سی دلیلوں سے مہرشی جیمنی نے پورو میمانسا میں شبد کو ابدی ثابت کیا ہے۔

وید کی ابدیت کا ویشیشک شاستر سے ثبوت

اِسی بارے میں ویشیشک سوتروں کے بنانیوالے کنٹر ادمنی فرماتے ہیں۔

तद्वचनादाम्नायस्य प्रामाण्यम् ॥

(ادہیائے اول سوتر ۳)

وید ایشورو کت ہیں۔ انمیں سچے علم اور سچے دہرم کا بیان ہے۔ اِسلئے چاروں وید ابدی مانے جانے چاہیئے۔

نیاوشاستر نے بھی وید کو ابدی مانا ہے

اسی طرح پر اپنے مصنفہ نیائشاستر میں گوتم منی بھی فرماتے ہیں۔

मंत्रायुर्वेदप्रामाण्यवच्च तत्प्रामाण्यमाप्त

प्रामाण्यात् ॥ (ادہیائے ۲ پاد پہلا۔سوتر ۶۷)

اسکا مطلب یہہ ہے کہ اُن (چاروں) غیر فانی اور ایشورو کت ویدوں کا پرمان سب انسانوں کو قبول کرنا چاہیئے۔کیونکہ آپت لوگ یعنی دہرم آتما۔کپٹ چھل وغیرہ بُرائیوں سے بری۔ رحیم۔سچائی کا وعظ کرنیوالے۔عالم فاضل۔بڑے بڑے یوگی سب برھما سے لیکر آجتک ویدوں کا پرمان اِس طرح پر قبول کرتے آئے ہیں۔جسطرح کہ منتر اور آیور وید (کتب طبابت) کا پرمان مانا جاتا ہے۔جسطرح کہ سچی پدارتھ ودیا (یعنی سائنس) کے ظاہر کرنیوالے منتروں یعنی وچاروں کا سچائی کیوجہ سے پرمان مانا جاتا ہے۔جس طرح پر کہ آیور وید کی ایک

مقام پر لکھی ہوئی دوائی کے استعمال سے بیمار کو صحت ہوتی ہوئی دیکھ کر اُس کے علاوہ دوسرے حصّوں کا اُسی طرح پر پرمان مانا جاتا ہے۔ اُسی طرح پر وید کے ایک مقام پر لکھے ہوئے مطلب کی سچائی معلوم ہونے پر دوسرے حصّوں کا بھی پرمان ماننا چاہیئے اس سوتر کی تفسیر لکھتے ہوئے واتسیائن منی نے بھی یہی مانا ہے اور فرماتے ہیں) کہ جو آپت لوگ ہیں وے ویدوں کے معنی کو دیکھنے دکھانے اور جانیوالے ہیں۔ جو جو اُس اُس منتر کے ارتھہ کے دیکھنے اور بیان کرنیوالے ہوتے ہیں۔ وے ہی آیور وید (کُتبِ حکمت) وغیرہ کے بنانیوالے ہیں۔ جیسے اُنکا قول آیورویدمیں سچا ہے۔ ویسے ویدمیں ابدی ماننے کا جو اُنکا عمل ہے۔ وہ بھی سچا ہی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ جیسے آپت لوگوں کے قول کا پرمان ضرور ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب آپت لوگوں کا بھی اُلجو پرم آپت سب کا گورو پرمیشور ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے ویدوں کے ابدی ہونیکا پرمان ضرور ہی کرنا چاہیئے۔

مہرشی پتنجلی بھی ویدوں کو نتیہ مانتے ہیں

اسبارے میں پتنجلی منی یوگ شاستر میں فرماتے ہیں۔

स एष पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥

(ادہیاے اول - پاد اول - سوتر ۲۶)

جوکہ قدیم اگنی - وایو - ادتیہ - انگرہ - اور برھما وغیرہ (اعلیٰ) انسان آغازِ آفرینش میں پیدا ہوئے تھے۔ اُن سے لیکر ہلوگوں تک اور ہم سے

بھی آئندہ جو ہونیوالے ہیں۔ اُن سبکا گرُو (اُستاد) پرمیشور ہی ہے کیونکہ وید کے ذریعہ سے سچے مطلب کو ظاہر کرنیکی وجہ سے پرمیشور کا نام گورو ہے۔ وہ پرمیشور ابدی ہے۔ کیونکہ اُس تک زمانہ کی رفتار کی پہونچ نہیں ہے۔ اور وہ (پرمیشور) جہالت وغیرہ دُکھوں اور پاپ کرموں نیز اُنکی خواہشونکی تکمیل سے علیحدہ ہے۔ جیسے کہ بیحد علم ہمیشہ ایکرس بنا رہتا ہے۔ اُسکے بنائے ہوئے ویدونکی سچائی اور ابدیت کا بھی انسانوں کو یقین رکھنا چاہئے۔

سانکھیہ شاستر بھی ویدوں کی ابدیت کا قائل ہے

اِسی طرح پر اپنے سانکھیہ شاستر کے پانچوں ادھیائے میں کپل آچاریہ جی بھی فرماتے ہیں۔

निजशक्त्यभिव्यक्तेः स्वतः प्रामाण्यम् ॥

(سوتر ۵۱)

یعنی قدرتی جو علم حق کا اصول ہے۔ اُس سے ظاہر ہونیکی وجہ سے ویدوں کی ابدیت اور ازلیت انسانونکو قبول کرنا چاہئے۔

ویاس جی بھی ویدوں کو ابدی مانتے ہیں

اِس بارے میں کرشن دویپائن ویاس ویدانت شاستر مصنفۂ خود میں فرماتے ہیں۔

शास्त्रयोनित्वात् ॥

(ادھیائے اول - پاد اول - سوتر ۳)

اِس سوتر کے معنی بتلاتے ہوئے شنکر آچاریہ جی نے اپنی ویاکھیان میں فرمایا ہے۔کہ رگوید وغیرہ جو شاستر ہیں - وے بیشمار علوم کے مخزن ہیں - اور سورج کی طرح سب سچے مطالب پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔ اُنکا بنانیوالا علیمِ کُل برہم (یعنی پرمیشور) ہے۔ کیونکہ یہہ ممکن نہیں ہے - کہ ہمہ دان پرمیشور کے بغیر کوئی دوسرا (یعنی انسان) ہمہ دانی کے وصف سے موصوف رگوید وغیرہ سے اوصاف رکھنے والے شاستروں کو بنا سکے - (البتہ ویدونکی) تشریح یا تفصیل کے لیے انسانوں سے کُتب کا تصنیف ہونا ممکن ہے - جیسے کہ پانڑینی وغیرہ نے ویاکرن وغیرہ کُتب تصنیف کرکے ایک ایک حصۂ علم کو ظاہر کیا ہے۔ سو بھی پرمیشور کے گیان کے سہارے سے ہی بنا سکے ہیں۔ اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ عالِمِ کُل پرماتما کے بنائے ہوئے وید بھی اَنادی اور جملہ علوم کے مخزن ہونے چاہئیں۔

اُسی ادھیائے میں پھر کہا ہے - (دیکھو سوتر نمبر ۲۹)

अतएव च नित्यत्वम् ॥

اِسکا مطلب یہہ ہے۔ کہ سب انسانونکو ایسا ماننا چاہئے کہ ایشور کے بنائے ہوئے اور ابدی صفت رکھنے والے وید ہر ایک وقت میں بلا شبہ سوتہ پرمان (اپنا خود ثبوت) جملہ علوم کا خزانہ اور ابدی ہیں - وید کے ثبوت کے لیے کسی دیگر پرمان کی ضرورت نہیں ہے - بلکہ (دوسری انسانی تصانیف کو) محض شہادت کی طرح جاننا چاہئے - کیونکہ وید سورج

کی طرح سوتہ پرمان (یعنی اپنے لئے خود ہی ثبوت) ہیں۔ جس طرح کہ سورج خود روشن ہے۔ اور جہان کے بڑے سے لیکر چھوٹے تک پہاڑ وغیرہ سے لیکر ذرّے تک سب چیزوں کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح پر جاننا چاہئے کہ وید بھی خود روشن ہوتے ہوئے جملہ علوم کو روشن کرنیوالے ہیں۔

خود وید اپنی اور پرماتما کی ازلیت و ابدیت کا اقرار کرتے ہیں

اسی طرح پر پرمیشور نے اپنے ظاہر کئے ہوئے ویدوں اور خود اپنی ابدیت کا اظہار کیا ہے۔

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरंशुद्धम पापविद्धम्। कविर्मनीषी परिभूः स्वयंभूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥ (دیکھو یجروید۔ ادھیاے ۴۰۔ منتر ۸)

اسکا مطلب یہہ ہے۔ کہ جو پہلے بیان کیا ہوا حاضر ناظر ایشور ہے وہ سب جگہ موجود ہے۔ ایک ذرّہ بھی اُسکی موجودگی سے خالی نہیں ہے۔ وہ برہم سارے جہان کے بنانے کے لئے۔ بیج کی طرح بیحد طاقت رکھتا ہے۔ وہ ستھول[الف]۔ سوکھشم۔ اور کارن۔ تینوں اقسام کے جسموں

الف۔ (نوٹ) (۱) ستھول شریر۔ بیرونی جسم کو کہتے ہیں۔ جنہیں حواسوں کے بیرونی ذریعہ اظہار دکھائی دیتے ہیں۔ (۲) سوکھشم شریر ان حواسوں کی اندرونی طاقتوں یعنی قوت سامعہ۔ قوت باصرہ وغیرہ کے مجموعہ کا نام ہے۔ (۳) کارن شریر جیوآتما (روح) کے ازلی اوصاف کے مجموعہ کا نام ہے۔ مفصل ذکر آگے آویگا۔ مترجم۔

کے تعلق سے بری ہے۔ اُسمیں ایک ذرہ بھی چھید نہیں کرسکتا۔ اِس لئے اُسمیں چھید وغیرہ نہیں ہوسکتا۔ وہ ناڑیوں کے تعلق سے بری ہے۔ اور اس لیئے اُسکی قید سے آزاد ہے۔ وہ پاک یعنی جہالت وغیرہ بُرائیوں سے ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے۔ وہ پاپ کرنیوالا یا پاپ سے تعلق رکھنے والا کبھی نہیں ہوتا۔ جو سبکا جاننے والا اور سب کے دلونکی باتوں کا بھی جاننے والا ہے۔ جسکا درجہ کہ سب سے اعلیٰ ہے۔ جوکہ علتِ فاعلی۔ علتِ مادی یا علتِ معمولی تینوں سے بری ہے۔ وہی سب کا پتا (باپ) ہے۔ اُس کا کوئی بھی پیدا کرنیوالا نہیں ہے۔ جوکہ اپنی ہی طاقت سے ہمیشہ قایم ہے ایسے ست چت۔ آنند سوروپ پرماتما نے آغازِ آفرنیش میں اپنی مخلوق کو اُنکی بہتری کے لیئے سچے علم کا اُپدیش دیا ہے۔ جوکہ اُسکی طاقت میں ہمیشہ سے قایم ہے۔ اسی طرح ہر پرمیشور جب جب خلقت کو بناتا ہے۔ تب تب مخلوق کی بہتری کے لیئے سرشٹی کے شروع میں جملہ علوم کے مجموعہ ویدوں کا بھی اُپدیش کرتا ہے۔ اس لیئے ویدوں کو کبھی بھی فانی نہیں ماننا چاہیئے کیونکہ پرماتما کا علم ہمیشہ ایکرس رہتا ہے۔

تفسیر

برخلاف کُل دُنیا کے مذاہب کے ویدک دہرم کی بنیاد مذہبی یعنی عقلِ سلیم پر رکھی گئی ہے۔ آریوں کی روزانہ پرارتہنا گائتری منتر ہے۔ اور اُسمیں عقل کی درگاہ میں عقل کی درستی کے لیئے پرارتہنا کیگئی ہے۔ اِسی لئے گوویاکرن (صرف ونحو) اور دیگر علوم منطق۔ فلسفہ اور سائنس وغیرہ کے حوالہ جات

سے ویدوں کا ابدی اور ازلی ہونا آریہ لوگ مانتے ہیں۔ تاہم اُن شاستروں میں بھی صرف دعویٰ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اُن کے فاضل مُصنفوں نے ویدوں کی ابدیت اور ازلیت کے لیے بڑی زبردست دلیلیں دی ہیں۔ جنھیں کہ پڑھنے والوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ گو ان سب پرمانوں کے بعد مہرشی دیانند نے زائد دلائل لوگوں کو سمجھانے کے لیے پیش کی ہیں۔ تاہم ان نئی دلائل سے تب ہی کام چل سکتا ہے۔ جبکہ علوم کے ماہر پُرانے رشیوں کی زبردست دلائل کا اُن کے ساتھ میل کرایا جاوے۔ لیکن قطع نظر اور سب دلیلوں کے گوتم۔ کناد۔ کپل۔ پتنجلی۔ جیمنی۔ ویاس اور یاگیہ ولکیہ سے محققوں اور فاضلوں کا سلسلہ وار ویدوں کو پرمیشور کا گیان ماننا ہی اُنکی ابدیت اور ازلیت کا بڑا زبردست ثبوت ہے۔ یورپین سنسکرت دان جہاں اِن سب رشیوں کی بزرگی کے قائل ہیں۔ اور اِن سبکو آزاد خیال (سوتنتر والے) مانتے ہیں۔ وہاں اِن سب رشیوں کا وید پر پکا اعتقاد اُنکی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اسی لیے کہدیا کرتے ہیں۔ کہ رواج سے ڈر کر رشی صرف ویدوں پر وشواس رکھنے کا اظہار کر دیا کرتے تھے لیکن اگر رشیوں کی زبردست دلائل پر وچار کیا جاوے۔ تو اُنکا اعتقاد ہماری سمجھ میں آجاتا ہے۔ وے فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح کتاب حکمت کی ایک حصہ کا بیماریوں پر تجربہ کر کے اُسکی سچائی کیوجہ سے دوسرے حصوں کی سچائی مانی جاتی ہے۔ اُسی طرح پر ویدوں کے ایک حصہ کو دستور العمل بنا کر نجات کا راستہ حاصل کرنے پر ہم سب ویدوں کو سچا اور ایشوریہ گیان مانتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ قبل اس کے کہ ویدوں پر رائے زنی کرے۔ اُسکے کسی حصہ کے مطلب کو سمجھ کر اُسپر

عمل کرنے کی پہلے کوشش کرے۔

ویدوں کی ابدیت کے ثبوت میں ایک زبردست دلیل

جس طرح کہ شاستروں کے حوالہ جات سے ویدوں کی ابدیت کا یقین ہوتا ہے۔ اسی طرح پر دلایل سے بھی (یہ امر ثابت ہے) کیونکہ است یعنی عدم سے وجود کا حصول نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی (کوئی ہستی معدوم ہوتی ہے۔ جو ہے وہی آیندہ ہوسکتا ہے۔ اس اصول کے مطابق بھی ویدوں کو ابدی ہی ماننا پڑتا ہے۔ جسکی جڑ نہیں ہے۔ اسکی شاخ وغیرہ بھی نہیں ممکن ہوسکتیں۔ جسطرح کہ بانجھ کے بیٹے کا بیاہ نہیں ہوسکتا۔ جسکے بیٹا ہووے۔ وہ بانجھ نہیں کہلا سکتی۔ اور جو بانجھ ہے اس کے بیٹا ہی نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کے بیاہ کو کیونکر دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح پر یہاں بھی سوچنا چاہیئے۔ اگر ایشور کا علم بیحد نہ ہوتا۔ تو انسانوں کے لیئے اسکی تلقین کیونکر کرتا۔ اور اگر وہ تلقین نہ کرتا۔ تو کسی انسان کا بھی علم کے ساتھ تعلق نہ ہوتا۔ اور نہ ہی انہیں ٹھیک گیان ہوتا۔ کیونکہ بلا جڑ کے بڑھنا ناممکن ہے۔ اس جہان میں ہم بغیر بیج کے کسی چیز کو بھی پیدا ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے ہیں۔ جسکو کہ ہر ایک انسان ظاہر دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ اسی کی تمثیل پیش کرتا ہے۔ جو کہ ظاہرا محسوس ہوتا ہے۔ اسی کا (دل پر) سنسکار (نقش) ہوتا ہے۔ جسکا سنسکار ہوتا ہے۔ اسی کا حافظہ اور علم بھی ہوتا ہے۔ جس سے کہ (مرغوب چیزمیں) رغبت اور (غیر مرغوب چیز سے) نفرت ہوتی

ہے نہ کہ اور طرح۔
مثلاً جو شخص کہ زبان سنسکرت کو پڑھتا ہے۔ اُسپر اُسی کا سنسکار ہوتا ہے۔ نہ کہ اُس سے غیر کا۔ اور جو کوئی کسی مُلک کی زبان کو پڑھتا ہے۔ اُسپر اُسی کا سنسکار ہوتا ہے۔ اسی طرح پر آغازِ آفرینش میں ایشور کی تلقین اور اسکی تعلیم کے بغیر کسی علم کا بھی ہونا ممکن نہیں ہوسکتا۔ پھر اُسکے بغیر عِلم کا سنسکار کہاں اور سنسکار کے بِنا حافظہ کہاں! اور بِنا حافظے کے ذرا بھی عِلم حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔

سوابھاوِک گیان کی اصلیت پر نظر ثانی

سوال۔ سنوجی! انسانوں کی جو جبلی رغبت ہوتی ہے۔ اُس سے سُکھ اور دُکھ کی حِس سے سلسلہ دار یکے بعد دیگرے علم کی ترقی ہوتی ہے۔ پھر کس لیئے ایشور سے ویدوں کی پیدائش مانیں۔؟

جواب۔ اِسکا جواب ویدوں کی پیدائش کے بیان میں دیچکے ہیں وہاں پر اِسکا فیصلہ کردیا ہے۔ جس طرح اسوقت بھی دوسرے سے تعلیم حاصل کیئے۔ بغیر کوئی بھی عالم نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ ہی علم کی ترقی ہوتی ہے اِسی طرح پر ایشور کے ظہور کے بغیر کسی میں بھی علم کی ترقی نہیں ہوسکتی۔ جاہل بچے اور جنگلی کیطرح۔ جسطرح بغیر تعلیم کے بچوں اور جنگلیوں کو انسانی زبانوں تک کا عِلم نہیں ہوتا۔ تو پھر علمِ حق کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اِس لیئے یہ جاننا چاہیئے کہ جو وید وِدیا پرمیشور سے آئی ہے۔ وہ ابدی ہی ہے۔ کیونکہ علم (گیان) اُس پرماتما کا ہی سچا وصف ہے۔ جو

ہستی کہ غیر فانی (ابدی) ہوتی ہے۔ اُسکو نام۔ اوصاف۔ اور کام بھی سب ابدی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی اُنکا ابدی سہارا ہے۔ اور بغیر سہارے کے نام۔ اوصاف اور کام وغیرہ کو استقلال نہیں ہوتا۔ کیونکہ وے ہمیشہ وجودوں کے سہارے سے ہی رہتے ہیں۔ جو چیز ابدی نہیں ہے یعنی فانی ہے۔ اُسکے یہہ نام۔ اوصاف اور کام بھی فانی ہی ہونگے۔

ابدی اُسکو کہا جاتا ہے۔ جو کہ پیدائش اور موت سے علیحدہ ہو۔ پیدائش اُسے کہتے ہیں کہ علیحدہ علیحدہ ہوئی چیزوں کا باہمیں خاص میل ہوجاوے اُن پیدا ہوئی کاریہ (یعنی دوسری چیزوں کے میل کا نتیجہ) چیزوں کی علیحدگی ہوکر اپنے سبب کی حالت میں جب وے ہوجاتی ہیں۔ تو اُس حالت کو موت کہتے ہیں۔ وناش یعنی موت غائب ہونیکو ہی کہتے ہیں پرمیشور اجیرن ہے۔ اسلئے اُسمیں پیدائش (میل) یا موت (علیحدگی) کا خیال تک نہیں ہوسکتا۔ اسمیں کنٹراد مُنی کا بنایا ہوا سوتر بطور حوالہ کے درج کیا جاتا ہے۔

सदकारणवन्नित्यम् ॥

(دیکھو ویشیشک شاستر۔ ادھیاے ۴ سوتر اول)

اسکا مطلب یہ ہے کہ جو کاریہ (یعنی نتیجہ) کارن (یعنی سبب) سے پیدا ہوکر ظاہر ہوتا ہے۔ اُسے انتیہ یعنی فانی کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس (کارن) کی[1] پہلے پیدائش نہیں ہوئی۔ جو کہ کسی کا بھی کاریہ (نتیجہ) نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ کارن روپ ہی رہتا ہے۔ اُسے نتیہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کارن چیز کی اصلی حالت کو کہتے ہیں۔ اُس سے پیشتر اور کوئی حالت نہیں ہوتی۔ یعنی کارن یا سبب کسی کا نتیجہ نہیں ہوا کرتا۔ مترجم

(ابدی) کہتے ہیں۔ کیونکہ جو جو میل سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ وہ بنانیوالے کا ضرور محتاج ہوتا ہے۔ (جسطرحپر کہ فعل۔ قوانین۔ اور نتیجے۔ یہہ سب اپنے فاعل۔ واضع قانون۔ اور سبب۔ کو ہی ہمیشہ ظاہر کرتے ہیں) اسپر اگر یہہ کہا جاوے۔ کہ فاعل کو بھی کسی نے بنایا۔ تو اُس سے پوچھو کہ اُس فاعل کو کسنے بنایا۔ تب اسطرحپر بحث میں بیقاعدگی واقع ہوتی ہے۔

اور جو خود سنیوگ[۱] سے ظاہر ہوا ہے۔ وہ علت مادی اور ذروں کا باہمی میل کرانیکی کبھی بھی طاقت نہیں رکھہ سکتا۔ کیونکہ وی (علت مادی اور ذرے) اُس (جسم والے انسان) سے زیادہ سوکشم یعنی لطیف ہیں۔ جو جس سے زیادہ لطیف ہے۔ وہی اُسکا آتما (روح) ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ کثیف کے اندر لطیف ہمیشہ داخل ہوسکتا ہے۔ لوہے اور آگ کی طرح جسطرحپر کہ لطیف آگ سخت کثیف لوہے میں داخل ہوکر اجزاء کو علیحدہ علیحدہ کردیتی ہے۔ نیز جس طرح پر پانی بھی مٹی کی نسبت لطیف ہونیکی وجہ سے اُسکے ریزوں میں داخل ہوکر اُسکا ایک گولا بنانے میں سبب ہوتا ہے۔ اور اُسے چھید بھی جاتا ہے۔ اِسی طرح پر پرمیشور پیدائش اور موت سے علیحدہ ہوکر سب میں ویاپک ہے اور اِسی لیئے وہ اپنے قانون کے مطابق دُنیا کی پیدائش اور موت کا باعث ہوتا ہے۔ اگر یہہ نہ مانا جاوے تو جس طرح پر کہ پیدائش اور موت کے دایرے کے اندر ہونیکی وجہ سے ہم لوگ علت مادی اور

[۱] یہاں انسان سے مراد ہے کہ چونکہ وہ خود جسم کے ساتھ میل کرنے سے ظاہر ہوا ہے۔ اِس لیئے اُسیں طاقت نہیں ہے۔ کہ ذروں کو جمع کرکے دُنیا کو پیدا کرسکے پس پرمیشور کی ہستی پر اعتقاد کرنا لازمی ہوا۔ مترجم)

ذرّوں کا باہمی میل اور علیحدگی نہیں کرسکتی۔ اسی طرح پر ایشور بھی ہے۔ جاویگا جس سے کہ سنیوگ اور ویوگ (پیدائش اور موت) کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ اِن ہر دو سے علیحدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پیدائش اور موت کے ابتدائی قواعد کا بنانیوالا۔ اور ابتدائی سبب ہوتا ہے۔ اور ابتدائی سبب کے نہ ہونے سے پیدائش اور موت کا ہونا ہی ناممکن ہے۔ اس لئے یہہ جاننا چاہئے کہ جو ہمیشہ پاک موت سے بری۔ ازلی۔ ابدی سچی طاقتوں کا خزانہ اور بیحد علم والا پرمیشور ہے۔ اُس سے ویدوں کا ظہور ہونے اور اُسکی علم میں ہمیشہ ویدوں کے بنے رہنے سے ویدوں کو سچے علوم کا خزانہ اور ابدی سب انسانوں کو ماننا چاہئے۔

باب سوم

دربیان مضامین وید مقدس

سب ویدوں کا نشانہ محض پرماتما ہی ہے

ویدوں کے چار (خاص) مضامین ہیں۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) گیان کانڈ (۲) کرم کانڈ (۳) اُپاسنا کانڈ اور (۴) وگیان کانڈ۔ ان سب میں سے گیان کا مضمون ہی سب سے افضل ہے۔ کیونکہ اُس سے پرمیشور سے لیکر تنکے تک ہر ایک چیز کا صاف علم ہوتا ہے۔ ہمیں بھی پرمیشور کا انوبھو سب سے زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ اُسی (پرمیشور) میں ہی ویدوں کا کُل مطلب آن ٹھہرتا ہے۔ اس لیئے کہ سب ہستیوں کا سرتاج وہی (پرم آتما) ہے۔ اسمیں حوالہ جات پیش کیئے جاتے ہیں۔

(۱) सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत् ॥

(دیکھو کٹھ اُپنشد بلی دوم - واکیہ ۱۵)

(۲) तस्य वाचकः प्रणवः ॥

(دیکھو یوگ شاستر ادھیائے اول پاد اول - سوتر ۲۷)

(۳) ओ३म् खं ब्रह्म ॥ (یجُروید ادھیائے ۴۰)

(۴) ओमिति ब्रह्म। (تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۸)

(۵) तत्रापरा ऋग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्ववेदः शिक्षा कल्पो व्याकरणं निरुक्तं छन्दो ज्योतिषमिति। अथ परा यया तदक्षरमधिगम्यते ॥

(۶) यत्तदद्रेश्यमग्राह्यमगोत्रमवर्णमचक्षुःश्रोत्रं तदपाणिपादं नित्यं विभुं सर्वगतं सुसूक्ष्मं तदव्ययं यद्भूतयोनिं परिपश्यन्ति धीराः ॥

(دیکھو منڈک اُپنشد۔ منڈک اول۔ کھنڈ اول منتر ۵ و ۶)

اِن سب (حوالجات) کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو پرم پد (یعنی سب سے افضل درجہ) سراپا نجات ہے۔ جسکا نشان کہ پر برمھ (اللہ اکبر) کا حاصل ہونا ہے۔ جو سب سُکھوں کا بھنڈار اور سب دُکھوں سے علیحدہ ہے اُسکا جتلانیوالا لفظ اومکار ہے۔ اُس پرمیشور کے جتلانیوالے پرنو اور اکار وغیرہ اسم ہیں اور وہ (خود) اُنکا موسوم ہے۔

اوم یہہ پرمیشور کا نام ہے اُسی پر برمھ کو سب وید حاصل کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یعنی اُسیکا خاص کر بیان کرتے ہیں۔ جملہ تپ یعنی تپسیہ دہرم کے کام بھی اُسی کو بتلا رہے ہیں۔ یہاں (یعنی کٹھ اُپنشد کے بچن میں) برمھ چریہ کا ذکر بطور جملہ اشاریہ کے آیا ہے۔ یعنی جسکی خواہش سے کہ برمھ چریہ۔ گرھستیہ۔ بان پرست۔ اور سنیاس۔ چاروں آشرموں کے عمل اختیار کیے جاتے ہیں۔ یعنی برمھ کے حصول میں یہہ چاروں آشرم بھی صرف ذریعہ ہیں۔ جس برمھ کی تلاش میں عالم لوگ

کوشش کرتے۔ اور جسکا اُپدیش بھی کرتے ہیں۔ ہے نچیکیتا! جو ایسا پد (یعنی افضل درجہ) ہے۔ اُسکا میں تم (یعنی پیدائش اور موت کا قانون) تیرے لئے اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

ویدوں میں دو قسم کے علوم ہیں۔ جنکو پرا۔ اور اپرا کہتے ہیں۔ اُنمیں سے جو دُنیا کے تنکے سے لیکر علتِ مادی تک چیزوں کا ٹھیک ٹھیک علم اور اُنسے ٹھیک ٹھیک کام لینا ہے۔ اُسے اپرا کہتے ہیں۔ اور جس سے کہ حواس سے نہ محسوس ہونے کے قابل۔ قادرِ مطلق برہم کا گیان ہوتا ہے۔ اُسے پرا کہتے ہیں۔ پس پرا ودیا بہ نسبت اپرا کے نہایت افضل ہے۔ کیونکہ وہ اپرا کا اعلیٰ ثمرہ ہے۔

تفسیر

(۱) ویدوں کے مضامین چار بیان کئے گئے ہیں۔ وید بھی چار ہی ہیں ایک ایک وید ایک ایک مضمون کو خصوصیت کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ چنانچہ رگوید۔ گیان کانڈ کا وکیل ہے۔ یجروید۔ کرم کانڈ۔ سام وید اُپاسنا کانڈ اور اتھروید۔ وگیان کانڈ۔ کو ظاہر کرنیوالا ہے۔ یوں تو ویدوں میں بیشمار مضامین بھرے پڑے ہیں۔ کیونکہ جب جملہ علوم کا مخزن وید ہے تو جہان میں جسقدر علوم دکھائی دیتے ہیں۔ اُسی قدر مضامین ویدوں میں ہونے لازمی ہیں۔ لیکن خاص مضامین یہہ چار ہی ہیں۔ جنہیں کہ کُل مضامین شامل سمجھنے چاہئیں۔

(۲) ان چار مضامین میں سے گیان کانڈ یعنی رگوید کا کام صرف وجودوں

کے اوصاف بیان کر دینا ہے۔ چنانچہ رِگ کے معنی ہی ستتی یعنی تعریف (definition) ہے۔ جس چیز کے جو اوصاف ہوں اُنکو ٹھیک ویسا ہی بیان کرنا اُس چیز کی ستتی کہلاتی ہے۔ لیکن چونکہ اِن سب علوم میں سے علمِ حق (برہم ودیا) ہی سب سے افضل ہے۔ اِس لئے گیان کانڈ کا سارا زور پرم آتما کے اوصاف کی دریافت میں لگنا چاہئے۔ گویا ویدوں کے مضامین کا گو تعلق دنیا اور اُسکی چیزوں کے ساتھ ہے۔ لیکن رشی فرماتے ہیں کہ یہہ کُل تعلق محض ذریعہ ہے ایک اعلیٰ نتیجہ کے لئے یعنی پرمیشور کے دربار تک پہونچنے کے لئے۔ گویا چاروں ویدوں کا اصل نشانہ پرمیشور ہے۔

(۳) چنانچہ اِس دعویٰ کے ثبوت میں رشی نے دیگر پرانے رشیوں کی رائیں پیش کی ہیں۔ پہلا پرمان کٹھ اُپنشد کا ہے۔ اُسمیں استعارہ کی طور پر یم (یعنی اصول موت و پیدائش) اور نچیکیتا یعنی طالبِ حق کے درمیان گفتگو و معرفت لکھکر دکھلایا گیا ہے۔ کہ جسقدر نیک کام دُنیا میں کئے جاتے ہیں۔ اُن سبکا اصل نشانہ پرمیشور ہی ہے۔ یہاں جملہ معترضہ کے طور پر یہہ جتلانا ضروری ہے۔ کہ اُپنشدوں اور دیگر پورانی تصانیف میں جو قصہ کہانیاں دکھلائی دیتی ہیں۔ وے صرف استعارہ کی طور پر وہاں درج ہوئی ہیں۔ جبتک کہ مصنف کے اصلی اغراض کو مدنظر نہ رکھا جاوے اُنکی اصلیت سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کٹھ اُپنشد کے مقولے میں موت (یعنی ملاپ اور علیحدگی کا اصول) طالبِ حق کو بتلاتا ہے کہ اُس پرمیشور کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔ جسکا کہ اوم اسم اعظم (یعنی سچ نام) ہے اور کُل وید۔ سب دھرم کے کام اور چاروں آشرم جسکو

حصول کے لئے ذرائع ہیں۔ چاروں آشرموں کا مفصل بیان اور انکے فرائض کا ذکر آگے جگہہ بہ جگہہ آویگا۔ یہاں صرف اِسقدر ظاہر کردینا ضروری ہے۔ کہ آریوں میں انسانی زندگی کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول ۲۵ برس اپنے حواسوں کو قابو رکھتے ہوئے علمِ حق کی تحصیل میں صرف کرنا چاہئے۔ اِسے زمانہ طالب علمی کہتے ہیں۔ دوسرا گرہستہ یعنی عالم باعمل ہونا۔ بیاہ کرکے گھرباری بن زمانہ طالب علمی کو حاصل کئے ہوئے علم کو آئندہ پچیس برسوں میں یعنی پچاس سالہ عمر تک عمل میں لانا۔ تیسرا زمانہ گوشہ نشینی یعنی عبادتِ حق میں مصروف رہکر زندگی کا اصلی مقصد دریافت کرنا ۷۵ برس کی عمر تک۔ اور آخری پچیس سال سنیاس آشرم کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ جبکہ جملہ نفسانی خواہشوں سے بری ہوکر عالم لوگ گمراہ دُنیا کو راہِ راست پر لایا کرتے ہیں۔ ان سب کا اصلی مقصد محض پرماتما تک پہونچانا ہے۔

(۴) یوگ شاستر۔ یجُر وید اور تیتریہ آرنیک کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اوم جس پرماتما کا اسم اعظم ہے۔ جوکہ سارے جہان میں بھرپور ہو رہا ہے۔ اُس پرمیشور کا پانا ہی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اوم کو پرماتما کا نج نام یعنی اسم حقیقی کہا ہے۔ باب اول میں ظاہر کیا جاچکا ہے۔ کہ جن حروف کا مجموعہ لفظ اوم ہے۔ وہی حروف سدا پرماتما تک پہونچنے کے لئے منزلیں ہیں۔ اِسی لئے اِن حروف کے مجموعہ کو پرمیشور کا اسم حقیقی کہا جاتا ہے۔ (مفصل دیکھو صفحہ ۳۳ کتاب ہذا)

(۵) ویدک دھرم کے علاوہ جسقدر مذاہب دُنیا میں پھیل رہے ہیں۔ انکا عموماً خیال یہ ہے۔ کہ دُنیاوی کاموں کو مذہب سے کوئی

تعلق نہیں ہے۔ لیکن ویدک دھرم بتلاتا ہے۔ کہ جس وید پر موکش یعنی نجات کا مدار ہے۔ اور جو کہ پرمیشور تک پہونچانے والا ہے۔ اُسی کے اندر دُنیاداری کے فرائض ادا کرنیکی پوری ہدایتیں موجود ہیں۔ چنانچہ دنیاوی علوم کا نام اپرا ودیا اور علمِ حق کا نام پرا ودیا رشیوں نے رکھا تھا۔

منڈک اپنشد کے دو قول اِسجگہہ مہرشی دیانند نے لکھے ہیں۔ اُنکا لفظی ترجمہ اِسجگہ درج کر کے اُنپر کچھہ اپنے خیالات ظاہر کرونگا۔

(الف) اُنمیں سے (یعنی پہلے جن پرا اور اپرا کا ذکر آچکا ہے) رگوید یجروید۔ سام وید۔ اتھروید۔ شکھشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نِروکت۔ چھند۔ اور جیوتش۔ اِن سب کو اپرا وِدیا کہتے ہیں۔ اور جس سے کہ اُس غیر فانی پرمیشور کو حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ پرا وِدیا کہلاتی ہے۔

(ب) وہ جو کہ دیکھنے میں نہیں آتا۔ نہ پکڑنے میں آتا۔ جسکا کہ خاندان کوئی نہیں۔ رنگوں کے اختلاف سے بری۔ آنکھہ کان وغیرہ اندریوں سے علیحدہ۔ ابدی قائیم بالذات اور دوسرونکا سہارا۔ سبکے اندر موجود لطیف اشیاء سے بھی زیادہ تر لطیف اور مستقل ہے۔ وہی سب کی علت فاعلی ہے۔ اُسکو عابد لوگ اپنے اندر تصور میں دیکھتے ہیں۔

اپنشد کے اول قول کو ٹھیک طور پر نہ سمجھ کر بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ چاروں ویدوں کا چونکہ اپرا وِدیا میں شمار ہے اِس لیئے اُنکی تحصیل سے پرمیشور کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اُپنشد کے مصنف (رشی) کا یہہ مطلب نہیں ہے۔ وے فرماتے ہیں۔ کہ رگ وغیرہ چاروں وید اور شکھشا وغیرہ چھیوں ویدانگ (ویدوں کے اعضاء یعنی ویدوں کا ترجمہ کرنے کے ذرائیع) صرف ظاہری علوم کی دکھلانیوالے

ہیں۔لیکن اِن کے اندر جو برہمہ تک لیجانیوالی پوشیدہ طاقت ہے اُسی کو پرا ودیا کہتے ہیں۔ پس ویدوں میں پرا اور اپرا دونو اقسام کے علوم شامل ہیں۔

دوسرے قول میں یہ معاملہ صاف ہوجاتا ہے۔رشی کہتے ہیں کہ جب تک ویدمنتروں کے ذریعہ سے صرف پرمیشور کے بیرونی اظہار کو جوکہ دُنیا میں ہو رہا ہے۔ہم دیکھتے ہیں اُسوقت تک اپرا ودیا کے اردگرد گھوم رہے ہیں۔لیکن جبوقت کہ بیرونی دُنیا سے ہٹ کر اندر دھیان کرکے اپنے سچے باپ کے درشن کرنے میں محو ہوتے ہیں۔اُسی وقت پرا ودیا کا ظہور ہوتا ہے۔

عِلم حق ہی باقی کُل علوم کا مرکز ہے

اور بھی لکھا ہے:-

तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः।
दिवीव चक्षुराततम् ॥

(رگوید اشٹک اول ادھیاء ۲۔ورگ ۷ منتر ۵)

اسکا مطلب یہہ ہے۔کہ اُس ہمہ جا موجود پرمیشور کا نہایت ہی افضل جو رحمت بخش پد یعنی حاصل کرنے کے لائق نجات ہے اُسکو عالم لوگ ہمیشہ ہرایک زمانہ (یعنی ماضی۔حال مستقبل) میں دیکھتے ہیں۔ وہ پد کیسا ہے۔؟ (یہہ سوال ہے) جو سب کے اندر پھیل رہا ہے۔ اور جو جگہہ۔زمانہ۔اور اختیار۔کے قیود سے آزاد

ہے (یعنی ہر جگہ زمانہ اور شئے میں ہمیشہ موجود ہے) اس لئے وہ ہر ایک انسان کو ہر جگہ حاصل ہے۔ کیونکہ وہ برہم ہر جگہہ موجود ہے (یہاں سوال ہوتا ہے کہ) کس طرح پر (ہر جگہ پھیلا ہوا ہے؟ اسکا جواب یہہ ہے کہ) جیسے سورج کی روشنی بغیر پردہ حایل ہونے کے خلا میں پھیلجاتی ہے۔ اور (اُس روشنی میں) نظر پھیلجاتی ہے۔ اسی طرح پر برہم کی منزل بھی (روشن ہوکر سارے پھیل رہی ہے۔ اور ہر جگہ حاصل ہے) اس لئے اُس موکہش پد کے حصول سے اور کوئی اعلیٰ حصول نہیں ہے۔ اسلئے اُس کے حصول کی سب لوگ خواہش کرتے ہیں اور وید بھی خصوصیت کے ساتھ اُسی کا زیادہ تر بیان کرتے ہیں۔ اس بارے میں دیاس جی فرماتے ہیں۔

तत्तु समन्वात ॥

(ویدانت شاستر ادھیاء اول پاد اول سوتر ۴)

ویدوں کے مقولوں میں ہر جگہ خصوصیت کے ساتھ اُسی برہم کا بیان کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں صاف طور پر اور کہیں کہیں سلسلہ کے لحاظ سے اسی لئے ویدوں کا اصلی مدعا برہم (کا راستہ دکھانا) ہی ہے۔

اسی بارے میں یجروید کا بھی حوالہ دیا جاتا ہے۔

यस्मान्नजात: परो ऽअन्यो ऽअस्ति य आविवेश भुवनानि विश्वा प्रजापति: प्रजया संरराणस्त्रीणि ज्योतींषि सचते स षोडशी ॥ (ادھیاء ۸ منتر ۳۶)

اس کے معنی یہہ ہیں کہ جس برہم کی نسبت کوئی بھی اعلیٰ تر چیز ظاہر نہیں ہے۔ پرجاپتی یہہ بھی برہم کا ہی نام ہے۔ کیونکہ وہی پرجا (مخلوق) کی پرورش کرتا ہے۔ جو (مخلوق کی پرورش کرنیوالا) پرمیشور

کہ سارے جہان اور سب گروّں میں پھیل رہا ہے - اُس نے سب جانداروں
کی اعلیٰ خوشی کے لیے آگ - سورج - اور بجلی - ان سارے جہان کو روشن
کرنیوالی تین روشنیوں کو دیگر مخلوق کو روشنی دینے کے لیے بناکر اُن کے
کام میں اُنہیں لگایا ہے - وہی ایشور شوڑشی (سولہ والا) کہلاتا ہے -
جنہوں کہ سولہ کلا - (یعنی اصولوں) والے جہان کو بنایا ہے - اور جسمیں کہ
وے سولہ کلا موجود رہتی ہیں - اُسے شوڑشی کہتے ہیں - اس لیے پرمیشور
کو ہی (انسانی زندگی کا) اعلیٰ مقصد سمجھنا چاہیئے -

ओमित्येतदक्षरमिदꣳ सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥
(مانڈوکیہ اُپنشد - پہلا بچن)

اوم جسکا نام ہے وہ پرمیشور اکھشر (غیر فانی) ہے - جو کبھی بھی معدوم
نہیں ہوتا - اور سارے ساکن اور محرک جہان میں جو برمھ پھیل رہا ہے
اُسکو جاننا چاہیئے -
اسی طرح پر گو سب وید وغیرہ شاستروں میں نزدیک ہونیکی وجہ سے
دُنیاوی مضامین کا خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - تاہم انہیں
سے اصل مضمون (یعنی پرمیشور کے پرم پد) کو ہی حاصل کرنا چاہیے -
پردھان یعنی اصل کے روبرو اپردھان یعنی ذریعہ کو کبھی بھی فوقیت نہیں
ہوسکتی - چنانچہ اسمیں دیاکرن مہابھاشیہ کے قول کا بھی حوالہ ہے -

प्रधानाप्रधानयोः प्रधाने कार्यसम्प्रत्ययः ॥
"جہاں اصل اور نتیجہ دو قسم کے قول ہوں تو کام اصل میں ہی کیا
جاوے گا"
اسی طرح پر سب ویدوں میں اصل مطلب خصوصیت کے ساتھ پرمیشور

کا ہی ہے۔ اُسی کے حصول کے مطلب سے کُل اُپدیش ہیں۔ اِس لیئے اُس پرمیشور کے اُپدیش روپ ویدوں سے کرم اوپاسنا اور گیان۔ اِن تینوں کانڈوں کا دُنیا اور عقبیٰ کے سُدھارنے اور اُن سے ٹھیک فائدہ حاصل کرنے کے لیئے سب لوگوں کو ٹھیک آغاز کرنا چاہیئے۔

تفسیر

تین جیوتی (روشنی) اور سولہ کلاؤں کا بیان آخری منتر میں آیا ہی یہہ تین روشن طاقتیں اسوقت کے سائنس دان بھی مانتے ہیں۔ اگنی یعنی (heat) اصول گرمی۔ سورج یعنی (light) اور (ودیوت) بجلی یعنی (electricity) اصول تقناطیسی انہیں تینوں پر ساکن اور محرک ہرقسم کے جانداروں کی زندگیوں کا مدار ہے۔ اِن تین روشن طاقتوں کا ذکر ہی ویدوں کو علوم کا خزانہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا یہہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ جس زمانہ میں کہ اِن تین روشن طاقتوں کے اصول سے عام لوگ تک واقف تھے وہ جہالت یا وحشی پن کا زمانہ تھا۔ پھر سولہ کلاؤں کا ویدمیں ذکر صاف طور پر ثابت کررہا ہے۔ کہ علم فلسفہ اور علم ہئیت کی موجودہ معلومات ویدک رشیوں کے زمانہ میں عام تھیں۔

وہ سولہ کلائیں حسب ذیل ہیں جنپر کہ جہان کا بڑا بھاری کارخانہ چل رہا ہے۔

(۱) اکیشنر یعنی ٹھیک وچار۔ ہم انسانوں میں اچھا یعنی

خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم محدود ہیں۔ چنانچہ خواہش اُس چیز کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ جو چیز کہ اپنے سے علیحدہ دور ہو۔ لیکن جس کہ ہرایک چیز حاصل ہو۔ اُسکو وچار کو اچھا نہیں کہتے۔ اُسے इच्छा (ایچھنشٹ) کہتے ہیں۔ پرماتما اپنی اسی ایکھشٹ شکتی سے سارے جہان کو بناتے۔ اور پھر بے شکل کر دیتے ہیں۔

(۲) پران۔ یعنی ہوا کا اصول جبکہ سارے جہان کی زندگی کا مدار ہے۔ انسانوں کے سانسوں اور دنیاوی ہوا سے یہہ پران کا اصول بالکل مختلف اور ان سبکا سبب ہے۔

(۳) شردہا۔ یعنی سچائی پر اعتقاد۔ اگر یہہ اعتقاد نہ ہو کہ آج کی اکٹھی کی ہوئی گندم سے کل بھوکھ دور ہوگی۔ یا کہ ندی کے پاس جانے سے پیاس دور ہوگی۔ تو ان کاموں میں انسان کبھی مشغول ہی نہ ہوسکے اور اگر یہہ اعتقاد نہ ہو کہ نیک کاموں کے کرنے سے پرمیشور کی حضوری ہوتی ہے۔ اور پرمیشور کی حضوری سے راحتِ اصلی حاصل ہوتی ہے تو کوئی شخص بھی نیک کاموں کی طرف رجوع نہ ہو۔

(۴) آکاش۔ (خلا) اکاش یعنی خلا کے بغیر کسی چیز کا بنا بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جگہ کے بغیر کوئی مادی چیز ظہور نہیں پکڑ سکتی۔

(۵) وایو (ہوا) چیزوں کو ایکدوسرے سے ملانا اسی کا کام ہے۔

(۶) اگنی۔ یعنی تیج کا اصول۔ جس سے شکل ممکن ہوسکتی ہے۔

(۷) جل۔ جل یعنی پانی کا اصول جسکا گن کہ رس ہے۔

(۸) پرتھوی۔ یعنی مٹی۔ جسکا گن کہ گندہ یعنی بو ہے۔

(۹) اندریہ۔ یعنی حواس خمسہ۔

(۱۰) مَن یعنی- علم حاصل کرنیکا آلہ-
(۱۱) ان - یعنی نباتات- کیونکہ یہہ بھی جانداروں کے زندہ رہنے کے لئے ضروری ہیں-
(۱۲) ویرج- یعنی طاقت اور توانائی کا اصول-
(۱۳) تپ- یعنی سچے کاموں کا عمل-
(۱۴) منتر- یعنی ویدوں کا علم-
(۱۵) کرم- یعنی اعمال جنکی وجہ سے اچھے اور بُرے قالب ملتے ہیں اور جنپر کہ انسان کی ترقی یا تنزلی کا مدار ہے - اور
(۱۶) نام یعنی ظاہر اور پوشیدہ اشیاء کی شناخت کے لئے اُنکے نام رکھنا-

انہیں سولہ کلاؤں پر جہان کا سارا انتظام پیدائیش اور موت کا چل رہا ہے- لطیف سے لطیف موجودہ خیالات کی دوڑ اس سے آگے نہیں بڑھی- حتے کہ اِس وید منتر کی سچائی تک بھی نہیں پہونچی- اِس حصہ میں رشی دیانند نے زیادہ واضح طور پر دکھلا دیا کہ گو ظاہرا طور پر ویدوں میں ہرایک دُنیاوی علم کا ذکر ہے- لیکن یہہ سارا بیان صرف انسانوں کو پرمیشور تک پہونچانے کے لئے ہے- اِس بار بار کی تاکید سے رشی کا مطلب یہہ ہے- کہ جہان کا ہرقسم کا علم حاصل کرتے ہوئے بھی اپنا نشانہ پرمیشور پر ہی لگائے رہو- کیونکہ اِن دُنیاوی علوم کی بھی تو اسی پرمیشور تک پہونچنے کے لئے ضرورت ہے- ورنہ بذاتِ خود اِن سے زندگی کا اصلی مقصد پورا نہیں ہوسکتا-

پس نتیجہ اِس کل تحریر کا یہہ نکلا کہ گیان کانڈ میں گو نیچے سے

لیکر بڑی سے بڑی چیزوں تک کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ تاہم چونکہ یہہ تمام علم کسی بڑے مقصد (یعنی برمھ کی پراپتی) کی حصول کے لیئے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ اِس لیئے اِنھیں نہ پہنکر آگے چلکر برمھ دہام کی طرف رُخ کرنا چاہیئے۔

کرم کانڈ ہی نجات کی بنیاد ہے

(ویدوں میں) دوسرا مضمون کرم کانڈ ہے۔ سو وہ سراپا عمل ہی ہے اُس (عمل) کے بغیر تعلیم کی مشق اور علم بھی پورے نہیں ہوتے کیونکہ من کا بیرونی عمل بیرونی (فعل) اور اندرونی (تصوّر) پر مشتمل ہے۔ وہ بیشمار اقسام کا ہے۔ لیکن اُسکی بھی دو تفریق مقدم ہیں۔

پرم پُرشارتھ (یعنی انسانی زندگی کے اعلیٰ مقصد) کے حصول کے لیئے پرمیشور کی اُستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا۔ اُس کے احکام کی پیروی نیکی کے عمل اور گیان سے نجات کے حاصل کرنے میں لگنا ایک ہے اور دوسرا وہ ہے کہ دُنیاوی مرادوں کے حصول کے لیئے دہرم سے دولت اور ثروت کا اکٹھا کرنا۔ سو اگر محض پرماتما کو پانے کی غرض سے کیا جاوے۔ تو اُس فضل فعل کو نشکام (یعنی بلا خواہش نتیجہ) کہتے ہیں۔ اِس سے تحقیقاً بیحد راحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر دولت اور ثروت کے حصول سے دُنیاوی سُکھہ کی خواہش کیجاوے۔ تو وہ فعل سکام (یعنی بخواہش نتیجہ) کہلاتا ہے۔ اِس (سکام) میں انسان پیدائش اور موت کے

سلسلہ میں پہنا رہتا ہے۔

وہ جو اگنی ہوتر (ہوم) سے لیکر اشومیدہ تک یگیہ ہیں۔ اُنمیں خوشبودار میٹھی۔ طاقت بخشنے والی۔ اور مرضوں کو دور کرنیوالی اوصاف سے موصوف ٹھیک طور پر صاف کی ہوئی چیزوں کا ہوا۔ بارش اور پانی کے پاک صاف کرنے کے لئے ہوم کرتے ہیں۔ اور اسکے ذریعہ سے سارے جہان میں سُکھ ہوتا ہے۔ اور جو (یگیہ) کہ کھانے پینے۔ اعلیٰ سواریوں کے بنانے اور کلا وغیرہ کے کارخانوں کو چلانے اور مجلسی انتظام کے لئے کئے جاتے ہیں۔ وے زیادہ تر صرف یگیہ کرنیوالے کو ہی سُکھ دینے والے ہوتے ہیں۔

تفسیر

گیان کانڈ تیاری ہے کرم کانڈ کے لئے۔ علم بلا عمل بالکل ناکارہ ہے بلکہ بلا عمل کے حصول علم بھی ناممکن ہے۔ اس کرم کانڈ (اعمال) کو داناؤں نے دو حصوں میں منقسم کیا ہے۔ اول نشکام افعال ہیں جوکہ بلا خواہش نتیجہ یا پھل کے کئے جاتے ہیں۔ اُن کاموں کا مقصود صرف پرماتما کی حضوری کا حصول ہی ہوا کرتا ہے۔ اُسکو رشی نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) پرمیشور کی ستتی یعنی خداوند تعالےٰ کے اوصاف کو زبان سے بیان کرنا۔ دلمیں انہیں کا تصور کرنا اور اپنے افعال سے یہ ثابت کرنا کہ ہم پرمیشور کے صفات کے قایل ہیں۔ یہہ من بچن اور کرم سے پرمیشور کی

شستتی کہلاتی ہے۔ اِس عمل سے پرمیشور کے اقبال کا علم ہوکر اُسپر یقین ہوتا ہے۔ اور اپنی کمزوری پر نگاہ ڈالکر پرمیشور کے دربار میں جانے کی زبردست خواہش دلمیں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) پرمیشور کی پرارتھنا۔ یعنی اپنی کمزوریوں کو محسوس کرکے پرم پتا سے مستقل مزاجی اور طاقت کے لئے دعا کرنا۔ یہہ بھی تن من بچن۔ اور کرم سے ہی ہونی چاہئے۔ پرارتھنا سے کمزور آتما کو طاقت ملتی ہے۔

(۳) پرمیشور کی اُپاسنا۔ یعنی اُس قادر مطلق عقل کُل کی حضوری جب پرماتما سے بل ملتا ہے۔ تو اُسی کے تصور میں انسان محو ہوجاتا ہے۔

(۴) پرماتما کے احکام کی پیروی۔ یعنی ویدوں کو پڑھ سمجھ کر اُنکے مطابق اپنا عمل کرنا۔

(۵) دھرم کا انوشٹھان یعنی نیکی کا عمل۔ اور

(۶) گیان یعنی اِن سب عملوں سے علم حق کا حصول۔

یہہ سب فعل نشکام کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یہہ کسی نتیجہ کی خواہش سے نہیں کیے جاتے۔

دوسرے قسم کے فعل سکام کہلاتے ہیں۔ وے بھی نیک افعال ہی ہونے چاہئیں۔ جس جس خواہش سے وے کام کئے جاتے ہیں وہی پھل انسان کو ملتا ہے۔ نجات اُسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ نشکام کرم کیے جاویں۔

اگنی ہوتر معمولی ہوم کو کہتے ہیں جو روز مرہ کرنیکی بھی ہدایت ہے اشومیدھ وغیرہ اور بڑے بڑے یگیہ بھی کرنے ضروری ہیں۔ یہہ یگیہ راجے مہاراجے خاص بیماریوں وغیرہ کو دور کرنے اور بارش وغیرہ کے

لئے کرایا کرتے تھے - یہہ سب کے سب سکام کرم ہیں -

ہون یگیہ بڑا بھاری پروپکار ہے

اسمیں پورو میمانسا شاستر کا بھی حوالہ دیا جاتا ہے -

द्रव्य संस्कार कर्मसु परार्थत्वात्फल श्रुतिरर्थ वाद: स्यात ॥ (دیکھو ادھیاۓ ۴ - پاد ۳ سوتر اول)

द्रव्याणां तु क्रियार्थानां संस्कार: क्रतु धर्म: स्यात ॥ (دیکھو ادھیاۓ ۴ - پاد ۳ سوتر ۸)

ان ہردو سوتروں کا مطلب یہہ ہے - کہ یگیہ کے کرنیوالے کے لئے درویہ (یعنی اشیاۓ ہوم) سنسکار اور کرم - یہہ تینوں کرنے کے لائق ہیں - اشیاء ہوم وہی چار (اقسام کی) خوشبو وغیرہ اوصاف والی لیکر انکا سنسکار (یعنی صفائی) باہمی اعلی سے اعلیٰ فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہئے - جس طرح پر کہ دال وغیرہ کے سنسکار کے لئے خوشبودار گھی کڑچھی میں رکھہ کر آگ میں گرم کرکے جب اُسمیں سے دہواں نکلنے لگے تو دال کے برتن میں اُسے ڈالکر اُس (برتن) کا مُنہ باندہ کر چھونکا لگاتے ہیں تو جو پہلے دہوئیں کی طرح بھاپ پیدا ہوئی تھی وہ کُل خوشبودار پانی ہوکر دال میں ملکر کُل دال کو خوشبودار کر دیتی اور ذائقہ دار بنا دیتی ہے - اسی طرح ہر یگیہ میں جو دہواں پیدا ہوتا ہے - وہ ہوا پانی اور بارش کو آلودگی سے بری کرکے سارے جہان کے لئے سکھہ دینے والا ہوتا ہے - چنانچہ کہا ہے -

यज्ञोपि तस्यै जनतायै कल्पते यत्रैवं विद्वान्
होता भवति ॥ (دیکھو ایتریہ براہمن - پنچکا اول - ادھیاء ۲)

انسانوں کا جو مجمع ہے - اُسی کے سُکھ کے لیئے یگیہ ہوتا ہے۔ اور اُس یگیہ میں صاف کی ہوئیں اشیاء کا جو عالم ہوم کرتا ہے۔ اُسکو بھی سُکھ ملتا ہے۔ یگیہ پروپکار کے لیئے ہوتا ہے - اِس لیئے یگیہ کی تشریح یہہ ہے کہ بُرے نقصوں کو ہٹا کے جہان میں سُکھ کو بڑھاتا ہے۔ اِسی طرح ہوم کی اشیاء کی عمدہ صفائی اور ہوم کرنیوالے انسانوں کو ہوم کا فائدہ مند علم ضرور ہونا چاہئے۔ کیونکہ اِسی طرح پر یگیہ کرنے سے دھرم حاصل ہوتا ہے۔ اور طرح پر ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اِسمیں شت پتھ براہمن کا بھی حوالہ موجود ہے -

अग्नेर्वै धूमो जायते धूमादभ्रमभ्राद्वृष्टि
रग्नेर्वा एता जायन्ते तस्मादाह तपोजा इति ॥
(دیکھو کانڈ ۵ - ادھیاء ۳)

اِسکا مطلب یہہ ہے۔ کہ آگ سے ہی دھواں اور بھاپ پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ آگ کی یہی خاصیت ہے - کہ درخت - ادویات - نباتات اور پانی وغیرہ میں داخل ہو۔ اُنہیں بیدہ کر اُن کے رس کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے۔ پھر وے ہلکے ہوکر ہوا کے ساتھ اوپر آکاش میں چڑھ جاتے ہیں اُنہیں جسقدر پانی کا حصہ ہے - وہ بھاپ کہلاتا ہے - اور جو خشک ہے وہ مٹی کا حصہ ہے - اِن دونوں کے میل کا نام دھواں ہے - پھر دھوئیں کے آکاش میں جانے کے بعد پانی کا حصہ اکٹھا ہوتا ہے - اُس سے بادل پیدا ہوتے ہیں - اُنپر ہوا کے عمل سے بارش ہوتی ہے

اِس لئے آگ سے ہی سلسلہ وار یہاں تک پہونچکر (بارش سے) اودیات پیدا ہوتی ہیں۔ اُن سے غلہ۔ غلہ سے منی۔ اور منی سے جسم ہوتے ہیں۔ اِس بارے میں تیتریہ اُپنشد کا بھی حسب ذیل قول ہے۔

तस्माद्वा एतस्मादात्मनि आकाशः संभूतः
आकाशाद्वायुः वायोरग्निः अग्नेरापः
अद्भ्यः पृथिवी पृथिव्या ओषधयः ओषधि-
भ्योऽन्नं अन्नाद्रेतः रेतसः पुरुषः स वा एष
पुरुषोऽन्नरसमयः ॥

(دیکھو برہم آنند ولی۔ انوواک پہلا)

” اُسی پرم آتما سے آکاش پیدا ہوا۔ آکاش سے ہوائی حالت ہوئی ہوا سے آگ۔ آگ سے پانی۔ پانی سے پرتھوی (سخت مٹی) مٹی سے نباتات۔ اُن سے غلہ۔ غلہ سے منی۔ منی سے انسانی جسم۔ وہی انسانی جسم غلہ کے رس یعنی جوہر کا بنا ہوا ہے“

پھر اُسی تیتریہ اپنشد کی بھرگو ولی میں کہا ہے۔

स तपोऽतप्यत स तपस्तप्त्वा अन्नं ब्रह्मेति
विजानात् अन्नाद्ध्येव खल्विमानि भूतानि जा-
यन्ते अन्नेन जातानि जीवन्ति अन्नं प्रयन्त्यभि-
संविशन्तीति ॥

” اُس (بھرگو) نے (برہم کے جاننے کے لئے) بڑی غور کی۔ اور اُس کمال غور سے اناج کو برہم جانا۔ کیونکہ اناج سے ہی سب جانداروں کے جسم پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اناج سے ہی جاندار زندہ

رہتے ہیں۔ اور مرنے کے وقت اناج ہیں ہی جسم ملجاتے ہیں"
غلّہ (اناج) کو برمھ اِس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہی زندگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ صاف غلہ۔ پانی اور ہوا کے ذریعہ سے ہی جانداروں کو سُکھ پہنچتا ہے۔ نہ اور طرح۔

ہون یگیہ ایک ضروری انسانی فرض ہے

اُن (غلہ۔ ہوا اور پانی) کے پاک کرنے کے دو عمل ہیں۔ ایک ایشور کا کیا ہوا اور دوسرا انسان کا کیا ہوا۔ پرمیشور نے تو آگ مجسم سورج اور خوشبودار پھول وغیرہ بنائے ہیں۔ وہ (سورج) ہمیشہ اس جہان کے تمام رسوں کو اوپر کی طرف کھینچتا ہے۔ اور جو پھولوں وغیرہ کی خوشبو ہے وہ بھی بدبو کو دور کرتی رہتی ہے۔ لیکن وے ذرے خوشبو اور بدبو دونوں کی آمیزش کیوجہ سے آب و ہوا کو بھی خراب کر دیتے ہیں۔ اُس (خراب) پانی کی بارش سے نباتات۔ غلہ۔ ویرج اور جسم وغیرہ بھی خراب اوصاف والے ہی ہوجاتے ہیں۔ اِن کے خراب ہونیکی وجہ سے طاقت عقل۔ دماغ۔ حوصلہ۔ اوسان۔ اور بہادری وغیرہ اوصاف بھی مدھم پڑجاتے ہیں۔ کیونکہ یہہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جیسا جیسا سبب ہوتا ہے۔ اُسکا ویسا ہی نتیجہ بھی ہوتا ہے۔ یہہ پرمیشور کی سرشٹی کا قصور نہیں ہے۔ کیونکہ بدبو وغیرہ خرابیاں سب انسانی اعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس چونکہ بدبو وغیرہ خرابیوں کی پیدائش انسانوں سے ہی ہوتی ہے۔ اِس لئے اُنکا دور کرنا بھی انسانوں کا ہی فرض ہونا چاہئے

جس طرح کہ ایشور کا فرمان ہے۔ کہ سچ ہی بولنا چاہئے۔ جھوٹھ ہرگز نہیں سو جو اِس فرمان کو توڑتا ہے۔ وہ گناہگار ہوکر پرمیشور کے انتظام میں دُکھہ پاتا ہے۔ اِسی طرح پر یگیہ کرنے کا فرمان بھی اُسی (پرمیشور) نے دیا ہے۔ اُسکو بھی جو (انسان) توڑتا ہے۔ وہ بھی گناہگار اور دُکھی ہوتا ہے۔ کیونکہ سبکا بھلا کرنیوالے (یگیہ) کو نہ کرنیکی وجہ سے گناہ ہوتا ہے۔

جس جگہ جسقدر انسان وغیرہ جانداروں کا مجمع ہوتا ہے۔ وہاں اُسی قدر بدبو کا اجتماع بھی ہوجاتا ہے۔ وہ (بدبو) پرمیشور کے بنائے ہوئے جہان سے نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان وغیرہ جانداروں کے اکٹھے ہونے کا ہی وہ نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہاتھی وغیرہ کے جھنڈ بھی عموماً انسان اپنے ہی آرام کے لیئے اکٹھے کرتے ہیں۔ پس اُن جانوروں سے بھی جو زیادہ بدبو پھیلتی ہے۔ وہ بھی انسانوں کے سُکھہ کی خواہش سے ہی ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہہ کہ جب ہوا۔ پانی اور بارش کو بگاڑنیوالی کُل بدبو انسانوں کے ہی ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ تو اُسکا دور کرنا بھی اُنہیں پر لازم آتا ہے۔

جسقدر مجسم جاندار دُنیا میں ہیں اُنمیں سے مَنشیہ (انسان) ہی مفید اور مضر کی پہچان رکھنے والا ہے۔ مَنَن سوچنے کو کہتے ہیں۔ پس سوچنے کے مادے کی موجودگی سے ہی مَنشیہ نام ہوتا ہے۔ پرمیشور نے انسان کے جسم میں مختلف ذرونکا ملاپ اِس قسم کا بنایا ہے۔ کہ اُس کے علم میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اِسی لئے دھرم کے کام کرنے اور ادھرم کے چھوڑنے کے لائق بھی وے (انسان) ہی ہوتے ہیں۔ دیگر (جاندار) نہیں۔ اِس لیئے سب کے بھلے کے لئے یگیہ بھی اُنہیں

(انسانوں) کو کرنا چاہیے۔

آگ میں ہوم کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں جاتیں

سوال۔ کتوں جی! کستوری وغیرہ خوشبودار چیزوں کو آگ میں ڈال کر ضائع کرنے سے یگیہ میں کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ بلکہ ایسی ایسی عمدہ چیزیں انسانوں کو کھانے کے لیے دینے سے ہوم سے بھی بڑھکر فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ پھر یگیہ کس لیے کرنا چاہیے؟

جواب۔ کسی چیز کا بھی بالکل ناش (عدم) ممکن نہیں ہے۔ جو ایک دفعہ نظر آکر پھر نظر سے غائب ہوجاوے۔ وہ ناش معدوم ہوتا ہے۔ لیکن یہہ تو کہیے کہ آپ مشاہدہ کتنے اقسام کا مانتے ہیں۔؟

جواب۔ آٹھ اقسام کا۔ (سوال) وے کون کون ہیں؟ (جواب) پرتیکش۔ انومان۔ اپمان۔ شبد۔ ایتہیہ۔ ارتھاپتی۔ سمبھو۔ ابھاو۔ اس تفریق سے آٹھ قسم کا مشاہدہ ہم مانتے ہیں۔

اسپر گوتم آچاریہ جی اپنے مصنفہ نیاشاستر میں فرماتے ہیں۔

इन्द्रियार्थ सन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम् ॥

(دیکھو ادہیایہ اول۔ آہنک اول سوتر ۴)

حواس خمسہ یعنی قوت سامعہ۔ قوت لامسہ۔ قوت باصرہ۔ قوت ذائقہ اور قوت شامہ۔ کا اپنے مفعول یعنی آواز۔ مس۔ شکل۔ ذائقہ۔ اور بو کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے جو علم کہ من میں پیدا ہوکر جیو آتما

(یعنی روحِ انسانی) کے اندر جاتا ہے۔ اُسے پرتکھش کہتے ہیں بشرطیکہ وہ علم صرف اسم کا نہ ہو۔ بلکہ موسوم[ف] کا منتقل ہو۔ اور شُبہ سے بری ہو۔ مثلاً ایک انسان کو دیکھا نزدیک جانے پر یقین ہوگیا۔ کہ فلاں آدمی ہے۔ یہہ پرتکھش گیان کہلاتا ہے۔

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत् सामान्यतो दृष्टं च ॥ (دیکھو ادہیا ۱ اول۔ آہنک اول سوتر ۵)

جس چیز کے کسی حصہ یا کُل کا کسی زمانہ میں پرتکھش ہو چکا ہو۔ اُس کے کسی نشان دیکھنے سے جو اُس نشان والی چیز کا علم ہوتا ہے۔ اُسی انومان کہتے ہیں۔ جیسے کہ کسی کے بیٹے کو دیکھنے سے یہہ علم ہوتا ہے۔ کہ اُس کے ماں باپ ہیں۔ یا کسی زمانہ میں تھے۔ (اسکی تین اقسام ہیں۔ (۱) پورودت یعنی پہلے کی طرح۔ مثلاً بیاہ کو دیکھ کے اولاد کا انومان یعنی چونکہ پہلے بھی بیاہ کے بعد اولاد ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اِسلئے اب بھی دکھائی دیگی۔ (۲) شیش وت یعنی جہاں نتیجہ کو دیکھہ کر سبب کا علم ہوتا ہے۔ مثلاً بیٹے کو دیکھہ کر باپ کا علم ہونا۔ (۳) سامانیہ تو درشٹے یعنی معمولی مشاہدہ کا نتیجہ۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بغیر چلے ہوئے کوئی شخص بھی ایک جگہہ سے دوسری جگھہ پر نہیں پہونچتا ہے۔ پس اگر ایک شخص جو کلکتہ میں دیکھا گیا تھا دو ماہ بعد لاہور میں دکھائی دے۔ تو انومان یہی ہوگا۔ کہ وہ چلکر

ف مثلاً کسی نے کہا گھڑا لاؤ۔ گھڑا لاکر لانیوالا بولا۔ "گھڑا لایا ہوں" گھڑا جو بولا ہوا لفظ ہے۔ اُس سے جو علم حاصل ہوا وہ پرتکھش نہیں ہے۔ بلکہ وہ جو گھڑا دیکھنے سے پیدا ہوا۔ پرتکھش ہے۔ (مترجم)

وہاں آیا ہے۔

प्रसिद्ध साधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥

(دیکھو ادھیائے اول - آہنک اول - سوتر ۶)

اُپمان اُسے کہتے ہیں - جہانکہ ایک خصلت والی چیز کو دیکھ کر دوسری اُسی کے مطابق خصلت والی چیز کا علم ہو - مثلاً کہا جاوے - کہ یہہ جو دیودت تیرے پاس کھڑا ہے - اِسی کا ہمشکل یگیہ دت ہے - اُس کے پاس جاکر کام کر لا - پس دیودت کو دکہاکر یگیہ دت کی شکل کا علم کرادینا اُپمان کہلاتا ہے -

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ (دیکھو ادھیائے اول - آہنک اول سوتر ۷)

شبد پرمان عالمانِ باعمل کے مقولوں کا نام ہے - جوکہ حاضر اور غائب امورِ واقعہ کی تحقیق کرانیوالے ہوتے ہیں - مثلاً عالموں کا قول ہے کہ بلا علمِ حق کے نجات نہیں ہوتی -

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसंभवाभावप्रामाण्यात् ॥

शब्द ऐतिह्यानर्थान्तरभावादनुमानेऽर्थापत्तिसंभव-
वाभावानर्थान्तरभावाच्चाप्रतिषेधः ॥

(دیکھو ادھیائے ۲ - آہنک ۲ سوتر ۱ و ۲)

اِنکا مختصر مطلب یہہ ہے کہ سچے عالموں کی تقریروں اور تحریروں کا نام ایتہیہ (اتہاس) یعنی تواریخ ہے - جیسے دیوتاؤں اور اسروں کا جنگ - سو اِس کے بارے میں شت پتھ اور ایتریہ برہمن وغیرہ سچی تصانیف میں جو کچھ لکھا ہے - وہی جاننے کے لائق ہے -

یہہ پانچواں پرمان ہے۔ چھٹا پرمان ارتھاپتی کہاتا ہے۔ یعنی جو ایک بات کسی نے کہی ہو۔ اُس کے برخلاف دوسری بات سمجھی جاوے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ بادلوں کے ہونے سے بارش ہوتی ہے۔ دوسرے نے اتنی کہنے سے ہی جان لیا کہ بادلوں کے بغیر بارش کبھی نہیں ہوسکتی۔ اس طرح کے پرمان سے جو علم ہو اُسے ارتھاپتی کہتے ہیں۔

ساتواں سمبھو۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا کہ ماں باپ سے اولاد کی پیدائش ہوتی ہے۔ تو دوسرا مان لیوے کہ اس بات کا تو امکان ہے لیکن اگر کوئی ایسا کہے کہ کنبھ کرن کی مونچھ چار کوس تک آسمان میں اوپر کھڑی رہتی تھی۔ اور اُسکا ناک سولہ کوس تک لمبا چوڑا تھا تو اُسکی یہہ بات غلط ہی سمجھی جائیگی۔ کیونکہ ایسی بات کا امکان کبھی نہیں ہوسکتا۔

آٹھواں ابھاو۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا کہ "گھوڑا لے آؤ" لیکن جب اُسے اُس جگہہ گھوڑا نہ ملا۔ تب جہاںپر گھوڑا تھا وہاں سے وہ شخص گھوڑا لے آیا۔ (اُس جگہ گھوڑے کی عدم موجودگی ابھاو کہلاتی ہے۔) یہہ مختصراً آٹھوں پرمانوں کی تشریح کیگئی۔

اِن آٹھہ قسم کے پرمانوں (یعنی شہادتوں) کو ہم سب لوگ مانتے ہیں۔ یہہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ اِن (آٹھوں) کو ماننے بغیر دنیا اور عقبیٰ کی کوئی بھی مراد حاصل نہیں ہوسکتی۔

اب جس طرحپر کہ ایک مٹی کے ڈھیلے کو باریک پیس کر بازو کے زور سے تیزی کے ساتھ ہوا میں آسمان کی طرف پھینک دیں تو اُس کا (یعنی اُس کے ذروں کا) ناش ہی معلوم ہوگا۔ کیونکہ اُسکا نظر آنا

بند ہو جائیگا۔ नाश (نڑش) دہاتو کے معنی غایب ہونے کے ہی ہیں۔ نہیں پرنتو بئے کرنے (یعنی جوڑنے) سے ناش (नाश) لفظ بنتا ہے۔ پس بیرونی حواس سے نہ محسوس ہونے کے قابل ہو جانا ہی ناش ہے۔

جب پرمانو (ذرے) علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو دے آنکھوں سے دکھلائی نہیں دیتے۔ اسوقت اندرونی لطیف حواس (یعنی من) سے ہی معلوم کرنے کے قابل رہتے ہیں۔ اور جب ملکر وہ (ذرے) کثیف حالت میں آتے ہیں۔ تب وے نظر میں آنے کے لائق چیزیں بنکر بیرونی حواسوں سے معلوم کیئے جاسکتے ہیں۔ جب چیزوں کے ٹکڑے کرتے کرتے آخری ٹکڑا کیا جاتا ہے۔ اسے پرمانو کہتے ہیں۔ ان کے بھی بہت باریک ٹکڑے ہوکر آسمان میں گھومتے ہیں۔ جو چیزیں کہ آگ میں ڈالی جاتی ہیں۔ ان کے ٹکڑے ہوکر دوسری جگہوں میں جاکر موجود رہتے ہیں۔ انکا ابھاؤ ہرگز نہیں ہوتا۔

اسی طرح جو بدبو وغیرہ خرابیوں کو دور کرنیوالی خوشبودار اشیاء ہیں ان کے آگ میں جلانے سے آب و ہوا اور بارش کی صفائی ہوتی ہے اور ان (آب و ہوا وغیرہ) کے پاک ہونے سے جہان کا بڑا بھلا ہوتا ہے اور سکھ ملتا ہے۔ اس لیئے یگیہ ضرور کرنے چاہئے۔

(سوال) اگر ہوا۔ پانی اور بارش کی صفائی ہی یگیہ کا مقصد ہے تو گھروں کے اندر خوشبودار چیزیں رکھنے سے یہہ مطلب حاصل ہو سکتا ہے پھر یہہ ڈھونگ کس لیئے کرنا۔

(جواب) یہہ مطلب (خوشبودار چیزوں کے صرف رکھنے سے) نہیں

حاصل ہو سکتا۔ اُن سے خراب ہوا لطیف ہوکر آسمان کی طرف نہیں جاسکتی۔ کیونکہ اُنہیں اشیاء کو لطیف کرنے اور اُن کے حصے کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اور اُس (خراب ہوا) کی اُسجگہ موجود گی کی وجہ سے باہر کی (پاک) ہوا اندر نہیں آسکتی۔ کیونکہ اُس کے لئے جگہہ نہیں ہوتی۔ پھر بدبودار اور خوشبودار دونوں قسم کی ہُواؤں کے (لتھ پتھ ہوکر) وہیں رہنے سے وبا وغیرہ امراض بھی دور نہیں ہو سکتے۔

لیکن اگر اُسی گھر میں خوشبودار وغیرہ اشیاء کا ہوم کیا جاوے تو آگ سے پہلی (خراب) ہوا ٹکڑے ہوکر لطیف ہوتی ہوئی آسمان کی طرف چلی جاتی ہے۔ اور اُس کے چلے جانے پر جگہ خالی ہونے کی وجہ سے دیگر اطراف کی ہوا اُس گھر کے اندر پہنچ کر (جانداروں کی) تندرستی کا باعث ہوتی ہے۔

جو ہوا خوشبودار چیزوں کے ذرّوں کو لئے ہوئے ہوم کے ذریعہ سے اوپر کو جاتی ہے۔ وہ بارش کے پانی کو پاک کرتی اور اُسکی وجہ سے بارش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اُس بارش کی وجہ سے نباتات بھی پاک صاف ہوکر یقیناً دُنیا میں ردر بردز ٹبرے بھاری سُکھ کی ترقی ہوتی ہے۔ یہہ فائدہ ہوم کرنے کے بغیر دوسری طرح پر حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہوم کرنا نہایت ہی افضل کام ہے۔

علاوہ بریں اگر کوئی شخص کسی اور جگہہ میں (بیٹھ کر) آگ میں خوشبودار چیزوں کا ہوم کرتا ہے۔ تو اُس (خوشبو) سے پُر ہوا دوسری فاصلہ کی جگہوں میں بیٹھے ہوئے انسانوں کی قوت شامہ کے ساتھ تعلق

پیدا کرنے سے وے انسان وہیں خوشبودار ہوا کو محسوس کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہوا کے ساتھ ساتھ خوشبو اور بدبو دار چیزیں بھی جاتی ہیں۔ اور جب وے جاتی ہیں اور انسان کے ناک کے ساتھ انکا تعلق نہیں رہتا۔ تو کم عقل لوگوں کو دھوکھہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ خوشبو ہی نہیں رہی۔ اور وے یہہ نہیں جانتے کہ وے علیحدہ ہوئیں خوشبودار چیزیں ہوا کے ساتھ دوسری جگہوں میں موجود رہتی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے عمدہ نتائج ہوم کرنے سے پیدا ہوتے ہیں جنہیں کہ عقلمند لوگ سوچنے سے خود سمجھہ لیں گے۔

یگیہ میں وید پاٹھ کی وجہ

سوال۔ ہوم کرنے کا جو پھل ہے۔ وہ تو صرف ہوم کرنے سے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر اسمیں وید کے منتروں کو کس مطلب کے لیے پڑھا جاتا ہے؟

جواب۔ اسکا (یعنی وید پاٹھہ کا) اور ہی مطلب ہے۔

سوال۔ وہ کیا ہے؟

جواب۔ جس طرح کہ ہاتھ سے ہوم کرتے۔ آنکھ سے دیکھتے۔ قوت لامسہ سے مس کرتے ہیں۔ اسی طرح زبان سے وید منتر بھی پڑھتے ہیں۔ ان وید منتروں کے پاٹھہ سے پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اپاسنا کرتے ہیں۔ نیز ان کے پڑھنے سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے۔ کہ ہوم کرنے سے کیا کیا فوائد ہوتے ہیں۔ وید منتروں کی حفاظت[1] بھی ہوتی ہے۔ اور پرمیشور کی ہستی بھی معلوم

[1] حفاظت سے مطلب یہ ہے کہ وید منتر حافظہ میں رہکر زیادہ مستند ہوتے ہیں۔ مترجم

ہوتی ہے - علاوہ بریں ہر ایک کام پرمیشور سے دعا مانگ کر شروع کرنا چاہئے اور یگیہ میں ویدمنتروں کے پڑھنے سے سب جگھ پرماتما کی پرارتھنا ہوتی ہے اسپر کوئی لوگ یہہ اعتراض کرتے ہیں - کہ ویدمنتروں کو چھوڑ کر اگر اور کسی (کتاب) کا پاٹھ کریں تب کیا برائی ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ اور کسی کے پاٹھہ کرنے سے یہہ مطلب حاصل نہیں ہوتا - کیونکہ سوائے پرمیشور کے اور کسی کا قول صحیح اور سچا نہیں ہوسکتا - اور دنیا میں اور جسقدر سچائی پھیلی ہوئی ہے وہ سب ویدوں سے ہی پھیلی جاننا چاہیئے - اور جسقدر جھوٹھ ہے - وہ سب وید کے برخلاف اور دہریہ پن کا نتیجہ ہے - اسپر منوجی مہاراج فرماتے ہیں -

त्वमेको ह्यस्य सर्वस्य विधानस्य स्वयंभुवः ।
अचिन्त्यस्याप्रमेयस्य कार्य्यतत्त्वार्थवित्प्रभो ॥

(دیکھو منوسمرتی ادھیائے اول - شلوک ۳)

" رشی لوگ منوجی سے کہتے ہیں - کہ اس سب نہ سوچے جانے کے لائق الشان کے نہ بنائے ہوئے - اپنے میں آپ پرمان پرمیشور کے بنائے ہوئے وید کے جاننے والے آپ ہی ہو - "

चातुर्वर्ण्यं त्रयो लोकाश्चत्वारश्चाश्रमाः पृथक् ।
भूतं भव्यं भविष्यञ्च सर्वं वेदात्प्रसिध्यति ॥

(دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۹۷)

" چاروں ورن (یعنی برہمن - کھشتری - ویشیہ - اور شودر) تینوں لوک (یعنی روشن کرے - غیر روشن کرے - اور خلا) چاروں آشرم (برہمچریہ - گرہستھ - بان پرستھ اور سنیاس) اور زمانہ ماضی مستقبل اور حال کا کل حال ویدوں میں ظاہر کیا گیا ہے "

विभर्ति सर्वभूतानि वेदशास्त्रं सनातनम् ।
तस्मादेतत्परं मन्ये यज्जन्तोरस्य साधनम् ॥

(دیکھو منوسمرتی ادھیاء ۱۲ اشلوک ۹۹)

"یہہ جو قدیم وید شاستر ہے وہ کُل علوم کی بخشش سے جملہ جانداروں کا سہارا اور سب سُکھوں کے حاصل کرانیوالا ہے۔ اسوجہ سے ہملوگ اُسکو ہمیشہ اعلیٰ مانتے ہیں۔ اور اسی طرح ماننا بھی چاہیے۔ کیونکہ سب جانداروں کے لیے۔ سب سکھوں کا دینے والا وہی ہے۔

تفسیر

(۱) سُتتی ۔ پرارتھنا ۔ اور اُپاسنا ۔ اِن تینوں لفظوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاکہ ویدک دھرم کی بزرگی بخوبی سمجھ میں آجاوے۔ جب تک کہ کسی چیز کی ماہیت اور اُس کے وصف معلوم نہیں ہوتے۔ تب تک اُس کے حاصل کرنے کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اور بلا رغبت ہوئے انسان کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور جب کوشش ہی نہ کرے۔ تو اسکو حاصل کیونکر کرسکتا ہے۔؟ پس پرمیشور کے حصول کے لیے پہلی منزل یہہ ہے۔ کہ اُسکی سُتتی کیجاوے۔ سُتتی کے معنی ہی ٹھیک ٹھیک بیان کرنے کے ہیں۔ سُتتی سے پرمیشور کی بزرگی معلوم ہوکر اپنی کمزوری کا علم ہوتا ہے۔ اُسکو دور کرنے کے لیے سچی پرارتھنا دل سے نکلتی ہے۔ جب تک کہ ضرورت محسوس نہ ہو۔ تب تک انسان کوئی چیز بھی مانگنے کے لیے طیار نہیں ہوتا۔ سُتتی کے بغیر پرارتھنا ایک

بے معنی عمل ہو جاتا ہے۔ جب اپنی کمزوریاں محسوس کر کے جیوآتما پرارتھنا کرتا ہے تب وہ پرماتما کی طرف بڑے شوق سے چلتا ہے۔ اسکو اُپاسنا کہتے ہیں۔ دُنیا کے دیگر مذاہب کے پیشواؤں نے اِن تینوں کی سلسلہ وار ضرورت کہیں نہیں جتلائی۔ البتہ تقریبًا اسی کا عمل ہر ایک مذہب کے خدا پرست آدمیوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے کہ اُنکے مذہبی ہمعصر انہیں کافر کہا کرتے ہیں۔ لیکن وہ عمل انہوں نے عمومًا ویدوں کے پیروؤں سے سیکھا ہے۔

وید پاٹھ پر مہرشی دیانند نے بڑا زور دیا ہے۔ منو مہاراج کے مقولوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ وید تمام علوم کا خزانہ ہے۔ اور اس لیئے تاکید کی ہے۔ کہ ہوم میں اُسی کے منتروں کا پاٹھ ہونا چاہیئے۔

کیا یگیہ کے لیئے دیگر بیرونی سامان ضروری ہیں

سوال۔ کیا یگیہ کرنے کے لیئے زمین کھود کے ویدی[۱] بنانا۔ پروکھشنی[۲] پرنیتا[۳] اور چمچہ[۴] وغیرہ برتنوں کا رکھنا دوب کی گھاس[۵] یگیہ شالا اور رتوک[۶] وغیرہ سب لازمی ہیں۔

نوٹ۔ ۱ زمین کھود کر ایک کنڈ بنایا جاتا ہے جسمیں لکڑی چن کر آگ لگا لینے کے بعد خوشبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ اِس کُنڈ کے اردگرد رنگ برنگ کے نقش بنائے جاتے ہیں اور اس کُل کا نام ویدی ہے۔ ۲ یہہ ایک کٹوری پانی رکھنے کے لیئے ہوتی ہے جسمیں ہون کا بچا ہوا گھی پڑتا رہتا ہے۔ ۳ یہہ بھی ایک پانی کے لیئے برتن ہوتا ہے جسمیں سے پانی آچمن وغیرہ کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ۴ یہہ گھی ڈالنے کی کڑچھی ہوتی ہے۔ ۵ پورانوں کے ماننے والے گھاس ہی خاص سمجھتے ہیں جس کے کاموں کے لیئے رکھتے ہیں ۶ یہہ ہن کرانیوالوں میں سے ایک براھمن کا نام ہے۔

جواب- جو جو ضروری اور معقول ہیں۔ وے سب کام کرنے چاہئیں باقی نہیں۔ مثلاً زمین کھود ویدی بناکر انہیں ہوم کرنے سے (ڈالی ہوئی) چیزیں بہت جلد علیحدہ علیحدہ ذروں میں منقسم ہوکر آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہیں اور اِدھر اُدھر بھی نہیں بکھرتیں۔ اور ترکونی۔ چوکونی اور گول وغیرہ ویدی باقاعدہ بناتے وقت علم اقلیدس کی بھی مشق ہوتی ہے۔ اُسکی (یعنی ویدی کی) اینٹوں کے شمار سے علم حساب میں مہارت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر دیگر اشیاء کے بھی کچھ نہ کچھ مطلب ہیں۔ لیکن اس طرح کے وہم کہ پرنیتا کو ایک طرح پر رکھنے سے پن اور دوسری طرح پر رکھنے سے پاپ ہوتا ہے۔ بالکل غلط ہیں۔ بلکہ جو جو کام کہ یگیہ کی تکمیل کے لیے ضروری اور معقول ہوں اُن سب کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُن کے بغیر یگیہ کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

یگیہ کے دیوتا سے کیا مراد ہے؟

یگیہ میں لفظ دیوتا سے وہی مراد لی جاتی ہے۔ جو ویدوں کے مطابق ہے۔ مثلاً۔

अग्निर्देवता वातो देवता सूर्यो देवता च-
न्द्रमा देवता वसवो देवता रुद्रो देवताऽदित्या-
देवता मरुतो देवता विश्वेदेवा देवता बृहस्प-
तिर्देवता वरुणो देवता ॥ (دیکھو یجروید۔ ادھیائے ۱۴ منتر ۲۰)

یہاں کرم کانڈ میں لفظ دیوتا سے مراد ویدوں کے منتروں سے ہی ہے

اگنی وغیرہ دیوتوں کا بیان چونکہ اُنہیں ہے - اِس لیے گایتری وغیرہ جو چھند ہیں۔ اُنہیں کو دیوتا کہتے ہیں۔ کیونکہ کرم کانڈ کے قواعد کو وے (یعنی گایتری وغیرہ چھند) روشن یعنی وضع کرنیوالے ہیں۔ جس منتر میں کہ لفظ اگنی (یعنی آگ) کے معنوں کا اظہار ہے۔ اُس منتر کا دیوتا اگنی سمجھا جاتا ہے

اسی طرح پر ہوا - سورج - چندرما - وسو - رُدر - آدتیہ - مُرت - وشوی دیوا برہسپتی - اندر - اور ورن وغیرہ الفاظ جن جن منتروں میں آئے ہیں ان اُن منتروں کا اظہار اُنہیں اُنہیں دیوتاؤں سے ہوتا ہے اور اُن الفاظ کے بھی روشن کرنیوالے وے خود ہی ہوتے ہیں۔ ویدمنترونکو دیوتا اِس لیے کہتے ہیں - کہ اُن سے ہی علم کی روشنی پھیلتی ہے۔ اور وے (یعنی وید منتر) سب نیکوں کے سرتاج پرمیشور کے بنائے ہوئے اصطلاح ہیں۔

اِسپر اپنی تصنیف نروکت میں یاسک آچاریہ رشی فرماتے ہیں۔

कर्म सम्पत्तिर्मन्त्रो वेदे ॥

(دیکھو نروکت ادھیاؤ اول - کھنڈ ۲)

اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ یگیہ تک جو کرم ہیں۔ اور فنِ صنعت و حرفت کا انصرام ہو - جس سے - وید کی اصطلاح میں اُس منتر کو دیوتا کہتے ہیں۔ نیز اعمال سے سنجات اور پرمیشور کا حصول بھی منتروں سے ہی ہوتا ہے۔

اب یاسک آچاریہ بتلاتے ہیں کہ دَیوَت दैवत کس کو کہتے ہیں۔

अथातो दैवतं तद्यानि नामानि प्राधान्यस्तु-
तीनां देवतानां तद्दैवतमित्याचक्षते सैषा देव-

तोपपरीक्षा यत्काम ऋषिर्यस्य। देवतायामा
र्थपत्यमिच्छन् स्तुतिं प्रयुंक्ते तद्दैवतः स मंत्रो
भवति तास्त्रिविधा ऋचः परोक्षकृताः प्रत्यक्ष-
कृता आध्यात्मिकाश्च ॥

(نرکت ادھیائے ۷ - کھنڈ اول)

دیوت اُسکو کہتے ہیں - کہ جسکی تعریف (یعنی جیسے اوصاف کا بیان) خصوصاً کیجاوے - جن جن منتروں میں جس جس معنی کا جو جو خاص اسم ہوتا ہے - اُن اُن منتروں کا نام وہی دیوتا ہوتا ہے - مثلاً

अग्निं दूतं पुरो दधे हव्यवाहमुप ब्रुवे।
देवाँ२ ॥ आ सादयादिह ॥

(دیکھو یجروید ادھیائے ۲۲ منتر ۱۷)

ترجمہ " ہے انسانو! اِس جہان میں جو حواسِ خمسہ کو اُنکی بھوگ حاصل کراتا ہے - اُس کھانے کے لائق چیزوں کو مہیا کرانے اور ہرکارہ کی طرح کام کرنے والے آگ کو آگے دھرتا ہوں اور تملوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔"

اِس جگہ لفظ اگنی (بمعنی آگ) نشان ہے (یعنی منتر میں خاص لفظ اگنی ہے - جسکی کہ باقی کا منتر تشریح کرتا ہے) اِس سے یہ جانا گیا - کہ جہاں جہاں جو جو دیوتا بولا جاتا ہے - وہاں وہاں وہی نشان منتر کا سمجھنا چاہئے - پس جس چیز کے نام کی تشریح کرنیوالا جو منتر ہے - وہی دیوت جاننا چاہئے - اِس سے آگے لفظ دیوتا کی اِس تشریح سے علاوہ جو حالت ہے - اُسکا بیان کرتے ہیں -

رِشی یعنی وید منتروں کے مطلب کا ظاہر کرنیوالا پرمیشور ہے۔ اُس سب کو دیکھنے والے پرمیشور نے جِس جِس معنی کے اظہار کے لیے خواہش کرکے جس جس چیز کی تعریف جِس جس منتر میں کی وہی وہی منتر اُسکا دیوَت ٹھہرا۔ جس معنی کا اظہار جس سے ہوتا ہے۔ وہی منتر دیوتا شبد سے کہا جاتا ہے۔ چونکہ ऋच: (رچہ) کے مصدری معنی ستتی یعنی تعریف کے ہیں۔ اِس لیے جس سے کہ عالم لوگ ہر ایک سچے علم کا اظہار کریں۔ اُسے رچہ یا وید منتر کہتے ہیں۔

سو وہ شرتی یعنی رچا تین اقسام کی ہیں (۱) پردکھش کرت۔ (۲) پرتیکھش کرت اور (۳) آدھیاتمک۔ سو

(۱) جن رچاؤں کے معنی کہ غائب چیزوں کی طرف جھکتے ہیں۔ اُنہیں پردکھش کرت کہتے ہیں۔

(۲) جن رچاؤں کے معنی کہ ظاہر معلوم ہوتے ہیں۔ وے پرتیکش کرت کہلاتی ہیں۔ اور (۳) جو جیو آتما اور پرم آتما کے متعلق معانی کا اظہار کرتی ہیں۔ وے رچائیں ادھیاتمک کہلاتی ہیں۔

तद्येनादिष्ट देवता मंत्रास्तेषु देवतोपपरी
क्षा यद्देवतः स यज्ञो वा यज्ञाङ्गं वा तद्देवता
भन्त्यथान्यत्र यज्ञात्प्राजापत्या इति याज्ञिका
नाराशंसा इति नैरुक्ता अपि वा सा कामदेव-
ता स्यात्प्रायो देवता वास्ति ह्याचारो बहुलं लो
के देव देवत्यमतिथि देवत्यं पितृदेवत्यं याज्ञ
दैवतो मंत्र इति ॥

(دیکھو نروکت ادھیاء ۷ - کھنڈ ۴)

یعنی جن منتروں میں معمولی معنی دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی جہاں جہاں کسی خاص معنی کا نام صاف طور پر نہیں دکھائی دیتا وہاں وہاں یگیہ اور یگیہ کے انگوں وغیرہ کو دیوتا جاننا چاہیے۔ اور جو ان کے علاوہ اپنے علیحدہ (معنی رکھنے والے) منتر ہیں اُنکا پرمیشور ہی دیوتا ہے۔ اور جن منتروں میں کہ انسانوں کا بیان ہے۔ اُن کے انسان دیوتا ہیں انہیں بہت طرح کے قیاس جہان میں موجود ہیں۔ کہیں اوپر کہے ہوئے دیوتا کہلاتے ہیں۔ کہیں یگیہ کا فعل۔ کہیں ماں۔ کہیں عالم کہیں درویش کہیں باپ دیوتا کہلاتے۔ اور عزت کے لایق کہے جاتے ہیں۔ سو انہیں صرف قابلِ عزت ہونا ہی دیوتا پن ہے۔ منتروں کا چونکہ یگیہ کی تکمیل صرف مقصد ہوتا ہے۔ اس لیے یگیہ کے دیوتا وے ہی یقیناً ہوتے ہیں۔ جو جو گایتری وغیرہ چھندوں میں کہے ہوتے وید منتروں میں پرمیشور کے فرمان۔ یگیہ اور اُن کے انگ یعنی اُنکے متعلق افعال۔ جہان کا پالنے والا پرمیشور۔ انسان۔ خواہشات۔ عالم۔ درویش۔ ماں۔ باپ اور اُستاد ہیں۔ وے ہی اپنے اوصاف کے لحاظ سے کرم کانڈ کے دیوتا کہلاتے ہیں۔ لیکن یگیہ میں تو ویدوں کے منتر اور پرمیشور کو ہی دیوتا مانا ہے۔

لفظ دیوتا اور کن کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے؟

لفظ دیوتا کے اِن معنوں کے علاوہ نروکت کے مصنف نے اور بھی معنی بتلائے ہیں۔

देवो दानद्वा दीपनाद्वा द्योतनाद्वा द्युस्थानो भवतीति वा ॥

(دیکھو ادھیاے ۷ کھنڈ ۱۵)

मन्त्रा मननाच्छन्दांसि छादनात् ॥

(دیکھو ادھیاے ۷ کھنڈ ۱۲)

اسکا مطلب یہہ ہے کہ (دیوتا کے حسب ذیل معنی بھی ہیں)

दानात् یعنی دان (خیرات) اُسکو کہتے ہیں۔ کہ اپنی ملکیت کو دور کرکے ایک چیز کو دوسرے کی ملکیت بنا دینا۔ اِسجگہہ دان کرنیسے پرمیشور عالموں اور معمولی انسانوں کے نام دیوتا کہے جاتے ہیں۔

दीपनात् یعنی روشن کرنا۔ جیسے سورج وغیرہ کرتے ہیں۔ اور

द्योतनात् یعنی اوپدیش وغیرہ کرنا۔ جس طرح کہ ماں باپ استاد اور درویش کرتے ہیں۔ (اسلئے وے بھی دیوتا کہاتے ہیں) اور جس طرح کہ سورج کی کرنیں اور پران وغیرہ روشنی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ تو وے بھی دیوتا کہاوینگے۔ اور سب روشن چیزونکا بھی روشن کرنے والا پرمیشور ہم سب کا اشٹ دیو ہے۔ چنانچہ کٹھ اُپنشد کی ولی ۵ کے پندرہویں منتر میں کہا ہے۔

नतत्र सूर्यो भाति न चन्द्रतारकं नेमा विद्युतो भान्ति कुतोयमग्निः ॥ तमेव भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति ॥

سورج۔ چندرماں۔ تارے اور بجلی بھی اُسمیں روشنی نہیں ڈال سکتے آگ بیچاری توکس لیکھے میں ہے۔ اُسی کی دی ہوئی روشنی سے سب روشن ہورہے ہیں۔ اور اُسی کے پرتو کا سب میں ظہور ہے

اِس لئے تمہیں ایک پرمیشور ہی عبادت کے قابل ہے۔

حواسِ خمسہ کو بھی دیوتا کہتے ہیں

नैनद्देवा आप्नुवन्पूर्वमर्शत ॥

(یہہ یجُر وید کے چالیسویں ادھیائے کے منتر ۴ کا ایک ٹکڑہ ہے)

یہاں پر لفظ دیوتا سے کان وغیرہ اُن (پانچ) حواسوں سے مراد ہے۔ جنکا چھٹا[1] کہ من ہے۔ اُنکو دیو اِس لئے کہتے ہیں کہ آواز۔ مس شکل۔ ذائقہ۔ بو۔ سچ اور جھوٹھ کا ان کے ذریعہ سے اظہار ہوتا ہے۔

لفظ دیو کے اپنے ارتھ میں अत پرتّے کرنے سے لفظ دیوتا حاصل ہوتا (بنتا) ہے۔ سُتتی سے ہی نیک اور بد اوصاف کا بیان ہوتا ہے۔ جس چیز میں جس قسم کی خوبیاں یا بُرائیاں ہیں ٹھیک اُسی طرح پر اُنکا بیان کرنا اُس چیز کی سُتتی کہلاتی ہے۔ مثلاً یہہ تلوار کاٹ کرنے میں بہت اچھی ہے۔ اسکی دھار بہت تیز ہے اور کمان کی طرح دوہری کرنے پر بھی نہیں ٹوٹتی۔ اور (اگر یہہ اوصاف تلوار میں نہ ہوں تو) یہہ کہنا کہ اِن سب کاموں میں یہہ تلوار ٹھیک نہیں ہے۔ یہہ سب سُتتی جاننا چاہئے۔

اسی طرح سب جگہ جان لینا چاہئے۔ لیکن یہہ سلسلہ صرف کرم کانڈ کے متعلق ہے۔

[1] چھٹا من کہنے سے صاف معلوم ہوگیا۔ کہ اندریاں پانچ ہیں۔

دیوتوں کا بھی دیوتا دیو پرماتما ہے

اُپاسنا کانڈ اور گیان کانڈ میں اور نیز کرم کانڈ کے نشکام حصہ میں صرف پرمیشور ہی اشٹ دیو ہے - اِس لئے کہ وہاں اُسی کے حصول کے لئے پرارتھنا کیجاتی ہے - اور جو اُس (کرم کانڈ) کا سکام حصہ ہے اُسمیں دُنیاوی چیزوں کے لئے پرمیشور سے دعا مانگی جاتی ہے - پس وہاں مطلب دیگر ہو جاتا ہے - لیکن وید کا خلاصہ یہہ ہے - کہ پرمیشور کا تیاگ ہرگز نہیں ہونا چاہئے - اِسمیں نروکت کار فرماتے ہیں -

माहाभाग्याद्देवताया एक आत्मा बहुधा स्तूय-
ते एकस्यात्मनोऽन्ये देवाः प्रत्यङ्गानि भवन्ति।
कर्मजन्मान आत्मजन्मान आत्मैवैषां रथो भवत्या
त्माऽश्वा आत्मायुधमात्मेषव आत्मा सर्वं देव
स्य देवस्य ॥ (ادھیاے ۷ کھنڈ ۴)

اِسکا مطلب یہہ ہے - کہ اِن سب (یعنی ماقبل بیان کئے ہوئے) دُنیاوی کاروبار حاصل کرانے والے دیوتاؤں کے درمیان آتما میں ہی مقدم دیوتاپن ہے - کیونکہ آتما (یعنی روحِ کُل) ہی قادرِ مطلق وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے - اِس لئے اُسکے روبرو دیگر کوئی دیوتا بھی ہرگز کسی شمار وقطار میں نہیں ہے - کیونکہ تمام ویدوں میں اِسی لاثانی - دوسرے سے نہ مدد لینے والے ہمہ جا موجود پرمیشور کی ہی مختلف اقسام کی عبادت افضل لکھی ہے آتما (یعنی پرمیشور) کے علاوہ جن دیوتاؤں کا ذکر آیا ہے - وے سب پرمیشور کے اوزار در اوزار ہیں - کیونکہ ہر ایک اُسی کی قدرت سے

روشن ہو رہے ہیں۔ اب جو کرم سے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ انکا کرم دیوتا اور جو پرمیشور کی قدرت سے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ انکا دیوتا پرمیشور ہے۔ سو ان سب دیوتاؤں میں پرمیشور ہی ان سب کا سہارا۔ یہی جملہ سکھ دینے والا اور تیر کی طرح جملہ بد اطواریوں کو چھیدنے والا ہے پس پرمیشور کی قدرت سے ہی دیوتاؤں میں جسقدر دیوتا پن ہے وہ دکھائی دیتا ہے۔ یعنی سب دیوتاؤں کا پیدا کرنے۔ ٹھہرانے والا اور سب کا مالک راحت دینے والا ہے۔ اس سے افضل اور کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

تفسیر

لفظ دیوتا ویدک اصطلاح میں جن جن معنوں میں آتا ہے۔ انکی تشریح کرنے میں مہرشی دیانند نے بڑا زور لگایا ہے۔ اور یہہ زور ضروری بھی تھا۔ کیونکہ محض لفظ دیوتا کے اگلے معنی پورانوں سے اخذ کرکے اول سائن آچاریہ نے اور اسکی اندھی پیروی کرتے ہوئے یورپین سنسکرت دانوں نے ویدوں کا مطلب ہی الٹ دیا ہے۔ اسی لفظ کے معنوں میں غلطی کا نتیجہ ہے۔ کہ میکس میولر وغیرہ ویدوں پر عناصر پرستی کی تعلیم کا الزام لگاتے ہیں۔ میں نے اپنی مصنفہ کتاب "ویدوں کے بھاشیہ کار اور مہرشی سوامی دیانند" میں مفصل بحث کرکے حتی الوسع ثابت کر دیا ہے کہ میکس میولر نے ویدانگوں سے ناواقفی کے باعث ویدمنتروں کے ترجموں میں ٹھوکریں کھائی ہیں

ناظرین کتاب نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ سوامی دیانند نے کوئی بھی دعویٰ بلا حوالہ اور دلیل کے نہیں کیا۔ لفظ دیوتا کے معنی دان اور روشنی وغیرہ کے کرکے پھر جتلا دیا ہے۔ کہ چونکہ ویدمنتر ہر ایک علم کو روشن کرنیوالے ہیں۔ اس لیے انہیں دیوتا کا خطاب دیا گیا ہے۔ پھر جسقدر مادی اشیاء بھی روشن ہیں۔ یا عمدہ روشن اوصاف رکھنے والی ہیں۔ انکو بھی دیوتا مانا ہے۔ لیکن سوائے پرماتما کے اِن ویدوں کی پورانی لغات میں کوئی بھی دیوتا قابل پرستش و عبادت قرار نہیں دیا گیا۔ آگے چلکر لفظ دیوتا کے دیگر استعمال سے صاف ظاھر ہوجائیگا۔ کہ سوائے پرمیشور کے اور کوئی دیوتا بھی پرستش کے لائق نہیں ہے۔ پس عناصر یا دیگر مادی چیزوں کو دیوتا ماننے کا مطلب یہہ نہیں ہے۔ کہ عناصر پرستی یا مادہ پرستی کی خدانخواستہ ہدائیت ہو۔ بلکہ صاف ظاھر ہے کہ اُنکے روشن اوصاف کیوجہ سے انہیں دیوتا کہا جاتا ہے۔

یاسک آچاریہ کا بنایا ہوا نروکت بھی ویدانگوں میں سے ایک ہے۔ اور ویدوں کا ترجمہ کرنے اور اُنکے معنی سمجھنے کے لیے اِسکی مدد نہائت ضروری ہے۔ پس جو کچھ کہ اِسمیں لفظ دیوتا کی تشریح کیگئی ہے۔ اُسکے برخلاف دیگر نئی پوران وغیرہ تصانیف کی تحریر ذرا بھی وقعت کے قابل نہیں ہے۔

دُنیاوی معاملات کے تینتیس۳۳ دیوتا ہیں

اِسمیں اور بھی حوالہ دیا جاتا ہے۔

(۱) ये त्रिंशति त्रयस्परो देवासो बर्हिरासदन्।
विदन्नह द्वितासनन् ॥

(دیکھو رگوید اشٹک ۸ ۔ ادھیا ۲ ورگ ۳۵ منتر ۱)

(२) त्रयस्त्रिंशता स्तुवत भूतान्यशाम्यन्प्रजापतिः परमेष्ठ्यधिपतिरासीत् ॥

(دیکھو یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۳۱)

(३) यस्य त्रयस्त्रिंशद्देवा निधिं रक्षन्ति सर्वदा। निधिं तमद्य को वेद यं देवा अभिरक्षथ ॥

(४) यस्य त्रयस्त्रिंशद्देवा अङ्गे गात्रा विभेजिरे। तान्वै त्रयस्त्रिंशद्देवानेके ब्रह्मविदो विदुः ॥ (دیکھو اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۲۳ و ۲۷)

(پہلے اِن ہر چہار وید منتروں کا ترجمہ دیا جاتا ہے)

(۱) تینتیس (بیوہار کے) دیوتا ہوم کی اشیا کو جذب کرنے کے لئے (یگیہ میں) آویں۔ اور یہ جان کر کہ ہم نے ہوم کیا ہے۔ ہماری مادی چیزوں میں ترقی دیں (گویا جسقدر ہم ہوم کے ذریعہ سے ہوا۔ پانی وغیرہ کو صاف کرینگے۔ اُسقدر ہی ہماری مادی زندگی اچھی طرح سے گزریگی)

(۲) جو پرمیشور کہ دنیاوی آفتوں کو ہٹانیوالا مخلوق کا محافظ سب سے افضل حاصل کرنے کے لائق سبکا مالک ہے۔ اُسکو ۳۳ سنساری چیزوں کے لئے تعریف کرو۔

(۳) جس خزانہ کی کہ ۳۳ دیوتا ہمیشہ حفاظت کرتے ہیں۔ اُس دیوتوں سے حفاظت کئے گئے خزانہ کو کون جانتا ہے ؟
وہ خزانۂ جسکی کہ ۳۳ دیوتا۔ جنکا کہ ذکر مفصل آگے آئیگا۔ حفاظت کرتے ہیں کونسا ہے۔ سوچنے سے معلوم ہوگا۔ کہ قدرتی اصولوں سے جس خزانہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ وہ علمِ حق کا ہی خزانہ ہے چنانچہ اِس سے اگلے منتر میں کہا ہے۔

यत्र देवा ब्रह्मविदो ब्रह्म ज्येष्ठमुपासते।
यो वै तान्विद्यात्प्रत्यक्षं स ब्रह्म वेदिता स्यात्॥

جس منزل پر کہ برھم جاننے والے عام لوگ سب سے افضل برھم کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ جو اُس منزل کو جانتا ہے۔ وہی پرتیکش برھم کو جانتا ہے۔
(۴) ۳۳ دیوتا جسکی جسم کے اجزاء کی طرح عبادت کرتے ہیں اُن ۳۳ دیوتاؤں کو صرف برھم کا جاننے والا ہی جانتا ہے۔
اِن سب منتروں کا مطلب ٹھیک طور پر براھمن نامی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اُس جگہ سے بھی دیکھنا چاہئے۔
اب شت پتھ براھمن میں (اِسی کے متعلق) یاگیہ ولک رشی۔ شاکلیہ کو فرماتے ہیں۔

स होवाच महिमान एवैषामेते त्रयस्त्रिंशत्त्वेव देवा इति । कतमे ते त्रयस्त्रिंशदित्यष्टौ वसव एकादश रुद्रा द्वादशादित्यास्त एकत्रिंशदिन्द्रश्चैव प्रजापतिश्च त्रयस्त्रिंशाविति ॥३॥ कतमे वसव इति।

अग्निश्च पृथिवी च वायुश्चान्तरिक्षं चादित्यश्च
द्यौश्च चन्द्रमाश्च नक्षत्राणि चैते वसव एतेषु
हीदꣳ सर्वं वसुहितमेते हीदꣳ सर्वं वासयन्ते तद्य-
दिदꣳ सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति ॥ ४ ॥ कतमे
रुद्रा इति । दशेमे पुरुषे प्राणा आत्मैकादशस्ते यदा-
स्मान्मर्त्याच्छरीरादुत्क्रामन्त्यथ रोदयन्ति तद्यद्रोदय-
न्ति तस्माद्रुद्रा इति ॥ ५ ॥ कतम आदित्या इति
द्वादश मासाः संवत्सरस्यैत आदित्या एते हीदꣳ सर्वमा-
ददाना यन्ति तद्यदिदꣳ सर्वमाददाना यन्ति तस्मादादि-
त्या इति ॥ ६ ॥ कतम इन्द्रः कतमः प्रजापतिरिति
स्तनयित्नुरेवेन्द्रो यज्ञः प्रजापतिरिति कतमः स्तनयित्नु-
रित्यशनिरिति कतमो यज्ञ इति पशव इति ॥ ७ ॥
कतमे ते त्रयो देवा इतीम एव त्रयो लोका एषु हीमे
सर्वे देवा इति कतमौ द्वौ देवावित्यन्नं चैव प्राण
श्चेति कतमोऽध्यर्ध इति योऽयं पवत इति ॥ ८ ॥
तदाहुः । यदयमेक इवैव पवतेऽथ कथमध्यर्ध इति
यदस्मिन्निदꣳ सर्वमध्यार्ध्नोत्तेनाध्यर्ध इति । कतम ए-
को देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥

(دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴ پرپاٹھک ۶)

دنیاوی ۳۳ دیوتا ہیں - آٹھ وسو - گیارہ رُدر - بارہ آدتیہ - اندر

اور پرجاپتی - انہیں سے

(الف) آگ[1] - مٹی[2] (خاک) ہوا[3] - آسمان[4] - آدیتہ یعنی سورج[5] - دیو یعنی دیگر روشن کرنے [6]
چاند[7] - اور ستارے[8] - ان آٹھوں کو وسو کہتے ہیں - آدیتہ سورج کو کہتے
ہیں - اُسکی روشنی جنہپر پڑتی ہے - وے پرتھوی وغیرہ دیو کہلاتے ہیں
چونکہ اِنہیں آٹھوں کے اندر کُل آفرینش رہتی ہے - یعنی اِنہیں صوبوں پر
کُل کائینات ٹھہری ہوئی ہے - پس چونکہ کُل کائینات کا نواس ستھان
یعنی رہنے کی جگہ یہی آٹھوں ہیں - اِسلئے اُنکا نام وسو رکھا گیا
ہے -

(ب) انسانی جسم کے اندر پران[1] - اپان[2] - ویان[3] - سمان[4] - اودان[5]
ناگ[6] - کورم[7] - کریکل[8] - دیودت[9] - دھننجے[10] - جو دس اقسام کے
سانس ہیں (الف) - اُنکے ساتھ گیارھواں جیو آتما (روح انسانی) ملایا
جاوے - تو گیارہ رُدر ہوتے ہیں - اِنکا نام رُدر اِس لیئے ہے
کہ جسوقت اِس مرنے والے جسم کو وے (رُدر) چھوڑتے
ہیں - اُسوقت اُس مرے ہوئے جسم والے انسان کے رشتہ
داروں کو رُلاتے ہیں - (رُدر بمعنی رُلانے والا)

(ج) چیت[1] - بیساکھ[2] - جیٹھ[3] - اساڑھ[4] - ساون[5] - بھادوں[6] - کنوار اسوج[7]

(الف) یہیں سے پران[1] وہ سانس ہے جسکے اندر لیجانے سے زندگی ہوتی ہے - اپان[2] وہ ہے
جو فضلاء نکالنے والے سوراخوں کے ذریعہ سے باہر نکالا جاتا ہے - سمان[4] - وہ ہے جو ناف
میں ستقل ہے - اودان[5] - وہ ہے جو گلے میں رہتا ہے - اور ویان[3] وہ ہے - جو کُل جسم میں چکر
لگاتا ہے - یہیں پانچ سانس کے صوبوں کے بالمقابل ناگ وغیرہ پانچ اصول اور ہیں - جنکا مفصل بیان یوگ
کی کتابوں میں ملتا ہے - اِسجگہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے - (مترجم)

کاتک - اگھن (گھر) پوش - ماگھہ - پھاگن - ان بارہ مہینوں کو بارہ آدتیہ سمجھو - انکا نام آدتیہ اسلئے ہے - کہ یہ جہان کی کل چیزوں اور ہرایک کی عمر کو لیتے چلے جاتے ہیں -
(۷) اندر کو بجلی اسلئے کہتے ہیں - کہ وہ کل ثروت حاصل کرنے کے علوم کا اعلیٰ ذریعہ ہے - اور
(۸) یگیہ کو پرجاپتی اسلئے کہتے ہیں - کہ اُس سے ہوا اور پانی صاف ہوکر مخلوق کی پرورش ہوتی ہے - اور حیوانوں کو دیوتا اسلئے کہتے ہیں کہ اُنسے بھی پرورش ہوتی ہے - یہہ سب ملکر ۳۳ دیوتا ہوتے ہیں - جب نروکت کے بتلائے لفظ دیوتا کے دان روشنی وغیرہ معنوں پر غور کیجائے - تو معلوم ہوتا ہے - کہ ہرایک کام کے درست کرنے کے یہی ۳۳ ذرائع ہیں -
اب تینوں لوکوں کے تین دیوتا کہنے ہیں - اُن کے بارے میں نروکت کے مُصنّف فرماتے ہیں -

धामानि त्रयाणि भवन्ति स्थानानि नामानि जन्मानीति ॥ (دیکھو نروکت ادھیاء ۹ کھنڈ ۲۸)

یعنی ستھان (جگھہ) نام - اور جنم یہہ بھی دیوتا ہیں -

वागेवायंलोको मनोन्तरिक्षलोकः प्राणोऽसौ लोकः ॥ (دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴ - ادھیاء ۴ ۴)

کُرۂ باد کا دیوتا زبان - آسمان کا دیوتا من اور کرہ زمین کا دیوتا پران - یہہ بھی تینوں دیوتا ہیں -
اور علم اور سائنس یہہ ہردو بھی دیوتا ہیں - اور جس پرب کا

استقلال ہے اور جس سے سب چیزیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں۔ وہ ہوا کا اصل اصول بھی (अध्यय) ادہئیریہ نامی دیوتا ہے۔
کیا ان سب دیوتوں کی پرستش کرنی چاہئے ؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جو سارے جہان کا بنانیوالا۔ قادرِ مطلق۔ سبکا مالک۔ سب کی عبادت کے لائق سبکا سہارا۔ ہمہ جا موجود۔ مسبب الاسباب۔ ابدی ہستی کل عقل کل اور راحتِ کل۔ اجنما۔ منصف وغیرہ صفتوں والا برہم ہے۔ وہی ایک چونتیسواں دیوتا ویدوں کے عقیدے کے مطابق سب انسانوں کی عبادت کے لائق ہے۔ جو ویدوں کے راستے پر چلنے والے آریہ (فضل) انسان ہیں۔ وے کل اسی پرمیشور کی اپاسنا کرتے ہیں پس یقیناً اس پرمیشور کے علاوہ دوسروں کو معبد ٹھہراتا اناریہ پن (یعنی جہالت) ہے۔ اس میں شت پتھ براہمن کا حوالہ ہے۔

आत्मेत्येवोपासीत सयोन्यमात्मन: प्रियं ब्रुवाणं ब्रूयात प्रियᳩरोत्स्यतीतीश्वरोह तथैव स्यादात्मानमेव प्रियमुपासीत सय आत्मानमेव प्रियमुपास्ते न हास्याप्रियम्प्रमायुकं भवति। योन्यां देवतामुपास्ते नसवेद यथा पशुरेवᳩसदेवानाम्॥

(دیکھو شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۱۴۔ ادہیائے ۴)

پرمیشور جو سبکا آتما ہے۔ سب انسانوں کو اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔ اگر کوئی یہہ کہے کہ پرمیشور کو چھوڑ کے دوسرے میں بھی پرمیشور پن فرض کرکے اسکی محبت سے عبادت کرنی چاہئے تو اس سے یہہ کہو کہ وہ دکھی ہوکر ہمیشہ روویگا۔ کیونکہ جو پرمیشور

کی عبادت میں محو رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔ اور جو دوسرے میں ایشور بدھی کر کے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتا۔ اس لیئے وہ عالموں کے درمیان محض جانور کی مثال ہے۔ اس سے تحقیق ہوتا ہے۔ کہ آریہ لوگ ہمیشہ سے ایک ہی پرمیشور کی عبادت کرتے رہے ہیں۔

تفسیر

۳۳۔ مادی دیوتاؤں کا ٹھیک ٹھیک شمار پُرانی تصانیف میں درج ہے۔ اسوقت جو ہندوؤں میں ۳۳ کروڑ دیوتا مشہور ہیں۔ وے بھی انہیں پورانی تحریروں کی بگڑی ہوئی حالت معلوم ہوتی ہے۔ کروڑ کے لیے سنسکرت کا لفظ कोटि: (کوٹی) مستعمل ہوتا ہے۔ اس لفظ کوٹی کے معنی جنس بھی ہیں۔ مثلاً منشیہ کوٹی یعنی جنس انسانی سنگھ شت پہتہ براہمن کے قول کے مطابق کل کائنات کے اصول ۳۳ اجناس یعنی ۳۳ کوٹیوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ دیوتوں کی ۳۳ کوٹیاں یعنی ۳۳ اقسام مانی جاتی تھیں۔ اور لفظ کوٹی کے معنی کروڑ کے بھی ہیں۔ اسلئے جبکہ پورانک جہالت کے زمانہ میں آریہ سے ہندو کا خطاب ملا۔ اُسوقت آریوں کی اولاد نے ۳۳ کروڑ دیوتوں کی کہانی گھڑلی۔ ورنہ پورانوں میں نہ تو ۳۳ کروڑ دیوتوں کے کہیں نام دیئے ہیں۔ اور نہ اُنکی پرستش کا علیحدہ علیحدہ طریقہ بتلایا ہے۔ ماحصل کلام یہہ کہ پُرانی کُتب

کے محاوروں کو بھولکر آریوںکی اولاد نے بُت پرستی اور عناصر پرستی کے گڑھوں میں ٹھوکریں کھانی شروع کردی تھیں۔ اُن گڑھوں سے ہم کو مہرشی دیانند نے نکالا۔

لفظ دیو کے اصلی معنوں کا اظہار

اِس کُل تحریر کا نتیجہ یہہ نکلا کہ لفظ دیو (देव) پر دِو (दिव) دہاتو کے جو دس معنی ہیں۔ وے سب صادق آتے ہیں۔

یعنی (۱) کریڑا (۲) وجگیشا (۳) ویوہار (۴) دیوتی (۵) ستتی (۶) مود (۷) مد (۸) سوپن (۹) کانتی اور (۱۰) گتی۔ یہہ سب دونوں یعنی دُنیا اور عقبیٰ کے معنوں میں یکساں مستعمل ہوتے ہیں لیکن فرق صرف اتنا ہے۔ کہ دیگر کُل دیوتا محض پرماتما سے روشنی پاکر روشن ہیں۔ اور پرماتما شفق کُل ہے (۱) کریڑا بمعنی کھیلنا (۲) دشمنوں پر فتح پانیکی خواہش وجگیشا کہلاتی ہے۔ (۳) اندرونی اور بیرونی عمل (۸) سوپن یعنی نیند اور (۷) مد یہہ معنی خاصکر دُنیادی کاروبار میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اِنکی تکمیل کے لیے آگ وغیرہ ہی دیوتا ہیں لیکن پرمیشور سے بالکل علیحدگی۔ اِس (دنیادی کاروبار) میں بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وے سب دیوتا اُسی پرماتما کی صناعی کے سحر اعلیٰ اوصاف سے موصوف ہوئے ہیں۔

نیز (۴) دیوتی یعنی روشن کرنا (۵) ستتی یعنی اوصاف کا ٹھیک ٹھیک بیان کرنا (تعریف) definition (۶) مود یعنی راحت

(۹) کانتی یعنی جلال اور (۱۰) گتی یعنی علم - حرکت اور حصول - یہہ پانچوں خصوصاً پرماتما سے تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ اِن سے علیحدہ معنوں میں جتنے جتنے جن جن میں اوصاف ہیں - اُتنا اُتنا ھی اُنہیں دیوتاپن سمجھا جاتا ہے - اور پرمیشور میں کُل اوصاف بے حد ہیں - اسلیئے پرستش کے قابل وہی ایک دیوتا ہے -

ویدمیں مادہ پرستی کی اجازت نہیں ھے

اِس بارے میں بعض لوگ یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ ویدوں میں غیرذی روح اور ذی روح دونوں کی پوجا کا بیان ہے - اس لیئے (پرمیشور کی پوجا کے بارے میں) ویدوں کا بیان مشتبہ سا معلوم ہوتا ہے -

اسکے جواب میں ہم کہتے ہیں - کہ ایسے وہم میں مت پڑو - پرمیشور نے ہرایک چیز کے اندر آزاد خاصیت رکھی ہے - مثلاً آنکھ میں شکل کو جذب کرنے (یعنی دیکھنے) کی خاصیت رکھی ہے اسلیئے آنکھوں والا دیکھ سکتا ہے - نہ کہ اندھا - اِسمیں اگر کوئی یہہ کہے کہ بغیر آنکھ اور سورج کے پرمیشور شکل کو کیوں نہیں دکھلاتا - تو یہ اعتراض اُسکا فضول ہی ہوگا - ویسا पूजा (پوجا) کے بارے میں بھی جاننا چاہیے - کیونکہ جو دوسرے کی عزت یعنی اُس سے محبت کرنا (اُسکے موافق کام کرنا) ہے - اِسی کا نام پوجا ہے سو سب انسانوں کو کرنی چاہیئے - اسی طرح پر آگ وغیرہ

چیزوں میں جسقدر اعلیٰ اوصاف حصول مطلب اور فائدہ حاصل کرنے کا امکان ہے۔ اُسی قدر دیوتاپن اُنہیں ماننے سے کچھ بھی ہرج نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ویدوں میں جہاں جہاں عبادت کا ذکر ہے وہاں وہاں ایک، لاثانی پرمیشور دیو سے ہی مراد ہے۔

دیوتا مجسم اور غیر مجسم دونوں قسموں کے ہیں

انہیں بھی مجسم اور غیر مجسم تفریق سے دو قسم کے دیوتا ہوتے ہیں۔ ان دونوں قسموں کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्य्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥

(پرپاٹھک ، انوواک ۱۱۔ تیتریہ اُپنشد)

(یہاں ماں۔باپ۔اُستاد اور درویش یہ مجسم دیوتا مانے گئے ہیں۔ یعنی ان ہرچہار جسم والے بزرگوں کی پوجا یعنی اُنکی عزت کرنی چاہئے۔)

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥ (دیکھو تیتریہ اپنشد۔پرپاٹھک ، انوواک اول)

(یعنی ہے پرمیشور! تو ہی پرتیکش برمھ ہے۔ تجھکو ہی میں پرتیکش برمھ بیان کروں)

یہہ پانچ دیوتا ہرایک الشان کی اُپاسنا کرنے کے لائق ہیں (یعنی انکی عزت کرنا لازمی ہے) انہیں سے پرمیشور جسم سے

بڑی ہے ۔

تفسیر

انہیں پانچ چیتن دیوتونکی پوجا تمچے شاستروں میں بیان کیگئی ہے۔ لیکن پورانوں کے جال کے اندر پہنسکر مہوبان۔ دیوی سورج وغیرہ کا نام پنچایتن رکھ کر انکے بت بناکر اُنپر چانول وغیرہ چھڑکنے اور پھول چڑہانے شروع ہوگئے۔ یہہ فعل ویدوں کے برخلاف ہونیکی وجہ سے معیوب اور انسانونکو جہالت میں ڈبونے والا ہے۔ اس لئے بجائے پتھروں پر چڑہاکر چیزوں کا نقصان کرنے کے ماں۔ باپ۔ اُستاد اور درویش کی خدمت اور تواضع کرنی چاہئے۔ اور ہرروز صبح وشام اپنے مالک پرمیشور کا دہیان کرنا چاہئے۔ پھر کوئی بھی دُکھ نزدیک پھڑکنے نہیں پاتا۔

دونوں قسموں کے دیوتا پہلے بھی کہے گئے ہیں

اسی طرح پر اوپر کہے ہوئے آٹھ وسوؤں میں سے آگ۔ زمین۔ سورج چاند۔ اور ستارے مجسم دیوتا ہیں۔ اور گیارہ رُدر۔ بارہ آدتیہ من۔ آسمان۔ ہوا۔ روشن کرنے۔ اور منتر سب غیر مجسم دیوتا ہیں اور پانچوں حواس عقلی۔ بجلی۔ اور بدھی یگیہ۔ یہہ سب مجسم اور غیر مجسم

(نوٹ) (الف) ۔ حواس کے اصول یعنی قوت سامعہ وغیرہ تو غیر مجسم ہیں۔ اور اُن کے ظاہر

(باقی نوٹ صفحہ ۱۲۱ میں)

دونوں ہیں۔ اِس لیئے تشکل والے اور تشکل سے بری ہونے کے لحاظ سے دو طرح کی تفریق دیوتاؤں میں جاننی چاہیئے۔ اِنہیں سے پرتھوی وغیرہ کا دیوتاپن صرف دُنیاوی کاروبار میں۔ اور ماں۔ باپ۔ اُستاد اور درویش کا دُنیاوی کاروبار اور نجات کا راستہ دکھلانے دونو میں ہی دیوتاپن ہے۔ اور اِسی طرح پر من اور حواس خمسہ کا بھی دونوں میں دیوتاپن ہے۔ لیکن انسانوں کے لیئے معبود صرف ایک پرمیشور ہی ہے۔

ویدمیں اعلیٰ وحدانیت کی ہدایت ھے

اِس بارے میں آجکل کے اکثر آریہ (یعنی آریوں کی اولاد) اور یوروپ دیش کے رہنے والے یہہ اعتراض اُٹھاتے ہیں۔ کہ ویدوں میں نا دی دیوتوں کی پرستش کہی گئی ہے۔ اور یوروپئین بہت سے لوگ یہہ بھی کہتے ہیں۔ کہ پہلے آریہ لوگ عناصر کی پرستش کرتے تھے۔ پھر اُن عناصر کو پوجتے پوجتے بہت زمانے کے بعد اُنہوں نے پرمیشور کو بھی قابل پرستش پہچانا یہہ اُنلوگوں کا کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ آریہ لوگ آغاز آفرینش سے آج تک

(بقیہ حاشیہ نمبر صفحہ ۱۲۰)

کے اعضاء آواز وغیرہ مجسم ہیں۔ بجلی کا اصول غیر مجسم اور اُسکا ظہور مجسم اور یگیہ میں جو علم ظاہر ہوتا ہے۔ وہ غیر مجسم اور جو اشیاء ہوم میں ڈالی جاتی ہیں۔ اور ظروف وغیرہ مجسم ہیں۔ (مصنف)

اِندر۔ وَرُن۔ اور اگنی وغیرہ ناموں کے ذریعہ سے مطابق اصطلاح ویدوں کے ایک پرمیشور کی ہی اُپاسنا کرتے چلے آئے ہیں۔

اِس بارے میں بہت سے پرمان ہیں۔ جنہیں سے چند ایک یہاں بھی لکھے جاتے ہیں۔

(۱) इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान्। एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः॥

(دیکھو رگوید منڈل پہلا سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶)

(۱) جیوتی سروپ یعنی روشنئ کُل پرماتما کو وھی اِندر۔ وَرُن اور مِتر کہتے ہیں (کیونکہ اعلیٰ جلال والا سب سے تیز اور سب کا دوست وھی ہے) وھی پاک۔ اعلیٰ طاقتوں والا گمبھیر آتما ہے۔ اُس ایک ھستئ کُل برھم کا دانا لوگ بہت طرح پر اظہار کرتے ہیں۔ اُسے تیج والا۔ منتظم اعلیٰ اور طاقتوں کا خزانہ کہتے ہیں۔)

رگوید کے پہلے منتر کی تفسیر لکھتے ہوئے میں نے اوپر لکھے ہوئے منتر کی تشریح نروکت وغیرہ کے حوالہ جات سے کی ہے۔ سو وہاں دیکھ لینا چاہئے۔

(۲) तदेवाग्निस्तदादित्यस्तद्वायुस्तदु चन्द्रमा। तदेव शुक्रम तद्ब्रह्म ता आपः स प्रजापतिः॥

(یجُروید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر اوّل)

(وھی علم کُل ہونے سے اگنی۔ وہ پرلے کے وقت سب کو اپنے اندر سمیٹنے کے باعث آدِتیہ۔ وہ آدِتیہ سوروپ ہونے کے باعث

چندرماں۔ وصی پاک ہونیکی وجہ سے شکرَ۔ وہ سب سے بڑا ہونے
کے باعث برمھ۔ ہر جا موجود ہونے کے باعث وہ آپ اور
سب جانداروں کا مالک ہونے کے باعث وہ پرجاپتی کہلاتا ہے۔)

(३) तमीशानं जगतस्तस्थुषस्पतिं धियं जिन्व-
मवसे हूमहे वयम् । पूषा नो यथा वेदसाम
सद्‌वृधे रक्षिता पायुरदब्धः स्वस्तये ॥

(۳) (دیکھو رگوید اشٹک اول۔ ادھیاے ۶۔ ورگ ۱۵۔ منتر ۵)

(ہم لوگ اُس متحرک اور ساکن جہان کے محافظ۔ عقل کو صاف کرنیوالے
سبکو بس میں رکھنے والے پرماتما کی تعریف کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ہماری ترقی کے
لیے ہمارے حقوق کی حفاظت کرے اور انہیں مضبوط کرے۔ اور تاکہ سارے
جہان کا محافظ پرم آتما ہمارے اعمال حسنہ کے باعث ہمیں سزا سے بچاکر
سُکھ دیوے۔)

(४) हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पति
रेक आसीत् । स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै
देवाय हविषा विधेम ॥

۴ (جو جہان کی پیدائش کے پیشتر سورج وغیرہ روشن چیزوں کی
پیدائش کی جگہ اور انکا سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا شدہ ہے۔ پیدا ہوا
تھا یا پیدا ہوگا۔ اُس سب کا مالک ہے۔ تھا اور ہوگا۔ وہ سورج سے
لیکر زمین تک سارے مخلوق کو پیدا کرکے تھامے ہوئے ہے۔ اُس
راحت کُل پرم آتما کی بھگتی ہمیشہ کرنی چاہئے) اس کے بعد آٹھ منتر
اور ہیں جنمیں اسی قسم کا مضمون ہے۔ اُن سب کا ٹھیک ترجمہ دیکھکر

اُنپر غور کرنی چاہیئے۔

(५) प्र तद्वोचेदमृतं नु विद्वान् गन्धर्वो धाम विभृतं गुहा सत् । त्रीणि पदानि निहिता गुहास्य यस्तानि वेद स पितुः पिताऽसत् ॥

(دیکھو یجر وید ادہیائے ۳۲۔ منتر ۹)

۵ (جو وید کی زبان کو جذب کرنیوالا یعنی ویدوں کو جاننے والا عالم اُس عقل حق بین سے جاننے کے لائق۔ غیر فانی۔ نجات کے دینے والے ابدی چیتن برہم کا بلاحجت اُس کے اوصاف سمیت اُپدیش کرتا ہے اور اُس پرمیشور کے علم میں مستقل جاننے کے لائق پیدائش۔ پرورش اور موت کے راز کو جانتا ہے۔ چونکہ وہ ہمیں علم حق دیکر ہمارے آتما کی پرورش کرتا ہے۔ اس لیے اُسے ہم اپنا پِتا سمجھیں۔)

(६) स नो बन्धुर्जनिता स विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा । यत्र देवा अमृतमानशानास्तृतीये धामन्नध्यैरयन्त ॥

(یجر وید۔ ادہیائے ۳۲ منتر ۱۰)

۶ (جس جیو آتما اور علت مادی کے علاوہ تیسرے سب کے آدہار پرمیشور میں نجات کی راحت کو حاصل کرتے ہوئے عالم لوگ آزاد رہتے ہیں جو سب گروں اور تمام اجناس جگہوں اور ناموں کو جانتا ہے۔ وہ پرم آتما ہمارا بھائی کی طرح مددگار۔ وہی ہم سبکو پیدا کرنیوالا۔ اور وہی اعمال کی سزا وجزا کا دینے والا ہے۔)

(७) परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् परीत्य स-

(۷) वां: प्रदिशो दिशश्च । उपस्थाय प्रथमजामृत
स्यात्मनात्मान मभि संविवेश ॥

(دیکھو یجروید ادھیائے ۳۲- منتر ۱۱)

یہ (جانداروں کو چاروں طرف سے گھیر کر- سورج وغیرہ گروں کو سب طرف سے گھیر کر- اوپر نیچے- پورب پچھم- اُتر- دکھن- اور ان اطراف کے چاروں کونوں کو بھی چاروں طرف سے گھیر کر جو پرمیشور کہ اپنے سچے سوروپ کو اُن سب کے اندر داخل کئے ہوئے ہے-
اے عالم لوگو! سب سے پہلے ظاہر ہوئی ویدوں کو پڑھ کر تم اپنے اندر ہی اُسے حاصل کرو)

(۸) वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं तमसः परस्ता-
त् । तमेव विदित्वातिमृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽ
यनाय ॥ (دیکھو یجروید ادھیائے ۳۱- منتر ۱۸)

۸ (میں اُس اعلیٰ سے اعلیٰ اوصاف سے موصوف- سورج کی طرح روشن اندھیرے- (جہالت) سے علیحدہ- ہمہ جا موجود پرماتما کو جانتا ہوں- اُسکو جان کر دکھدائی موت کے پار ہو سکتے ہیں- اسکے بغیر اور کوئی رستہ نجات کا نہیں ہے- یعنی پرمیشور کو جانے بغیر نجات ناممکن ہے-)

(۹) तदेजति ॥ तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके ॥ तदन्तर
स्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥५॥

(دیکھو یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۵)

۹ (وہ پرماتما جاہلوں کی نظروں میں حرکت کرتا- لیکن واقعی حرکت نہ کرتا (کیونکہ کوئی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے) وہ پرماتما پاپیوں سے

دور ہے - اور دھرم آتما آدمیوں کے نزدیک ہے - وھی سب کے اندر بھر رہا اور وہ ھی سب کے چاروں اور باھر بھرپور ہو رہا ہے)

اِس کے علاوہ اور منتر بھی یجر وید کے چالیسویں ادھیائے میں ہیں جنھیں وہاں ھی دیکھ لینا چاہئے -

(۱۰) य इमा विश्वा भुवनानि जुह्वदृषिर्होता न्यसीदत्पिता नः । स आशिषा द्रविणमिच्छमानः प्रथमच्छद-वराँ २ ॥ ऽआविवेश ॥

(دیکھو یجر وید ادھیائے ۱۷ - منتر ۱۷)

۱۰ (جو عقل کل - سب چیزوں کا دینے والا - ہم لوگوں کی پرورش اور حفاظت کرنیوالا (ہمارا سچا باپ) اِن سب کرّوں میں پھیل کر مستقل ہو رہا ہے - اور جو سبکا سہارا ہے - وھی ہماری دولت وغیرہ خواہشوں کو جانتا ہوا اُنکے اندر بھی پھیلا ہوا ہماری سب نیک خواہشوں کو پورا کرتا ہے)

(११) किँ स्विदासीदधिष्ठानमारम्भणं कतमत्स्वित्क-थासीत् । यतो भूमिं जनयन्विश्वकर्मा विद्यामौर्णो-न्महिना विश्वचक्षाः ॥

(دیکھو یجر وید ادھیائے ۱۷ منتر ۱۸)

۱۱ (اِس جہان کا سہارا کیسا حیرت انگیز ہے ! اِس جہان کی عِلّت کیسی اور کس طرح پر معقول ہے - کہ جس سے سب نیک اعمالوں کا منبع سب جگت کو دیکھنے والا پرمیشور زمین سے لیکر سورج تک ہر ایک چیز کو پیدا کر کے بیشمار طاقتوں سمیت اپنے ہی اندر استقلال سے ٹھہرا ہوا ہے -)

(९२) विश्वत श्चक्षुरुत विश्वतो मुखो विश्वतो बाहु रुत विश्वतस्पात्। सं बाहुभ्यां धमति सं पतत्रै द्यावा भूमी जनयन्देव एकः॥

(دیکھو یجر وید ادھیائے ۱۷ منتر ۱۹)

(ہے انسانو! جو سارے جہان کو دیکھنے والا- اور مکمل اوپدیش کرنیوالا اور مکمل طاقت رکھنے والا- اور سارے جہان میں موجود- لاثانی روشن صفت- محرک ذرّوں سے سورج اور زمین وغیرہ کو بطور نتیجہ کے ظاہر کرتا ہوا- اپنے سامرتھ سے سبکو چلاتا ہے- اُسی پرمیشور کو اپنا محافظ اور معبود سمجھو-)

اِس قسم کے بہت سے منتر یجر وید میں ملتے ہیں- اب سام وید کے کچھ منتر لکھے جاتے ہیں-

(९३) अभि त्वा शूर नोनुमोऽदुग्धा इव धेनवः। ईशानमस्य जगतः स्वर्दृशमीशानमिन्द्र तस्थुषः॥

(دیکھو سام وید- اُتر آرچک- پرپاٹھک اول سوکت ۱۲)

۱۳ (ہے سورج کیطرح روشن پرمیشور! بغیر دودھ کی گاء جسطرح چیر کر بچھڑوں کا آدر کرتی ہے- (یعنی جس طرح کہ وہ بچھڑے کی خواہش کرتی ہے) اسی طرح پر ہم آپکی ستتی کرتے ہیں- کہ آپ اِس محرک اور ساکن جہان کے مالک اور علم کل ہیں)

(९४) न त्वावाँ अन्यो दिव्यो न पार्थिवो न जातो न जनिष्यते। अश्वायन्तो मघवन्निन्द्र

वाजिनो गव्यन्त स्त्वा हवामहे ॥

(دیکھو سام وید الیضاً منتر ۴)

۱۴ (ہے ساری ثروت کے مالک! تم لاثانی ہو۔ تم سا نہ کوئی روشن پدارتھ اور نہ کوئی کرہ زمین ہے اور نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ ہوگا ہے پرماتمن! ہم سب وِدّیا۔ گیان اور اندریوں کی شانتی کی پرارتھنا کرتے ہوئے تمھیں پکارتے ہیں۔)

(اسی مضمون کے متعلق رگوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۲۹ کے کُل سات منتر ہیں۔ جن سے پرماتما کی وحدانیت عمدہ طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ انہیں سے اول دو وید منتروں کے مفصل معنی پیدائش دُنیا کے باب میں کئے گئے ہیں وہاں دیکھ لینا چاہئے۔)

اتھروید کے کانڈ ۱۰ کے الوواک ۴ میں سلسلہ وار ایسے منتر ہیں جن سے کہ پرماتما کی وحدانیت اور اُسکا معبود ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے وید منتر مختلف ویدوں کے اس بارے میں موجود ہیں جنکا ذکر جگہ بہ جگہ حسب موقعہ آویگا۔ اور انہیں جگہوں میں ان کے مطلب بھی لکھے جائیں گے۔

اُپنشد بھی اکیلے پرمیشور کو ہی معبود بتلاتے ہیں

(اس کے بعد اُپنشدوں کے پرمان جو مہرشی دیانند نے لکھے ہیں اُنکی اصل عبارت کو بخوف طوالت نہ لکھ کر صرف اُن منتروں کے معنی کرنے پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔)

کٹھ ولّی اُپ نشد

(۱) "لطیف سے بھی لطیف - بڑے سے بھی بڑا پرمیشور اِس محرک انسان کے ہردے روپی گُفا میں براجمان ہے - نشکام کرم کرتا ہوا دُکھوں سے بری - عالم اُس پرماتما کے پاک سوروپ کو دیکھتا ہے ۔"

(دیکھو ادھیاء پہلا ولّی دوم منتر ۲۰)

(۲) "جو برھم کہ آواز شکل - رس - بو سے بری ہے - جو ہمیشہ رہنے والا سدا ایکرس - ازلی - اور ابدی ہے - اور علّت مادّی سے بھی زیادہ تر لطیف ہے - اُس برھم کو جانکر موت کے مُنہ سے چھٹکارا ہوتا ہے۔"

(دیکھو ادھیاء پہلا - ولی سوم - منتر ۱۵)

(۳) " جو یہاں پیدائش وغیرہ کا باعث ہے وہی دوسرے جنموں میں اور جو دوسرے جنموں میں ہے - وھی یہاں بھی ہے - جو انسان کہ اس برھم میں دوسری نظر رکھتا ہے - وہ بار بار پیدائش اور موت کے پنجے میں پہنتا ہے -

(دیکھو ولی چہارم منتر ۱۰) .

(۴) سب جانداروں کا انتر آتما - ایک - دیاپک (پرماتما) جو ایک بے شکل علّت مادی سے بہت شکلیں بنا دیتا ہے - جو عابد لوگ اُس انتریامی کو گُرد کے اوپدیش سے دیکھتے ہیں - اُنکی ہی نجات ہوتی ہے اور دُنکی نہیں ۔"

(دیکھو ولی پنجم منتر ۱۲)

(۵) " فانیوں میں غیر فانی - چیتن جیو آتماؤں کے اندر اسب سے اعلیٰ) چیتن - بھتوں میں ایک جو سب انسانوں کو اُنکے اعمال کی سزا و جزا

دیتا ہے۔ اُسکو جو عابد لوگ اپنے آتما میں گورو کے اُپدیش سے دیکھتے ہیں۔ اُنہیں کو مستقل شانتی ملتی ہے۔ نہ کہ اوروں کو"

(دیکھو "ولی پنجم منتر ۱۳)

منڈک اُپ نشد

(۶) "وہ ہمہ جا موجود پرماتما۔ پرکاش سوروپ۔ یقیناً شکل سے بری (اسورت) باھر اور اندر ہرشئے کے اندر موجود۔ جو کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ جسمیں سانس کی پہونچ نہیں۔ اور نہ من کی۔ سدا پاک حواس سے پرے ہمیشہ قایم رہنے والا بڑا ھی لطیف ہے۔"

(مُنڈک دوم۔ کھنڈ اول۔ منتر ۲)

(۷) "جو علیم کل سب میں موجود جسکی کہ یہہ پرتھوی پر ظاہر قدرت دکھائی دیتی ہے۔ وہ آتما نرمل جگہہ برھم اندیا ناری میں ٹھہرا ہوا ہے۔" (مُنڈک دوم۔ کھنڈ دوم۔ منتر ۷)

مانڈوک اُپ نشد

(۸) "اُسکو نہ اندر کام کرتے ہوئے دیکھو۔ نہ بیرونی جہان میں پھیلا ہوا دیکھو۔ نہ ان دونوں حالتوں کے درمیان دیکھو۔ نہ اُسے عقل کا مجموعہ دیکھو۔ نہ چیتن اور نہ اچیتن دیکھو۔ بلکہ غایب (حواس خمسہ سے پرے) بیوہار میں نہ آنیوالا۔ نہ محسوس ہونے کے لایق۔ نہ تعریف کئے جانے کے لایق۔ نہ سوچے جانے کے لایق۔ فہم میں نہ آنیوالا ایک آتما۔ مطلق دُنیا کے پرپنچ سے بری۔ شانت۔ کلیان کاری ایک لاثانی چوتھی حالت (تُریہ) میں سدا ٹھہرا ہوا۔ عالم لوگ اُسے مانتے ہیں۔ وہی آتما یعنی سارے مخلوق کی روح اندرونی ہے۔ اُسیکو

جاننا چاہئے۔" (دیکھو منتر ۷)

تیتریہ اپنشد

(۹) "جو اپنے سوروپ سے نہ گرنے والا (ہستی کامل) علم کل۔ بیحد ابدی سب سے بڑا برھم ہے۔ اُسکو دلکی پاک گفا میں موجود۔ جو عالم جانتا ہے وہ عقل کل پرمیشور کو حاصل کرکے ہر ایک خواہش کو حاصل کرتا۔ (یعنی اُن سے بری ہو جاتا) ہے" (دیکھو برھمانند ولی۔ انوواک پہلا)

چھاندوگیہ اپنشد

(۱۰) "جو (بھوما) بڑا ہے اُسمیں سُکھ ہے تچھ (ناچیز) میں سُکھ نہیں ہے۔ بڑے میں ہی سُکھ ہے۔ (کیونکہ بڑا جو سب جگہ موجود ہے اُسے کوئی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ اِس لئے دُکھ نہیں جو کچھ خواہش کے نہ پورا ہونے سے ہوتا ہے) اِسلئے اُس بھوما یعنی بڑے کو ہی جاننا چاہئے۔ اُسی بڑے کو سب ثروت کا مالک سمجھنا چاہئے۔ (وہ بھوما کیا ہے) جسمیں آنکھ کان۔ اور من نہیں پہونچتے وہ بھوما ہے۔ جسمیں یہہ سب یعنی آنکھ۔ کان۔ من پہونچتے ہیں وہ ناچیز ہے۔ جو بھوما ہے۔ وہی نہ مرنے والا ہے۔ جو ناچیز ہے وہ مرنیوالا ہے۔ اِسلئے بھوما کی شرن میں آنا چاہئے۔"

(پرپاٹھک ۷۔ کھنڈ ۲۲ و ۲۳)

ویدوں اور اپنشدوں میں لکھے ہوئے اوصاف سے موصوف جو پرمیشور ہے اُسی کو آریہ لوگ آغازِ آفرینش سے ٹھیک طور پر جانکر اُسکی عبادت کرتے آئے ہیں۔ اِس طرحپر پر برھم کے اوصاف جتلانیوالے بہت سے منتر ہیں۔ اِسلئے پروفیسر میکس میولر کا یہہ دعویٰ کہ آریہ لوگونکو پہلے پرمیشور کا علم نہ تھا۔ اور رفتہ رفتہ اُنہوں نے حاصل کیا قابل لحاظ

نہیں ہے۔

میکس میولر کے اعتراضوں کا جواب

हिरण्य गर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः وغیرہ

پروفیسر میکس میولر نے اِس منتر کی تفسیر لکھتے ہوئے اپنی کتاب "سنسکرت لٹریچر" میں جو یہہ لکھا ہے کہ یہہ منتر نیا ہے۔ اور چہند بہاگ ہے۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ نیز اُنہوں نے یہہ بھی لکھا ہے۔ کہ ویدوں کے دو حصے ہیں۔ چھند اور منتر۔ ان میں سے جسمیں معمولی مطلب ہے اور جو دوسرے کی تحریک سے ظاہر ہوا معلوم دیتا ہے۔ جسمیں کہ بنانیوالیکی تحریک کا نشان نہیں ملتا۔ اور جسکی بناوٹ ایسی ہے کہ جس طرح جاہل کے منہ سے دفعتاً کوئی بات نکل جاوے۔ اسکو چھند جاننا چاہئے۔ اسکو بنے ہوئے زیادہ سے زیادہ ۳۱۰۰ برس گزری ہونگے۔ اور اُنکا (پروفیسر میکس میولر) کا یہہ بھی قیاس ہے کہ قریباً ۲۹۰۰ برس منتر کو بنے ہوئے گزرے ہیں۔ اُسمیں

अग्नि पूर्वे وغیرہ

رگوید کے منتروں کا حوالہ بھی پروفیسر صاحب نے دیا ہے۔ یہہ سب قیاسات پروفیسر میکس میولر کے بے بنیاد ہیں۔

اور یہہ غلطی اُن سے اِس لیئے ہوئی ہے۔ کہ وے لفظ हिरण्य गर्भ (ہرنیہ گربھہ) کے معنی نہیں جانتے۔ اِسمیں پرمان

ज्योतिर्वै हिरण्यं ज्योतिरेषोऽमृतं हिरण्यम् ॥

(دیکھو شت پتھہ کانڈ ۲ - ادھیائے ۷)

केशी केशा रश्मयस्तैस्तद्वान्भवति काशनाद्वा प्रकाशनाद्वा केशीदं ज्योतिरुच्यते ॥

(دیکھو نرکت ادھیائے ۱۲ کھنڈ ۲۵)

यशो वै हिरण्यम् ॥

(دیکھو ایترییہ براہمن پنچکا ۷ - ادھیائے ۳)

ज्योतिरेवायं पुरुष इत्यात्म ज्योतिः ॥

(دیکھو شت پتھہ براہمن کانڈ ۱۴ - ادھیائے ۷)

ज्योतिरिन्द्राग्नी ॥ (دیکھو شت پتھہ براہمن کانڈ ۱۰ - ادھیائے ۴)

اب ان حوالہ جات کا مطلب لکھتے ہیں۔

جیوتی یعنی روشنی جسکے گربھ میں ہے - یعنی علم حق کا جو منبع ہے وہ ہرنیہ گربھ کہلاتا ہے۔ اسی طرح پر جو پرکاش والی چیزیں ہیں۔ وے سب لفظ ہرنیہ سے ظاہر کیجا سکتی ہیں۔ یعنی روشنی - نجات کرنیں - عمدہ شہرت - سچی عزت۔ جیوآتما - بجلی - سورج اور آگ وغیرہ جسکی قدرت کے اندر کام کرتے ہیں۔ وہ ہرنیہ گربھ پرمیشور ہے۔ پس لفظ ہرنیہ گربھ کے استعمال سے ویدوں کی فضیلت اور قدامت کا یقین ہوتا ہے - نہ کہ نئے پن کا - اسلئے ہرنیہ کے معنی طلا (سونا) ظاہر کرکے جو ویدونکا منتر حصہ نئے ہونیکا اعتراض پروفیسر میکس میولر نے اوٹھایا ہے۔ وہ سب وہم ہی سمجھنا چاہئے - اور جو یہہ کہا تھا۔ کہ

अग्नि पूर्वेभिः وغیرہ

منتروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدونکا منتر حصہ نیا ہے۔ اُسکی بھی

وہی کیفیت سمجھنی چاہئے۔ کیونکہ ایشور تینوں زمانوں کے حالات جاننے
والا ہے۔ اُس لئے اِس منتر کے ذریعہ سے ماضی حال اور مستقبل۔
تینوں زمانوں کے اعمال کو ٹھیک طرح پر جانکر کہا ہے۔ کہ ویدوں کو
پڑھکر جو ودوان ہو چکے ہیں۔ یا جو پڑھ رہے ہیں یعنی پورانے اور نئے
رشی لوگ میری ستتی کریں۔ اِس کے علاوہ لفظ رشی کے معنی۔ منتر
پران۔ اور دلیل کے بھی ہیں۔ زنکے ذریعہ سے میری ستتی کرو۔ اسی
غرض کے لئے یہہ منتر پرمیشور کی طرف سے ظاہر۔ ویدوں کا ترجمہ کرنے
اور اُنکا مطلب دریافت کرنے کے بارے میں) نروکت کے مصنف
یاسک آچاریہ رشی فرماتے ہیں۔

तत्प्रकृतीतरद्वर्त्तेन सामान्यादित्ययं मन्त्रार्थ
चिन्ताभ्यूहोऽभ्यूढोऽपि श्रुतितोऽपि तर्कतो न तु। पृथक्त्वे-
न मन्त्रा निर्वक्तव्याः प्रकरणश एव तु निर्वक्तव्या न
ह्येषु प्रत्यक्षमस्त्यनृषेरतपसो वा पारोवर्य्यवित्सु
तु खलु वेदितृषु भूयो विद्यः प्रशस्यो भवतीत्यु-
क्तं पुरस्तान्मनुष्या वा ऋषिषूत्क्रामत्सु देवान-
ब्रुवन्को न ऋषिर्भविष्यतीति तेभ्य एतं तर्कमृ-
षिं प्रायच्छन् मन्त्रार्थचिन्ताभ्यूहमभ्यूढं तस्मा
द्यदेव किंचानूचानोऽभ्यूहत्यार्षं तद्भवति॥

(دیکھو نروکت ادھیاء ۱۳۔ کھنڈ ۱۲)

اِسکا مطلب حسب ذیل ہے۔

وید منتروں کے حروف ۔ الفاظ اور جملوں کا جو مجموعہ باہمی صفت موصوف کے تعلق سے معمولی حالت میں ہوتا ہے۔ اُسکا مطلب جاننے کی خواہش ہوتی ہے۔ پس انسان کو واضح تر علم حاصل کرنے کے لیے عقل سے دلیل اُٹھانی چاہیئے۔ کہ اِس منتر کے کیا معنی ہونگے۔ سو منتروں کے معنی نہ تو صرف سُننے اور نہ صرف دلیل سے ہی کرنے چاہیئے۔ بلکہ آگے پیچھے کے تعلق کے مطابق ہی معنی کرنے چاہیئیں لیکن ان منتروں کا انرشی (نہیں ہے جو رشی) اور اتپ (جس نے کہ عبادت نہیں کی) یعنی جسکا دل صاف نہیں رہے ۔ ایسے جاہل کو ٹھیک ٹھیک گیان (ٹھیک علم) نہیں ہوتا۔ جبتک کہ انسان کُل ویدوں کے درمیان سے گزر کر ویدمنتروں کے معنی صاف کرکے اور جملہ علوم میں مہارت حاصل کرکے قابل عزت اور عالم فاضل نہیں ہو جاتا۔ تب تک ٹھیک دلیل کرنے پر بھی ویدوں کے معنی کرنیکی لیاقت اُنہیں ہرگز نہیں ہوتی۔ یہہ ثابت ہی ہے۔

اسمیں حسب ذیل کہانی بطور النکار کے ہے۔ کہتے ہیں کسی زمانہ میں جبکہ منتر درشٹا (یعنی منتروں کے ارتھوں کو ظاہر کرنیوالے اگنی وایو ۔ آدیتیہ ۔ اور انگرا ۔ ہر چہار رشی) رشی چلے گئے تو انسانوں نے عالموں سے دریافت کیا۔ کہ اُن کے درمیان کون رشی (یعنی ویدوں کے معنی سمجھنے والا) ہوگا۔ اُن (انسانوں) کو سچ جھوٹھ کی تمیز سے ویدوں کے معانی کا اظہار کرانے کے لیئے اُنہوں عالموں نے ترک (دلیل) رشی کو دیا ۔ اور جواب میں کہا کہ یہی تمہارے ترک درمیان رشی ہوگا۔ وہ ترک ویدمنتروں کے معنی کا علم کرانیوالا ہے

اِس سے یہ ثابت ہوا - کہ ایسا عالم فاضل شخص جو کچھ ویدوں کے معانی کا اظہار کرے اُسے بھی ویسا ہی ماننا چاہیے - گویا کہ نیک رشیوں کا کیا ہوا وید دیاکھیان ہے - اور جو کم عقل - کم علم اور متعصب انسان کا کیا ارتھ ہے - وہ خراب اور جھوٹھ ہوتا ہے - اِس لئے اسکی عزت کسی کو نہ کرنی چاہیے - کیونکہ وہ ٹھیک نہیں ہوتا - اور اُس کی عزت کرنے سے انسانوں میں غلطی گھر کر جاتی ہے -

گزشتہ پیدا ہوئے جو ترک رشی ہیں - اور زمانۂ حال کے نئے - اور جو آئندہ ہونیوالے ترک رشی - یعنی تینوں زمانوں کے ترک شی رشی کل پرمیشور کی ہی ستتی کرتے ہیں - اُس کے بغیر اور کوئی چیز بھی یقیناً انسانوں کی عبادت کے لائق نہیں ہے - اس طرح پر अग्निपूर्वे والے منتر کے ٹھیک مطلب سمجھنے سے نئے آدمیوں کے لگائے ہوئے کوئی بھی اعتراض ویدوں پر قائم نہیں رہتے - اِس کے علاوہ آیتریہ براہمن کی پنچکا دوسری ادھیاء یہ ہیں ہے:

प्राणा वा ऋषयो दैव्यास: ॥

جہاں کی علت فاعلی میں جو سانس ہیں - وہ پورا نے اور جو مادی جہان میں سانس ہیں - وہ نئے کہلاتے ہیں - اِس لئے سب عالموں کو انہیں (یعنی پورا نے اور نئے سانسوں) رشیوں کے ساتھ یوگابھیاس سے اگنی نامی پرماتما کی ہی ستتی کرنی چاہیے -

کیا چھند اور منتر میں فرق ہے؟

اور چھند اور منتر کی تفریق بیان کی ہے - وہ بھی غلط ہے - کیونکہ

چھند - وید - نگم - منتر - شترتی - یہہ سب مترادف (ہم معنی) الفاظ ہیں - اِنمیں چھند کے بہت سے معنی ہیں - ویدوں میں گایتری وغیرہ نظم کے لیئے اور لوکک سنسکرت میں آریہ وغیرہ نظم کے لیئے استعمال ہوتا ہے - اور کھیں آزادی کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اسپر یاسک آچاریہ فرماتے ہیں -

मन्त्रा मननाच्छन्दांसि च्छादनात्स्तोमः स्तवनाद्यजुर्यजतः साम संमितमृचा ॥

(دیکھو نروکت ادھیاء ۷ کھنڈ ۱۲)

جہالت وغیرہ دُکھوں کے دور کرنے اور سُکھوں کے آچھادن کرنے یعنی پہیلا دینے سے چھند وید کو کہتے ہیں -

चन्देरादेश्च छः ॥

یہہ انٹرادی کوش کا سوتر ہے - चदि (چدی) دہاتو خوشی اور روشنی کے معنوں میں آتا ہے - اِس دہاتو میں सुन پرت لگانے اور پہرے च کی جگھ छ لانے سے لفظ छन्दस् (چھندس) بنتا ہے - وید کے پڑھنے سے جملہ علوم حاصل ہونے پر انسان نہایت خوشی ہوتا ہے - اور عالم اسلیئے بھی ویدونکا نام چھند ہے -

छन्दांसि वै देवा वयोनाधाश्छन्दोभिर्हीदं सर्वं वयुनं नद्धम् ॥

(دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۸ - ادھیاء ۲)

ف پھعل کی صرف نحو کا ایک حصہ ہے - ۱۲

مطلب

(منتری) मंत्रि یعنی (मंत्रिगुप्तभाषण)

دھاتو- یعنی پوشیدہ کہنا کے مستعمل ہوتا ہے- اسمیں हलश्चेति

اس سوتر کے لگانے سے घञ् پرتّے کر کے لفظ منتر

بنتا ہے- جسمیں پوشیدہ چیزوں (یعنی باریک راز) کا بیان (मन्त्र)

ہے- اُن ویدوں کا نام منتر ہے- اُس (وید) کے اجزاء مختلف مطلب

جتلانیوالوں کا نام بھی منتر اسی وجہ سے ہے-

मन (من) دھاتو گیان یعنی علم کے معنوں میں آتا ہے- اسمیں-

सर्वधातुभ्यः ष्ट्रन् ॥

اُنادی کے اس سوتر کو لگا کر ष्ट्रन् پرتّے کرنے سے بھی لفظ

منتر بنتا ہے- جس سے جسمیں کہ سب لوگ سچے مقاصد کو سمجھ سکیں

اُس وید کو منتر کہتے ہیں - اور اُس (وید) کے اجزاء अग्नि

मीळे وغیرہ کو بھی منتر ہی کہتے ہیں- جو گائتری وغیرہ چھندوں

سمیت منتر جملہ معانی کا اظہار کرنیوالے ہیں- اُنکو لفظ دیوتا سے

کہا جاتا ہے- اسلئے چھندوں کو بھی دیوتا کہتے ہیں- چھندوں میں

ہی سب طرح کے کرموں کا علم باندھا ہوا ہے- یعنی ویدمنتروں کے

اندر پرمیشور نے ساری دنیا کے اعمال کا علم باندھ دیا ہے- چونکہ

چھندوں سے ہی سب طرح کا ٹھیک علم حاصل ہوتا ہے- اسلئے چھند

وید اور منتر مترادف الفاظ ہیں- منو نے وید کو شرتی کہا ہے

اور نروکت کے مصنف نے وید کو نگم کہا ہے- پس شرتی - وید

منتر- نگم - یہ سب مترادف الفاظ ہیں- جیسے سب علوم سُننے

جائیں۔ اُس وید کو شُرتی کہتے ہیں۔ اور جس سے جملہ علوم کو جانتے یا حاصل کرتے ہیں۔ اُس وید کو نگم کہتے ہیں۔ یہیں دیاکرن۔ اشٹادھیائی کے بھی پرمان موجود ہیں

मंत्रे घसह्वरणशवृदहाद्वृच्कृगमिजनिभ्यो लेः ॥ (ادھیاء ۲ پاد ۴۔ سوتر ۸۰)

छन्दसि लुङ्लङ्लिटः

(ادھیاء ۳۔ پاد ۴۔ سوتر ۶)

वाष पूर्वस्य निगमे ॥

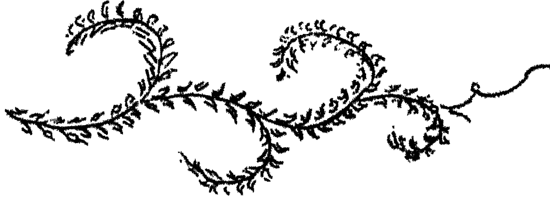
(ادھیاء ۶۔ پاد ۴۔ سوتر ۹)

اِسجگہ بھی چھند۔ منتر۔ اور نگم مترادف الفاظ ہیں۔ اِس لئے جو لوگ اِنمیں فرق مانتے ہیں۔ اُن کے اقوال ماننے کے لائق نہیں ہیں

تفسیر

اِسجگہ ضرورت تھی کہ واضح طور پر پروفیسر میکس میولر کے ایک ایک دعوی کو علیحدہ علیحدہ لیکر اُنکی تردید کیجاتی۔ لیکن چونکہ میں نے ایک علیحدہ سلسلہ کُتب کا چھیڑا ہوا ہے۔ جسمیں کہ ویدوں کے تمام معترضان ماضی و حال کا مقابلہ مہرشی دیانند کے بھاشیہ کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ اِس لئے اِسجگہ اُس بحث کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مہرشی دیانند نے اِسجگہ بھی اپنے دستور کے مطابق دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اِس مختصر عبارت میں ہی میکس میولر کے تمام اعتراضات کو ہوا کی طرح اڑا دیا ہے۔ مفصل طور پر جگہ بہ جگہ

اپنے وید بھاشیہ میں بھی مہرشی دیانند نے میکس میولر کی غلطیوں کو طشت از بام کیا ہے۔ اُن جگہوں میں ہی اُنکا دیکھنا مناسب ہے *



باب چہارم

در تحقیق اصلیت وید مقدس

سوال۔ وید کن کا نام ہے۔؟

جواب۔ منتر سمہتا[1] کا نام ہی وید ہے۔

سوال۔ کاتیاین نے اپنی تصنیف میں کہا ہے۔ کہ

मन्त्र ब्राह्मणयो र्वेदनाम धेयम् ॥

"منتر اور براہمن دونوں کا نام وید ہے" پھر براہمن بھاگ کو بھی وید میں آپ کیوں شامل نہیں سمجھتے ہو۔؟

جواب۔ ایسا مت کہو۔ براہمن نامی کتابوں کا نام وید ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ انکا نام پوران اور اتہاس (تواریخ) ہے۔ اور وے ویدوں کی تفسیریں رشیوں کی کہی ہوئی ہیں۔ نہ کہ ایشور کی کہی ہوئیں۔ اور کاتیاین کے علاوہ اور کسی رشی نے بھی انکا نام وید کے زمرہ میں نہیں شمار کیا نیز انکے مصنف جسم والے انسان تھے۔

نوٹ۔ ۱ رگ[1]۔ یجر[2]۔ سام[3] اور اتھرو[4]۔ ان چاروں کا نام ہی منتر سمہتا ہے۔ انکے مجموعہ کو ہی منتر بھاگ کہا جاتا ہے۔ لیکن اصل میں جب ویدوں کے حصے ہی نہیں ہیں۔ تو لفظ بھاگ منتر کے ساتھ جوڑنا ٹھیک نہیں ہے (مترجم)

براھمن وید نہیں کیونکہ ان میں کہانیاں ہیں

جس طرح پر کہ براھمن نامی کتابوں میں انسانوں کے نام لیکر زمانہ ماضی کی تواریخ بیان کی ہے۔ اس طرح منتر بھاگ میں نہیں ہے (اس پر معترض اکثر یجروید کا حسب ذیل منتر پیش کیا کرتے ہیں)

त्र्यायुषं जमदग्नेः कश्यपस्य त्र्यायुषम् ॥
यद्देवेषु त्र्यायुषं तन्नो अस्तु त्र्यायुषम् ॥

(دیکھو یجروید ادھیائے ۳ منتر ۶۲)

(اور کہا کرتے ہیں کہ) اس قسم کے مقولوں میں رشیوں کے نام یجروید وغیرہ میں بھی دکھلائی دیتے ہیں۔ پس تواریخ ہونے کے لحاظ سے منتر اور براھمن برابر دکھلائی پڑتے ہیں۔ پھر براھمن نامی کتابوں کو بھی وید کیوں نہیں مانا جاتا۔ یہہ بالکل وہم ہے۔ اس جگہ جمدگنی اور کشیپ جسم والے انسانوں کے نام نہیں ہیں۔ یہیں حوالہ ذیل ہے

चक्षुर्वै जमदग्निऋषिर्यदेनेन जगत्पश्यत्यथो मनुते तस्माच्चक्षुर्जमदग्निऋषिः ॥

(دیکھو شت پتھ براھمن کانڈ ۸۔ ادھیائے اول)

(آنکھ کو جمدگنی رشی اسلئے کہتے ہیں کہ سارا جہان اس سے ہی دکھائی دیتا ہے)

कश्यपो वै कूर्मः प्राणो वै कूर्मः ॥

(دیکھو شت پتھ براھمن کانڈ ۷۔ ادھیائے ۵)

اسجگہ پران کے کچھو کو کشیپ کہا ہے۔ جسم میں جو ناف ہے

اُسکی شکل کچھو کی مانند ہے۔
یہاں اس منتر سے ایشور سے پرارتھنا کیگئی ہے کہ ہے جگدیشورؔ! آپکی عنایت سے ہملوگوں کے جمدگنی نامی آنکھ اور کشیپ نامی پران سہ چند عرصہ تک قایم رہیں (یعنی اُس عرصہ تک ہماری زندگی ہو) آنکھہ کہنے سے جملہ حواس خمسہ مع من وغیرہ کے سمجھے جاتے ہیں۔ لفظ دیو کے معنی حسب ذیل ہیں۔

विद्वांसो हि देवाः ॥

(دیکھو شت پتھ براھمن کانڈ ۳۔ ادھیا ۷)

جو عالم ہیں اُنہیں کو دیو کہتے ہیں۔ عالموں کی بوجہ اس کے کہ وے کُل علوم (جنمیں صحت قایم رکھنے کا علم بھی شامل ہے) کو جانتے ہیں بمعمول سے سہ چند عمر ہوتی ہے۔ ویسی ہی ہماری اندریوں کی من کے سمیت سہ چند عمر ہووے۔ یعنی جبتک کہ ہم خوشی سے جی سکیں اسکا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ برہمچریہ وغیرہ افضل قواعد کی پابندی سے انسان سہ چند عمر اپنی کرسکتے ہیں۔ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جمدگنی وغیرہ بامعنی الفاظ کے معنی ہی ویدوں میں ظاہر کیئے گئے ہیں۔ اس سے منتر بھاگ میں تواریخ کا ذرا بھی لگاؤ ثابت نہیں ہوتا۔ اس لیئے سائین آچاریہ وغیرہ نے ویدوں کے (معانی کے) اظہار میں جہاں کہیں قصے بیان کیئے ہیں۔ وے سب مشتبہ اور

نوٹ ۱ ویدمیں انسان کی معمولی عمر ایکسو برس کی لکھی ہے۔ لیکن یوگابہیاس وغیرہ کے ذریعہ سے اسمیں زیادتی ۳۰۰ اور ۴۰۰ برسوں تک ہوسکتی ہے۔ پس چند سے یہاں مراد ۳۰۰ برس تک ہے۔ (مترجم)

غیر مستند ہیں۔

براہمن گرنتھ ہی سچے پوران ہیں

اور براہمن کتابوں کے ہی پوران اور اتہاس وغیرہ نام ہیں۔ نہ کہ برہم ویورت اور شریمد بھاگوت وغیرہ کے یہہ یقین کرنا چاہئے۔

(**سوال**) کیوں جی! برہم یگیہ کے قواعد (کے ذکر) میں کہیں کہیں براہمن اور سوتر[ا] گرنتھوں میں اس قسم کے اقوال دکھائی دیتے ہیں

ब्राह्मणानीतिहासान्पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसी: ॥

اور انکا مول اتھرو وید میں بھی ہے۔

स बृहतीं दिशमनुव्यचलत्। तमितिहासश्च पुराणं च गाथाश्च नाराशंसीश्चानुव्यचलन्।
इतिहासस्य च वै स पुराणस्य च गाथानां च नाराशंसीनां च प्रियं धाम भवति य एवं वेद ॥

(دیکھو اتھروید۔ کانڈ ۱۵ - پرپاٹھک ۳۰ - انوواک پہلا منتر ۴)

پس براہمن کتابوں کے علاوہ بھاگوت وغیرہ کتابونکو پوران کیوں نہیں مانتے - ؟

جواب - ایسا مت کہو - ان حوالہ جات کا براہمن نامی کتابوں پر

نوٹ [ا] سوتر گرنتھ اُن کتابونکا نام ہے جنمیں کہ مختصر مقولونکی شکل میں مذہبی فرمان بیان کئے گئے ہیں - عموماً اِن کا تعلق مذہبی رسوم سے ہوتا ہے - آریوں کی فلسفہ اور سائنس کی جملہ کتابیں نیائے وغیرہ بھی سوتروں کی شکل میں ہیں - (مترجم)

ہی اطلاق ہے۔ شریمد بھاگوت وغیرہ پر نہیں۔ کیونکہ اتہاس وغیرہ نام سب براہمن کے انترگت یعنی اُسمیں شامل ہیں۔ اُن میں جو عالمس اور جاہلوں کے جنگ (کا استعارہ) ہے۔ اِس قسم کی تحریروں کو اتہاس ماننا چاہئے۔

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

(دیکھو چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۶)

(یعنی پہلے ایک لاثانی پرماتما ہی تھا)

आत्मा वा इदमेक एवाग्र आसीत् । नान्यत्किंचन मिषत् ॥

(دیکھو اَیتریہ اُپنشد۔ ادھیاے اول۔ کھنڈ اول)

(آتما یعنی روح کل ہی ایک پہلے تھا اور کچھ بھی کام کرنیوالا نہ تھا)

आपो ह वा इदमग्रे सलिलमेवास ॥

(دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیاے اول)

(پہلے جہاں پانی کی حالت میں تھا وغیرہ)

یہ جو جہان کی شروع حالت کا بیان کرنیوالے اقوال ہیں۔ یہ سب براہمن کے انترگت پُوران نام سے کہے جاتے ہیں۔

کلپ براہمنوں کے اُن حصّوں کو کہتے ہیں۔ جنمیں کہ وید منتروں کا ترجمہ کیا جاوے۔ یا وجودوں کی قدرت بیان کیجائے۔ مثلاً۔

इषे त्वोर्जे त्वेति इषे तदाह । यदाहेषे त्वोर्जे त्वेति यो वृष्टादूर्ग्रसो जायते तस्मै तदाह । सविता वै देवानां प्रसविता सवितृ प्रसूता ॥

(دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ اول۔ ادھیاے ۷)

وغیرہ اِس قسم کے مضامین کا نام کلپ ہے (یہاں یجروید کے منتر
اول کو لیکر اُسپر خامہ فرسائی کیگئی ہے)
گاتھا۔ مثلاً یاگیہ ولک اور جنک کا مباحثہ اور گارگی اور میتری
وغیرہ کے باہمی سوال و جواب کا حال جس طرح کہ شت پتھہ برہمن
میں لکھے ہیں۔
نار اشنسی کے بارے میں یاسکا چاریہ فرماتے ہیں۔

नराशंसो यज्ञ इति कथक्या नरा अस्मिन्ना-
सीनाः शंसन्त्यग्निरिति शाकपूणिर्नरैः प्रशस्यो
भवति ॥ (دیکھو نرکت ادھیاء ۸ کھنڈ ۶)

یعنی انسانوں نے جہاں پرمیشور۔ دھرم وغیرہ چیزوں کی یا انسانوں کی
تعریف کی ہے۔ اُن براہمن اور نروکت میں لکھی ہوئی کہانیوں کا
نام نار اشنسی ہے۔ اِن کے علاوہ اوروں کا نہیں۔ اِن سب مقولوں
میں بھی یہہ جاننا چاہیے۔ کہ لفظ ब्राह्मणानि (جمع لفظ
براہمن) تو موصوف ہے۔ اور اِتہاس وغیرہ اُسکی صفتیں ہیں
پس براہمن پستکوں کو ہی اتہاس۔ پوران۔ کلپ۔ گاتھا اور
نار اشنسی جاننا چاہیے۔
اِس بارے میں اور بھی بہت سے پرمان ہیں۔ مثلاً نیاء کا سوتر
ہے۔ کہ वाक्यविभागस्य चार्थग्रहणात् ॥
(دیکھو نیاء شاستر۔ ادھیاء ۲۔ آہنک ۲۔ سوتر ۶۰)
اسپر بھاشیہ کرتے ہوئے واتسیائن رشی فرماتے ہیں کہ جس طرح
کہ دنیاوی بیوہار میں شبد تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اسی طرح پر

براہمنوں میں بھی۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ براہمن وید نہیں ہیں
پھر سوتر ہے۔

विध्यर्थ वादानुवाद वचन विनियोगात् ॥

(ادھیاء ۲۔ آہنک ۲۔ سوتر ۶۱)

وہ تین طرح کے (براہمنوں کے) اقوال حسب ذیل ہیں (۱) ودھی واکیہ
(۲) ارتھ واد اور (۳) انوواد۔

विधिर्विधायक: ॥

(دیکھو نیاء درشن ادھیاء ۲۔ آہنک ۲۔ سوتر ۶۲)

جو قول کہ بطور حکم کے کہا جاتا ہے۔ اُسے ودھی واکیہ کہتے ہیں مثلاً
"جسے سُکھ کی خواہش ہو وہ اگنی ہوتر کرے"۔ وغیرہ براہمن کتاب
کے مقولے ہیں۔

स्तुतिर्निन्दा परकृति: पुराकल्प इत्यर्थवाद: ॥

(دیکھو ایضاً سوتر ۶۳)

(ارتھ واد کے چار حصے ہیں۔ یعنی سُتتی[۱]۔ نندا[۲]۔ پرکرتی[۳] اور
پوراکلپ[۴])

(۱) سُتتی اُس تعریف کو کہتے ہیں۔ جسمیں کہ اشیاء کے اوصاف محض
اس خیال سے بیان کئے جاویں۔ کہ انسانوں کی رغبت نیک کاموں
کی طرف بڑھے۔ مثلاً کسی کام کی تعریف میں کہا جاوے۔ کہ عالم
اور نیک لوگ اُسکی پیروی کرتے رہے ہیں۔ جیسی سروجیت یگیہ
کرنے سے دیوتونکی جے ہوئی ہے۔ وغیرہ۔
(۲) نندا۔ یعنی بُرے کاموں کی خرابیوں کو جتلانا تاکہ انسانوں کو

اُن (بُرے کاموں) سے نفرت پیدا ہو۔ مثلاً جیوتشٹوم یگیہ جو یگیوں میں پہلا ہے۔ اُسکو نہ کرکے جو شخص کہ دیگر یگیہ کرتا ہے۔ وہ دُکھ میں پڑتا ہے۔ یا اُسکا کیا ہوا یگیہ ضایع ہو جاتا ہے۔

(۳) دوسروں کی طرف مختلف احکام کا ظاہر کرنا پرکرتی کہلاتا ہے مثلاً بعض ہون کرنیوالے وپا نامی یگیہ کی سامگری کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور چرکا دھوریو آچاریہ مقدم وصی اور گھی کے مرکب کو سمجھتے کیونکہ یہہ مرکب آگ کی جان سمجھا جاتا ہے۔ وغیرہ۔

(۴) جو حکم کہ بذریعہ تواریخ (اتہاس) کے دیا جاتا ہے۔ اُسے پوراکلپ کہتے ہیں۔ مثلاً کہا ہے کہ براہمن لوگ سام وید کے منتروں کے ذریعہ سے یگیہ میں ہوان کرنے لائق چیزوں کی تعریف کرتے ہوئے گرہیا دہان سنسکار کو کراتے ہیں۔ وغیرہ۔

اسپر سوال یہہ ہوتا ہے کہ پرکرتی اور پُراکلپ کو ارتھ واد کیونکر ٹھہراتے ہو۔ اِسکا جواب یہہ ہے۔ کہ چونکہ اُنکا تعلق ستتی اور نندا کے ساتھ ہے۔ اور اِس لیے بدھی کے متعلق الفاظ پر روشنی ڈالنے کی وجہ سے اُنکو بھی ارتھ واد میں شامل کرلیا ہے۔

विधिविहितस्यानुवचनमनुवादः ॥

(دیکھو نیایہ شاستر ادھیایہ ۲ آہنک ۲ سوتر ۶۴)

انوواد اُسکو کہتے ہیں۔ کہ جسکا پہلے حکم لکھا ہوا ہو۔ اُسیکو یاد داشت سے بیان کرنا وہ دو قسم کا ہے۔ ایک تو وصی لفظ سجنسہ استعمال کرنا اور دوسرا اُس لفظ کا مترادف لفظ بولنا۔

नचतुष्टमैतिह्यार्थापत्तिसंभवाभावप्रामाण्यात्॥

(دیکھو نیائے شاستر ادھیائے ۲ - آہنک ۲ - سوتر ۱)
صرف چار پرمان ہی نہیں ہیں - کیونکہ ایتہیہ - ارتھاپتی - سمبھو اور ابھاؤ - یہ بھی پرمان ہیں - ایتہیہ اسکو کہتے ہیں کہ سلسلہ وار کسی بات کو زمانہ دراز سے سنتے آتے ہوں - اور جسکا کہنے والا معلوم نہ ہو - اس لئے اس پرمان سے بھی اتہاس وغیرہ ناموں میں براہمن کتابوں کا شمار ہوتا ہے - دوسروں کا نہیں -

وید چاروں سمہتاؤں کا ہی نام ہے

علاوہ دیگر وجوہات کے اسلئے بھی براہمن کتابیں وید نہیں ہیں کہ وے وید منتروں کے ویاکھیان (تشریح) کیطور پر ہیں - کیونکہ इषे त्वोर्ज्जे وغیرہ وید منتروں کے حصہ جات کو لیکر انپر براہمن شرح لکھتے ہیں -

مزید براں (ویاکرن کے) مہابھاشیہ میں لکھا ہے - کہ شبد لوکک اور ویدک دو طرح کے ہیں - انمیں سے لوکک شبدوں کی مثال حسب ذیل ہے -

गौरश्वः पुरुषो हस्ती शकुनि र्मृगो ब्राह्मण इति ।

اور ویدک شبدوں کی مثال حسب ذیل ہے -

शन्नोदेवी रभिष्टये इषे त्वोर्ज्जे त्वा अग्नि मीळे पुरोहितम् अग्न आ याहि वीतय इति ॥

اگر براہمن پُستکوں کا شمار ویدوں میں ہوتا تو ضرور براہمن کتابوں کی مثالیں بھی دیجاتیں۔پس مہا بھاشیہ کے مُصنّف نے منتر بھاگ کو ہی وید کا خطاب دیا ہے۔ اور اسلئے تمثیل میں وید منتروں کے اول حصہ دئے ہیں۔ بلکہ جو गौरश्व وغیرہ لوکِک شبدوں کی مثالیں دی ہیں۔ وہ براہمن کتابوں پر بھی صادق آتی ہیں۔کیونکہ انہیں اس قسم کے الفاظ عبارت میں ملتے ہیں۔ نیز مہرشی پانُنینی نے اپنی اشٹادھیائی کے حسب ذیل سوتروں میں بھی وید اور براہمن کی تفریق کو قایم رکھا ہے۔

द्वितीया ब्राह्मणे ॥ (ادھیاء ۲ پاد ۳ سوتر ۶۰)

चतुर्थ्यर्थे बहुलं छन्दसि ॥ (ادھیاء ۲ پاد ۳ سوتر ۶۲)

पुराणप्रोक्तेषु ब्राह्मणकल्पेषु ॥ (ادھیاء ۴-پاد ۳ سوتر ۱۰۵)

پورانے برہما وغیرہ رشیوں کے کہے ہوئے براہمن-کلپ گرنتھ ویدوں کے ویاکھیان ہیں۔ اسلئے انکو اتہاس اور پوران کہتے ہیں۔ اگر چھند اور براہمن دونوں کا وید میں شمار ہووے۔ تو चतुर्थ्यर्थे बहुलं छन्दसि والے سوتر میں چھند کا ذکر بیفائدہ ہوجاوے۔کیونکہ براہمن کی نسبت علیحدہ سوتر ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ براہمن کتابوں کا نام وید نہیں ہے۔پس صاف ثابت ہوا کہ برہم براہمنوں کا نام ہے جنہیں شت پتھ براہمن کا بیان ہے۔

ब्रह्म वै ब्राह्मणः क्षत्रं राजन्यः ॥

(دیکھو کانڈ ۱۳۔ ادھیاء اول)

چنانچہ ویاکرن مہا بھاشیہ میں بھی لکھا ہے۔

समानार्थौ वेतौ ब्रह्मनशब्दो ब्राह्मणशब्दश्च ॥
(ادھیاء ۵ پاد اول - آہنک اول)

چاروں ویدوں کے جاننے والے برھما یعنی براھمن مہرشیوں کے کہے ہوئے جو ویدوں کے دیاکھیان ہیں - اُنکو براھمن - (کتب) کہا جاتا ہے -
اور کاتیاین کے نام سے جو قول کہ منتر اور براھمن دونوں کا نام وید بتلانیوالا ہے - وہ اگر اِس خیال سے کہا ہو - کہ چونکہ براھمنوں میں ویدوں کے دیاکھیان شامل ہیں - اِسلئے اُنہیں بھی وید کہہ دو تو وہ بھی ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ دیگر رشیوں نے اِن دونوں کو وید نہیں مانا ہے - اِس طرح کے بہت سے پرمان اور بہت سی دلائل موجود ہیں - جن سے ثابت ہوتا ہے - کہ منتر بھاگ کا نام ہی وید ہے نہ کہ براھمن کا -

سوال - (آخری) کنٹوں جی! کیا براھمن کتابوں کو بھی وید کی طرح مستند ماننا چاہئے - یا نہیں -

جواب - (آخری) براھمن کتابوں کی سند ویدوں کی طرح نہیں ہوسکتی کیونکہ وے (مثل ویدوں کے) پرمیشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں البتہ ویدوں کے موافق ہونیکی وجہ سے مستند ہوسکتے ہیں -

تفسیر

چاروں ویدوں کا نام حسب ذیل ہے - رگوید - یجروید - سام وید اتھروید - اِن ہرچہار کی چار تفسیریں ہیں - جنہیں کہ وید منتر نکے

حصے لیکر انکی شرح لکھی گئی ہے۔ چنانچہ رگوید کا براہمن شت پتھ یجروید کا امیتریہ۔ سام وید کا سام براہمن۔ اور اتھروید کا گوپتھ براہمن سمجھے جاتے ہیں۔ ان براہمن پستکوں میں کہانیاں وغیرہ بھی موجود ہیں۔ پورانک ہندو لوگ ان براہمن کتابونکو بھی ویدوں کے اندر شامل کرکے ویدوں پر کہانیوں کے مجموعہ ہونیکا داغ لگایا کرتے ہیں۔ مہرشی دیانند نے حوالہ جات مستند اور دلائل سے ثابت کردیا ہے۔ کہ براہمن پستکوں کا نام وید ہرگز نہیں ہے۔ اور اسلئے انہیں پرمیشور کا گیان نہیں کہہ سکتے۔

ہمیں نہایت افسوس ہے۔ کہ آجکل کے پورانک ہندو براہمن کتابوں کو وید ماننے لگ گئے ہیں۔ ورنہ سنہ ۱۳۰۰ء تک ایسا عمل ہرگز نہ تھا چنانچہ سائین آچاریہ نے اپنے رگوید بھاشیہ کے دیباچہ (بھومکا) میں اقبال کیا ہے۔ کہ منتر بھاگ ہی ایشور کا گیان ہے۔ اور کہ براہمن کتابیں وید نہیں ہیں۔ اسجگہہ گنجائش نہیں ہے۔ کہ سائیناچاریہ کی مفصل بحث کو درج کیا جاوے۔ میں ارادہ رکھتاہوں کہ جو سلسلہ بنام "ویدوں کے بھاشیہ کار اور مہرشی دیانند" میں نے شروع کیا ہے۔ انہیں اس امر پر مفصل بحث کرونگا۔ یہہ ثابت کرکے کہ سوائے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید اورکسی کتاب کو وید نہیں کہہ سکتے۔ سوامی دیانند نے ویدنکی نسبت ہم اعتراضات کا خاتمہ کردیا ہے۔

باب پنجم

در بیان علم الٰہی از وید مقدس

اِس سوال کا جواب - کہ آیا وید میں جملہ علوم ہیں یا نہیں - یہہ ہے کہ وید میں جملہ علوم کے بنیادی اصول موجود ہیں - اُنمیں سے پہلے برہم ودیا (علم الٰہی) اختصار کے ساتھ ظاہر کیجاتی ہے -

तमीशानं जगतस्तस्थुषस्पतिं धियंजिन्वमसे हूमहे वयम्। पूषा नो यथा वेदसामसद्वृधे रक्षिता पायुरदब्धः स्वस्तये ॥

(دیکھو رگوید اشٹک پہلا - ادھیاۓ ۲ - ورگ ۱۵ - منتر ۵)

ترجمہ

جو سارے جہان کا بنانیوالا جملہ ساکن اور محرک کا مالک اور پرورش کرنیوالا - جو (انسانوں کی) عقل سے خاطر جمع کرنیوالا ہے - اُس سے ہم اپنی حفاظت کے لئے دعا کرتے ہیں - کیونکہ وہ ہی ہم سبکو مضبوطی دینے والا ہے - ہے پرمیشور! جس طرح کہ آپ ہماری (روحانی) علم اور (دنیاوی) طلا وغیرہ دولتوں کو بڑھانیوالے ہو - اُسی طرح پر اپنے کرم سے سب کی حفاظت بھی کیجئے - جیسے آپ ہمارے محافظ ہیں اُسی طرح پر جملہ راحت بھی دیجئے -

तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः दिवीव

चक्षुराततम् ॥ (دیکھو رگوید اشٹک پہلا - ادھیاء ۲ - ورگ ۷ - منتر ۵)

اس منتر کے مفصل معنی باب مضامین وید مقدس کے وگیان کانڈ میں اچھی طرح لکھدیا ہے۔ وہاں دیکھ لینا۔

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान परीत्यसर्वाः प्रदिशो दिशश्च । उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मनात्मानमभिसंविवेश ॥ (دیکھو یجر وید - ادھیائے ۳۲ - منتر ۱۱)

ترجمہ

جو پرمیشور کہ آکاش وغیرہ عناصر میں اور سورج وغیرہ جملہ کروں میں پھیل رہا ہے۔ اسی طرح پر جوکہ مشرق وغیرہ اطراف اور اُن اطراف کے کونوں میں بھی بھرپور ہورہا ہے۔ یعنی جسکی موجودگی سے ایک ذرّہ بھی خالی نہیں ہے۔ جوکہ اپنی قدرت کا بھی روح ہے۔ اور جوکہ ہر کلپ[۱] میں جہان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اُس راحتِ کل پرمیشور کو جو انسان کہ اپنی ساری طاقت یعنی اپنے دلکی تمام حالتوں سے ٹھیک جانتا ہے۔ وہی اُسکو حاصل کرکے سدا نجات کی راحت کا لطف اٹھاتا ہے۔

महद्यक्षं भुवनस्य मध्ये तपसि क्रान्तं सलिलस्य पृष्ठे । तस्मिञ्छ्रयन्ते यउके च देवा वृक्षस्य स्कन्धः परित इव शाखा ॥

نوٹ [۱] آریوں کے عقیدے کے مطابق انگنت دفعہ علت مادی سے جہان پیدا ہوا اور انگنت بار پھر اپنے سبب علت مادی میں لگیا۔ جس عرصہ تک کہ ایکبار کا پیدا شدہ جہان بنا رہتا ہے اُسے کلپ کہتے ہیں (مترجم)

(دیکھو اتھروید کانڈ ۱۰- پرپاٹھک ۲۳- انوواک ۴- منتر ۳۸)

جو سب سے بڑا سب کا معبود ہے- جو سارے جہان میں بھرپور ہے
جو علم حق میں سب سے بڑا ہے- جو خلا کا بھی سہارا اور اُس کے
اندر موجود ہے- اور جو پرلئے[ل] کے بعد بھی بدستور قایم رہنے والا
ہے- اُسی کو برمھ جاننا چاہیے- اُسی برمھ کے اندر پہلے کہے ہوئے ۳۳
دیوتا اِسی طرح ٹھہر رہے ہیں- جس طرح کہ درخت کا انگور نکلکر موٹا
ہوکر وھی سب شاخونکا سہارا ہوتا ہے-

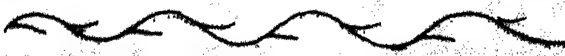
न द्वितीयो न तृतीयश्चतुर्थो नाप्युच्यते। न पंचमो न षष्ठः सप्तमो नाप्युच्यते। नाष्टमो न नवमो दशमो नाप्युच्यते। तमिदं निगतं सहः स एष एक एकवृदेक एव। सर्वे अस्मिन्देवा एकवृतो भवन्ति ॥

(دیکھو اتھروید کانڈ ۱۳- انوواک ۴- منتر ۱۷ و ۱۸ - ۲۰ و ۲۱)

اِن سب منتروں سے یہی تحقیق ہوتا ہے- کہ پرمیشور ایک ہی ہے
اُسکے بغیر کوئی نہ دوسرا نہ تیسرا اور نہ کوئی چوتھا پرمیشور ہے- نہ
پانچواں نہ چھٹا اور نہ کوئی ساتواں ایشور ہے- نہ آٹھواں نہ نواں
اور نہ کوئی دسواں ایشور ہے- بلکہ وہ ہمیشہ ایک لاثانی ہی ہے
اُس کے بغیر دوسرا ایشور کوئی بھی نہیں- اِن منتروں میں جو دو سے
لیکر دس تک دیگر ایشور کے ہونیکی تردید کی ہے- سو اُسکا مطلب

ل- کلپ کے خاتمہ پر جبکہ جہاں اپنے سبب یعنی علت مادّی میں لئے ہو جاتا
یعنی مل جاتا ہے- اُسکو پرلئے کا آغاز کہتے ہیں- (مترجم)

یہہ ہے۔ کہ سب اعداد کا مرکز ایک ہی ہے۔ اسی کو دو۔ تین۔ چار
پانچ۔ چھ۔ سات۔ آٹھ اور نو دفعہ شمار کرنے سے ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶
۷۔ ۸۔ ۹ کے ہندسے بنتے ہیں۔ اور ایک پر صفر لگانے سے ۱۰ کا
عدد بنتا ہے۔ اُن میں سے ایک پرمیشور کی تحقیق کرا کے ویدوں میں
دوسرے ایشور کی ہستی کی ہر طرح سے تردید ہی لکھی گئی ہے۔ یعنی اُسکو ایک
ہونے میں بھی کوئی بھید نہیں ہے۔ اور وہ صفر بھی نہیں۔ بلکہ جو
ہستی کُل۔ عقل کُل اور راحت کُل۔ وغیرہ اوصاف سے موصوف ایک رس
پرماتما ہے۔ وہی ہمیشہ سے سارے جہان میں پھیل کر زمین وغیرہ سب
کُروں کو بنا کر اپنی قدرت سے انہیں سہارا دے رہا ہے۔ یعنی وہ اپنے
کام میں کسی کی مدد نہیں لیتا۔ اُسی پرماتما کی قدرت کے اندر وسو
وغیرہ سب دیوتا یعنی زمین وغیرہ کُرے ٹھہر رہے ہیں۔ اور پرلے میں
بھی اُسی کی قدرت میں لے ہوکر اُسی میں بنے رہتے ہیں۔ اس طرح کے اور
بھی علم الٰہی کے جتلانیوالے (सपर्य्यगा) وغیرہ منتر وید
میں بہت سے ہیں۔ کتاب کی ضخامت کے بڑھ جانے کے خوف سے
یہاں نہیں لکھے جاتے۔ لیکن وید میں جہاں جہاں وے منتر آئینگے
اُنکی تفسیر لکھتے وقت وہاں وہاں اُنکے معنی ظاہر کیئے جائینگے۔



باب ششم

دربیان فرائض ازروئے وید مقدّس

संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि जानता-
म्। देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपास-
ते ॥ (دیکھو رگوید اشٹک ۸ - ادھیایہ ۸ - ورگ ۴۹ - منتر ۲)

مطلب

پرمیشور کہتا ہے - کہ اے انسانو! میرا کہا ہوا - انصاف پر مبنی - طرفداری سے بری) - سچے اوصاف سے روشن جو دھرم ہے - اُسکو تم لوگ اچھی طرح حاصل کرو - یعنی اُس کے حصول کے لیئے ہر قسم کے اختلاف کو چھوڑکر اتفاق سے رہو - جس سے کہ تمھارا اعلیٰ سکھ ہمیشہ بڑھتا رہے - اور ہر ایک طرح کا دُکھ دور ہووے - تم لوگ (ایکدوسرے کے ساتھ) متفق ہوکر باہمی غپ شپ اور مغالطہ وغیرہ اُلٹی بحث کو چھوڑکر باہمی محبّت سے سوال وجواب کے طریقہ پر تحقیق حق کرو - تاکہ سچے علم اور اعلیٰ اوصاف کی تم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے - تم لوگ اپنے علم حق کو سدا بڑھاتے رہو - جس سے تمہارا من منوّر ہوکر تمہاری ہمت کو ہمیشہ بڑھاوے - تاکہ تم لوگ عالم ہوکر ہمیشہ راحت حاصل کرتے رہو - تم لوگوں کو دھرم کا ہی کرنا واجب ہے - نہ کہ ادھرم کا - اسمیں تمثیل

دیتے ہیں۔ کہ جو عالم ۔ نیک ۔ بیرعائت بزرگ پرمیشور کے دہرم کے پریمی
تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جس طرح پر کہ وسے قادرِ مطلق پرمیشور کے
دھرم پر چلتے تھے۔ اُسی طرح پر تم بھی اُسی سچے دہرم پر چلو جس سے
ویدک دھرم بخوبی کے ساتھ ظاھر ہووے۔

समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं मनः सह चित्तमेषाम ॥ समानं मन्त्रमभिमन्त्रयेवः समानेन वो हविषा जुहोमि ॥ (دیکھو رگوید اشٹک ۸ - ادھیاے ۸ ۔ ورگ ۴۹ - منتر ۳)

مطلب

اے انسانو ! تمہارا منتر یعنی پرمیشور سے لیکر زمین تک حاضر اور غائب طاقت اور اوصاف والی اشیاء کا علم ہوتا ہے۔ جس سے اُسے منتر کہتے ہیں (مثلاً راجا کا منتری ۔ یعنی سچ اور جھوٹھ میں تمیز کرنیوالا) وہ (منتر) بھی سچے علم کا ثمرہ ۔ سبکا بھلا کرنیوالا اور باہمی مخالفت سے بری ہو۔ اور اگر تم بہت سے آدمی کسی مشتبہ بات پر غور کرو۔ تو جو جو علیحدہ علیحدہ ہرایک شخص کی رائے ہو۔ انکے نچوڑ کو لیکر جو جو نوع انسان کے بھلے کی نیک صلاحیں ہوں ۔ اُن سبکو جمع کرکے اُن کے مطابق چلو ۔ جس سے کہ دن بدن انسانوں کا اعلیٰ سُکھ بڑھتا رہے ۔ اور قواعد مجلسی کا انتظام یعنی جس میں سب انسانوں کی عزت اُنکے علم ۔ تعلیم ۔ برھم چریہ وغیرہ آشرم ۔ اچھے اچھے کام ۔ اعلیٰ انسانوں کی مجلس بناکر سلطنت کا انتظام کرنا ۔ اور جس سے عقل جسم طاقت ۔ ہمت وغیرہ بڑھیں ۔ اور دُنیا و عقبیٰ سدھریں ۔ ایسا

جو عمدہ انتظام ہے۔ وہ بھی تمہارا ایک ہی طرح کا ہو۔ تاکہ تمہارے سب اچھے کام بنجائیں۔ ہے انسانو! تمہارا من بھی آپسمیں مخالفت سے بری ہو۔ یعنی سب جانداروں کے دُکھ کو دور کرنے اور سُکھ کی ترقی کے لئے اپنے آتما کی طرح ہمت کرنیوالا ہو۔ اچھے اوصاف کے حصول کو سنکلپ اور بُرے اوصاف کے چھوڑنے کی خواہش کو وکلپ کہتے ہیں۔ جس سے کہ جیو آتما یہہ دونو فعل کرتا ہے۔ اُسکا نام من ہے۔ اُس (من) سے ہمیشہ ہمت کرو۔ تاکہ تم اپنے فرض ادا کرنے میں ہمیشہ مستقل اور نامخالف ہو۔

چت اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس سے سب اعمال کا حافظہ یعنی اگلے پچھلے افعال کا ٹھیک ٹھیک وچار ہو۔ وہ تمہارا (چت) بھی یکساں ہو۔ تمہارے یہہ من اور چت سب انسانوں کے سُکھ کے لیئے ہی کام کریں۔ اس طرح جو انسان کہ سب کا بھلا کرنیوالے۔ اور سبکو سُکھ دینے والے ہیں۔ اُنپر کرم کرتے ہوئے اُنکو فرمان دیتا ہوں کہ سب انسان میرے اس فرمان کے مطابق عمل کریں۔ تاکہ اُنکے درمیان کبھی بھی سچائی کا ناش اور جھوٹھ کی ترقی نہ ہو۔

دینا اور لینا بھی تم لوگوں کو سچے دہرم کے مطابق ہی کرنا چاہئیے اور یہہ بات یقیناً جان لو کہ میں سچائی کے ساتھ تمہارا اور تمہارے ساتھ سچائی کا میل کرتا ہوں۔ اسلئے میرا کہا ہوا ہی دھرم مانو اسکے برخلاف کو دہرم مت مانو۔

समानीव आकूति: समाना हृदयानि वः ॥ समानम-

स्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

(دیکھو رگوید اشٹک ۸۔ ادھیاے ۸۔ ورگ ۴۹۔ منتر ۴)

مطلب

اے انسانو! جسقدر تمہاری طاقت ہے۔ اسکو دھرم کے ساتھ لاکر سب سکھوں کو ہمیشہ بڑھاتے رہو۔ تمہاری آکوتی یعنی مستقل ہمت اور نیک عمل بھی باہمی پراپکار سے ایک دوسرے کے سکھ کے لئے ہو۔ یعنی ایسا کام کرو جس سے کہ میرا اپدیش کیا ہوا دھرم قایم رہے۔ تمہارے ہردے یعنی من کی سب تحریکیں ہمیشہ محبت کے ساتھ ہوں اور دشمنی سے علیحدہ رہیں۔ تم سب کے من بھی باہمی ٹھیک حالت میں ہوں لفظ من کئی اوصاف کا مجموعہ ہے۔ اسمیں حوالہ شت پتھ برہمن کا دیا جاتا ہے۔

काम: संकल्पो विचिकित्सा श्रद्धाऽश्रद्धा
धृतिरधृतिर्ह्रीर्धीर्भीरित्येतत्सर्वं मन एव तस्मा
दपि पृष्ठत उपस्पृष्टो मनसा विजानाति ॥

(دیکھو شت پتھ برہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیاے ۴)

من سے امتیاز کرنے کے بعد ہی کسی کام کا آغاز کیا جاتا ہے (ایسے موقعہ پر) اعلیٰ اوصاف کے حاصل کرنیکی خواہش کو کام کہتے ہیں۔
(۲) اس (یعنی کام) کے حاصل کرنیکی طیاری کی خواہش کو سنکلپ کہتے ہیں۔
(۳) اس قسم کے اعتراض کو جوکہ محض تفتیش حق کی خواہش سے کیا

لہ نوٹ۔ دوسروں کی بھلائی۔

جاوے۔ وچکتسا۔ کہتے ہیں۔

(۴) پرمیشور اور (اُسکے) سچے دھرم وغیرہ اوصاف پر اعلیٰ درجہ کا یقین شردہا کہلاتی ہے۔

(۵) دہریہ پن اور ادھرم وغیرہ پر یقین رکھنا اشردہا کہلاتی ہے۔

(۶) سکھ ہو خواہ دکھ ایشور اور دھرم پر ہمیشہ اعتقاد رکھنا۔ دھرتی کہلاتی ہے۔ (۷) بُرے کاموں کے کرنے میں استقلال کا نہ ہونا ادھرتی کہلاتی ہے۔

(۸) سچے دھرم کی پیروی نہ کرنے اور غلط عمل کرنے سے من کو روکنا ہری ہے۔

(۹) اعلیٰ اوصاف کو فوراً جذب کرنیوالی جو دھارن کرنیوالی حالت ہے اُسے دھی کہتے ہیں۔

(۱۰) بد اعمال یعنی پرمیشور کی نافرمانی سے گناہگار ہونا اور پرمیشور کو ہر جگہ موجود نہ دیکھنا بھیہ کہلاتا ہے۔

یہ کُل حالتیں جسمیں موجود ہیں۔ وہ تمہارا من بھی ٹھیک ہو۔ اے انسانو! ایسے اعمال کی ہمیشہ پیروی کرو جس سے کہ اوپر کہے ہوئے احکام کی پیروی سے تم لوگوں کو اعلیٰ خوشی ہمیشہ حاصل ہو۔ اور ایکدوسرے کی نیک مدد سے ہمیشہ ترقی کرتے رہو کسی کے دُکھ کو دیکھکر خوش مت ہو۔ بلکہ سبکو خوش کرکے ہی اپنے آتما کو سُکھی مانو اور ایسی کوشش کرو۔ کہ سب لوگ آزاد ہوکر ہمیشہ خوش رہیں۔

दृष्ट्वा रूपे व्याकरोत्सत्यानृते प्रजापतिः ॥ अश्रद्धा

मनृतेऽदधाच्छ्रद्धां सत्ये प्रजापतिः ॥

(دیکھو یجُروید ادھیاء ۱۹ - منتر ۷۷)

اِس منتر کے ذریعہ سے کُل مخلوق کا مالک جو پرمیشور ہے۔ وہ دھرم کا اُپدیش دیتا ہے۔ کہ سب انسانوں کو ہر حالت میں ہمیشہ سچائی کی صحی محبت کے ساتھ حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جھوٹھ سے نفرت کرنی چاہیئے سارے جہان کے مالک پرمیشور نے دہرم اور ادہرم کے ظاہر اور پوشیدہ اوصاف کو دیکھ کر اپنی ہمہ دانی اور اپنے کامل علم سے انکو تقسیم کیا ہے پس سب انسانوں کو جھوٹھ یعنی استیہ - ادھرم - بے انصافی سے نفرت کرنی چاہیے۔ اسی طرح سے ویدشاستر کے مانے ہوئے سچ یعنی پرتیکش وغیرہ شہادتوں سے پڑتال کیا گیا۔ بیہر غایت - انصاف پر مبنی جو دہرم ہے۔ اس سے ہمیشہ محبّت کرنی چاہیے۔ اسطرح سب انسانوں کو پوری کوشش سے اپنے چت میں دہرم سے محبت اور ادہرم سے نفرت حاصل کرنی چاہیے۔

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम् ॥ मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे । मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

(دیکھو یجُروید ادھیاء ۳۶ - منتر ۱۸)

اِس منتر کا خلاصہ مطلب یہہ ہے۔ کہ سب انسان ہر طرح سے ہمیشہ سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ کریں۔ اور سب انسانوں کو لازم ہے کہ پرمیشور کے کہے ہوئے دہرم کی ہی پیروی کر کے ایشور کی ہی پرارتھنا

کریں - جس سے اُنکا میلان طبع دہرم کی طرف ہی ہو - یعنی -
ہے سب دُکہوں کے دور کرنیوالے پرمیشور! ہمپر ایسی کرپا کرو کہ جس سے ہم سچے دہرم کو ٹہیک ٹہیک جان کر بہیر عائت ہوکر محبت سے برتاؤ کریں یعنی سب ہمارے دوست ہوں - اور یہہ زیادہ خواہش ہماری ہے - کہ ہم سب میں اچھے اوصاف بڑہتے رہیں - اسی طرح ہم لوگ بھی سب کو دوستانہ نگاہ سے یعنی اپنے آتما کی طرح سب کو دیکہیں - اور ہم سب لوگ ملکر ہمیشہ دوستانہ سلوک رکھیں - اور سچے دہرم کی پیروی سے سچے سکھوں کو ہمیشہ بڑہاویں - جو ایشور کا کہا دہرم ہے - وہی سب کے ماننے کے لائق ہے -

تفسیر

اول تین منتروں میں انسانوں کے فرائض کے اعلیٰ سبق دیئے گئے ہیں - یہہ اُس ہارمونیئل فلاسفی harmonial philosophy کا جوہر ہے - جیسے کہ اِسوقت کے یوروپ اور امریکہ کے باشندے اپنی اختراع بتلا رہے ہیں - ہرایک انسانی طاقت کا ٹہیک ٹہیک استعمال کرنا ہی اِسجگہہ دہرم کا معراج بتلایا گیا ہے - محض اتفاق کے بے معنی لفظ کو چھوڑکر اور محض آزادی کے شر انگیز لفظ سے کنارہ کشی کرکے بتلایا گیا ہے - کہ دھرم کے مطابق ٹھیک ٹھیک ایکدوسرے سے ملکر کام کرنیکا نام اتفاق ہے - اور آتما کے اندریوں پر قابو رکھنے کا نام آزادی ہے اِسکے بعد چوتھے منتر میں نمائش ہے - کہ ہمیشہ سچائی سے ہی پیار

کرنا چاہئے۔ مصیبت کے وقت بھی جو لوگ سچائی پر قایم رہتے ہیں۔ انہیں
کو سچی راحت حاصل ہوتی ہے۔

لیکن سب سے بڑھکر دھرم کی تعلیم اِس پانچویں منتر میں دی گئی ہے
دُنیا کی تمام مذھبی تعلیمیں اپنی ہمدردی کا دایرہ انسانوں سے آگے نہیں
بڑھاتیں۔ اور اُنمیں سے بھی خاص خصوصیتہر ہی اپنی ہمدردی کو محدود
کر دیتی رہیں۔ یہودی اپنی قوم کے سوا اور کسی کا خُدا کے ساتھ تعلق
نہیں جتلاتے تھے۔ عیسائی اُنہیں کی نجات بتلاتے ہیں۔ جو مسیح پر
ایمان لاویں۔ مسلمانوں کی شفاعت محمد صاحب کرینگے۔ قرآن مومنوں کے
ساتھ جو برتاؤ بتلاتا ہے۔ وہ دیگروں کے ساتھ روا نہیں رکھتا۔ لیکن وید
بتلاتا ہے۔ کہ सर्वाणि भूतानि یعنی سب جانداروں کیساتھ
دوستانہ محبت سے برتاؤ کرو۔ عیسائی مذہب فخر کیا کرتا ہے۔ کہ اُسنے
بنی نوع انسان کے ساتھ برادرانہ سلوک کی ہدایت کی ہے۔ لیکن اُنکو
خبر ہی نہیں۔ کہ وید نے حیوان چیونٹی وغیرہ جانداروں تک اپنی ہمدردی
کا دایرہ کشادہ کیا ہے۔ اِسلیئے مہا بھارت میں لکھا ہے۔ کہ

अयं निजः परो ऽन्यो गणना लघु चेतसाम्।
उदार चरितानान्तु वसुधैव कुटुम्बकम्॥

"یہ اپنا ہے یہہ بیگانہ ہے ایسا خیال تنگ خیال انسانوں کا ہے
فراخ دلوںکے لیئے ساری دُنیا ہی اپنا خاندان ہے"

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे रा-
ध्यताम। इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि॥

(دیکھو یجر وید ادھیاء اول منتر ۵)

اس منتر کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ تمام انسانوں کو ہمیشہ پرمیشور کی مدد کے لیے دعا کرنی چاہئے۔ کیونکہ بجز اُسکی مدد کے سچے دھرم کا علم اور اسکی تعمیل کی تکمیل کبھی نہیں ہوتی۔ یعنی

اے سچائی کے مالک پرمیشور! سچے دھرم پر چلنے کی خواہش کرتا ہوں

اسمیں حوالہ شت پتھ براہمن کا ہے۔

सत्यमेव देवा अनृतं मनुष्याः । एतद्ध वै देवा व्रतं चरन्ति यत्सत्यम् ॥

(دیکھو کانڈ اول۔ ادھیاء اول)

"سچے اعمال سے دیوتا اور جھوٹے اعمال سے انسان کہلاتے ہیں اسلیے سچے اعمال کو ہی دھرم کہتے ہیں۔"

آپ ایسی مہربانی کریں کہ جس سے اُس سچے اعمال والے دھرم کو کرنے کے قابل میں ہوسکوں۔ کیونکہ اُسکو پورا کرنیوالے صرف آپ ہی ہیں۔ وہ یہ دعاء ہے جیسی کہ میں یقیناً چاہتا ہوں کہ جھوٹے کاموں کو چھوڑکر سچے اعمال میں مستقل رہوں۔ اس سچے اعمال کی کوشش میں پرمیشور سے جہاں پرارتھنا کرنی وہاں ساتھ ہی اپنی ہمت بھی کرنی چاہئے۔ کم ہمت آدمی کبھی بھی پرمیشور کو حاصل نہیں کرسکتا۔ جیطرح کہ آنکھوں والا ہی دیکھ سکتا ہے۔ نہ کہ اندھا۔ اسیطرح جو انسان کہ سچے دل سے ہمت کیسا تھ دھرم کرنا چاہتا ہے۔ اُسپر پرمیشور بھی مہربانی کرتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ کیونکہ پرمیشور نے دھرم کرنے کے لیے عقل وغیرہ بڑھنے والے سامان انسان کے ساتھ رکھے ہیں۔ جیوآتما جب اُن (سامانوں)

سے پوری محبت کرتا ہے۔ تب پرمیشور بھی اپنی پوری قدرت سے اُسپر مہربانی کرتا ہے۔ دوسرے پر نہیں کیونکہ سب جاندار کام کرنے میں آزاد اور گناہونکی سزا بھوگنے میں کچھ دوسرے کے ماتحت ہیں۔

व्रतेन दीक्षा मामोति दीक्षया मोति दक्षिणाम॥
दक्षिणा श्रद्धामामोति श्रद्धया सत्यमाप्यते

(دیکھو یجر وید ادہیاء ۱۹ منتر ۳۰)

اِس منتر کا مطلب یہہ ہے۔کہ جب انسان دہرم کو جاننے کی خواہش کرتا ہے۔ تب ہی سچائی کو جانتا ہے۔ اُسی سچائی پر اعتقاد کرنا چاہئے۔جھوٹھ میں ہرگز نہیں۔ یعنی

جو انسان کہ سچا عمل مستقل مزاجی سے کرتا ہے۔ تب وہ دیکھتا یعنی اعلیٰ نتائج کو حاصل کرتا ہے۔جب انسان اعلیٰ اوصاف سے موصوف ہوتا ہے۔ تب لوگ سب طرحسے اُسکی عزت کرتے ہیں۔کیونکہ دہرم وغیرہ اوصاف حمیدہ سے ہی انسان اُس ثمرہ کو حاصل کرتا ہے۔ اورطرح سے ہرگز نہیں جبکہ برہمچریہ وغیرہ سچے اعمال سے اپنی اور دوسرے انسانوں کی اعلیٰ عزت ہوتی دیکھتا ہے۔ تو اُنھیں مستقل اعتقاد ہوجاتا ہے کیونکہ سچے دہرم کی پیروی ہی انسانوںکی سچی عزت کرانیوالی ہے۔پھر سچے دہرم کی پیروی میں جسقدر زیادہ ایمان بڑہتا جاتا ہے۔ اُتنا ہی لوگ دنیا اور عقبیٰ کے سکھ کو زیادہ حاصل کرتے جاتے ہیں۔ اِس سے یہہ ثابت ہوا۔کہ سچائی کو حاصل کرنے کے لیئے ہمیشہ ایمان اور محبت وغیرہ سے استقلال کو انسان بڑہاتے رہیں۔ تاکہ سچے دہرم کا ٹھیک

حصول ہو۔

श्रमेण तपसा सृष्टा ब्रह्मणा वित्तऋते श्रिता ॥ ६ ॥ सत्येनावृता श्रिया प्रावृता यशसा परीवृता ॥१०॥

(دیکھو اتھروید - کانڈ ۱۲ - انوواک ۵ - منتر ۱ و ۲)

ان (ہر دو) منتروں سے دہرم کے اوصاف ظاہر کئے گئے ہیں - جو کہ محنت کوشش - استقلال - اُدّم وغیرہ ہیں - کیونکہ پرمیشور نے انسانوں کو کوشش اور سچے اعمال کے اوصاف سے موصوف بنایا ہے - اِسلئے پرمیشور کے سچے گیان (وید) سے منور ہو کر سب انسان اپنی اپنی معلومات کو بڑھاتے رہیں - اور سب انسان رِت یعنی پرمیشور کے سچے علم اور سچے اعمال کے شغل میں ہمیشہ رہیں -

سب انسانوں کو چاہیے کہ پرتکش وغیرہ پرمانوں سے پڑتال کر سچائی کی پیروی کریں - ہے انسانو ! تم لوگ اوصاف حمیدہ سے منور ہو کر اعلیٰ ثروت کو حاصل کر کے نیک دولت سے پُر ہو کر نیک شہرت کو پہنکر چاروں طرف عظمت پھیلاؤ - اور اعلیٰ اوصاف حاصل کر کے سچائی کی پیروی کرتے ہوئے نیک شہرت حاصل کرنا چاہیے -

स्वधया परिहिता श्रद्धया पर्यूढा दीक्षया गुप्ता यज्ञे प्रतिष्ठिता लोको निधनम् ॥ ११ ॥ ओजश्च तेजश्च बलं च वाक् चेन्द्रियं च श्रीश्च धर्मश्च ॥१२॥

(دیکھو اتھروید - کانڈ ۱۲ - انوواک ۵ - منتر ۳ و ۷)

سب انسانوں کے لیے یہی ہمیشہ مفید ہے - کہ اپنی ہی چیزوں کو اپنے قبضہ میں رکھیں - اعتقاد یا ایمان کی جڑ سچائی ہے - نہ کہ جھوٹھ اس لیے سچائی پر ہی پورا ایمان رکھنا چاہیے - عالموں کے سچے اوپدیشوں کی ہر ایک انسان کو بخوبی حفاظت کرنی چاہیے - یگیہ سوروپ پرمیشور کی اُپاسنا اور اشومیدھ سے لیکر صنعت اور حرفت وغیرہ یگیوں کو ہمیشہ کرنا چاہیے - انسانوں کو تا بہ زیست سب طرح کے مفید عام اور سچے کام کرنے چاہئیں - یہی سب انسانوں کے لیے پرمیشور کا اُپدیش ہے -

سچائی سے پرورش کی ہوئی طاقت - بیخوف ہو کر اور بیہودہ عاجزی سے دور رہ کر راست عمل کرنا سکھ دکھ اور نفع نقصان وغیرہ غرضیکہ ہر حالت میں خوشی اور رنج سے بری ہو کر سچے دھرم میں مستقل رہنا اور دکھ کے دور کرنے میں کوشش کرنا اور برداشت کی طاقت کرنا برہمچریہ وغیرہ اچھے قواعد (کی پابندی) سے جسم اور عقل کو صحت مند رکھتے ہوئے اعضائے کی مضبوطی اور عقل کا استقلال حاصل کرنا اور جسمانی طاقت کے کاموں کی لیاقت حاصل کرنا - تعلیم تربیت سچائی اور شیریں زبانی وغیرہ اوصاف حمیدہ سے زبان کو موصوف کرنا سن وغیرہ زبان سے علیحدہ چھ گیان اندریاں (یعنی سن اور پانچ گیان اندریاں - یعنی حواس خمسہ جنکی تفصیل اور تشریح پہلے ہو چکی ہے) اور زبان بھی کرم اندریوں (اعضائے انسانی) کا شمار ایک زبان کہنے سے آگیا - ان سبکو پاپ سے روک کر سچے دھرم کی پیروی میں لگانا - چکرورتی راجیہ کے سامان کو ہمت سے مہیا

کرنا - اِس وید کے کہے ہوئے - دعاشت سے بری - سچائی سے پُر سبکو بھلا کرنیوالے - دہرم کی پیروی ہمیشہ سبکو کرنی چاہئے - یہہ دہی دہرم ہے جسکی تشریح کرتے آئے ہیں - اور آگے کرینگے -

---

ब्रह्म च क्षत्रं च राष्ट्रं च विशश्च त्विषिश्च यशश्च वर्चश्च द्रविणं च ॥१३॥ आयुश्च रूपं च नाम च कीर्त्तिश्च प्राणश्चापानश्च चक्षुश्च श्रोत्रं च ॥१४॥ पयश्च रसश्चान्नं चान्नाद्यं च ऋतं च सत्यं चेष्टं च पूर्त्तं च प्रजा च पशवश्च ॥१५॥

(دیکھو اتھروید کانڈ ۱۲ - انوواک ۵ - منتر ۸ - ۹ - ۱۰)

اِس قسم کے بہت سے منتروں کے ذریعہ ویدوں میں ایشور نے سب انسانوں کے لیۓ دھرم کا اُپدیش دیا ہے -

جملہ اعلیٰ علوم اوصاف اور اعمال سے موصوف - اعلیٰ اوصاف کی ہدایت کرنیوالا جو براہمن وصف اُسکی ہمیشہ ترقی ہو -

علم عقلمندی - بہادری مستقل مزاجی اور خوشنودی کا مخزن جو کہشتری پن ہے - وہ بھی ہمیشہ بڑہتا رہے -

نیک آدمیونکی مجلس کے اچھے قواعد سے سلطنت کو سُکھی اور نیک بنانا چاہیے -

ویشیہ (بیوپاری) لوگوں کے تجارت کے لیۓ روئے زمین میں آنے جانے کا انتظام کرنا اور اُنکی حفاظت کرنا ضروری ہے - تاکہ دولت کی ترقی ہو -

سب انسانوں میں ہمیشہ سچے اوصاف کا ہی ظہور کرنا چاہیئے۔ اعلیٰ افعال سے روئے زمین پر نیک شہرت پھیلانی چاہیئے۔ سچے علم کی اشاعت کے لیئے درس تدریس کا اعلیٰ انتظام کرنا چاہیئے۔ نہ حاصل اشیاء کے حصول کی خواہش انصاف سے کرنی چاہیئے۔ حاصل کی ہوئی چیز کی حفاظت اور حفاظت کی ہوئی چیزیں ترقی کرنی چاہیئے۔ ترقی کی ہوئی دولت کو نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہیئے۔ ان چار اقسام کی ہمت سے دولت اور ثروت کی ہمیشہ ترقی کرنا چاہیئے۔

حفاظت منی اور طرز معاشرت کی باقاعدگی سے برہمچریہ کے قواعد کی تعمیل کرتے ہوئے عمر کو بڑھانا چاہیئے۔

شہوت پرستی سے علیحدہ رہکر ہمیشہ خوبصورتی وغیرہ اوصاف کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اعلیٰ اعمال سے شہرت حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ دوسرے انسانوں کو بھی نیک اعمال میں رغبت ہو۔ اعلیٰ اوصاف کے حاصل کرنیکی نیت سے پرمیشور کے اوصاف کا سننا اور اپدیش کرنا جس سے تمہاری بھی تعریف ہو۔ پرانایام (حبس دم) کے قاعدہ سے پران اور اپان کو صاف کرنا۔ جو ہوا کہ جسم سے باہر جاتی ہے۔ وہ اپان اور جو ہوا کہ باہر سے جسم کے اندر آتی ہے۔ وہ پران کہلاتی ہے۔ صاف جگہ کی رہائش اور اندر کی ہوا باہر پھینکنے اور بیرونی ہوا کے اندر لیجانے سے عقل اور جسم کی طاقت کو بڑھانا چاہیئے۔

آٹھوں پرمانوں (ثبوتوں) سے (جنکا ذکر کہ مفصل پہلے آچکا ہے) پڑتال کرکے ہی ہر ایک کام کی پیروی کیا کرو۔

پانی اور دودھ۔ گھی وغیرہ کو حکمت کے رو سے صاف کرکے استعمال

کرنا چاہئے۔ غلہ کو بھی صاف کرکے کھاؤ۔ برمھ (پرمیشور) کی ہی سدا اُپاسنا کرنی چاہئے۔ اور من میں جیسا علم ہو ویسا ہی ماننا اور ظاہر کرنا چاہئے۔ برمھ جو اِشٹ دیو ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی چاہئے اور جو سب جہان کو سکھ دینے والے یگیہ ہیں۔ اُنکی تکمیل اور جس جس نیک کام کے لئے جو جو سامان ضروری ہوں۔ وے سب مہیا کرنے چاہئیں۔ سب انسانوں کو چاہئے کہ اپنی اولاد اور اپنے محکوموں کو اچھی تعلیم اور تربیت کیا کریں۔ اور اپنے جانوروں کو بھی شائستہ بنادیں۔ اِن منتروں کے اندر اور بہت سے اعلیٰ معانی بھرے پڑے ہیں۔

اُپنشدوں اور دیگر دھرم کی کتابوں سے دھرم کا بیان

اِسی دہرم کے مضمون پر تیتریہ اُپنشد میں لکھا ہے۔

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च । सत्यं चस्वा० तपश्च स्वा० दमश्च स्वा० शमश्च स्वा० अग्नयश्च स्वा० अग्निहोत्रं च स्वा० अतिथयश्च स्वा० मानुषं च स्वा० प्रजा च स्वा० प्रजनश्च स्वा० प्रजातिश्च स्वा० सत्यमिति सत्यवचाराथीतरः । तप इति तपोनित्यः पौरुशिष्टिः । स्वाध्यायप्रवचने एवेति नाको मौद्गल्यः । तद्धितपस्तद्धि तपः ॥१॥ वेदमनूच्याचार्योन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्या-

यान्मा प्रमदः । आचार्य्याय प्रियं धनमाहृत्य प्र-
जातन्तुं माव्यवच्छेत्सीः । सत्यान्नप्रमदितव्यम् ।
धर्मान्न प्र० कुशलान्न प्र० भूत्यै न प्र० स्वाध्यायप्रव-
चनाभ्यां न प्र० देवपितृकार्य्याभ्यां न प्र० । मा-
तृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव ।
अतिथिदेवो भव । यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि
सेवितव्यानि नो इतराणि । यान्यस्माकं सुचरितानि
तानि त्वयोपास्यानि ॥२॥ नो इतराणि । ये के चा-
स्मच्छ्रेयांसो ब्राह्मणाः । तेषां त्वयासनेन प्रश्व-
सितव्यम् । श्रद्धया देयम् । अश्रद्धया देयम् ।
श्रिया देयम् । ह्रिया देयम । भिया देयम् । संविदा
देयम् । अथ यदि ते कर्मविचिकित्सा वा वृत्तवि-
चिकित्सा वा स्यात् ।०ये तत्र ब्राह्मणाः सम्मर्शिनः ।
युक्ता अयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युः । यथा
ते तेषु वर्तेरन् तथा तेषु वर्तेथाः एष आदेशः
एष उपदेशः । एषा वेदोपनिषत् । एतदनुशा-
सनम् । एवमुपासितव्यम् । एवमुचैतदुपास्य-
म् ॥

(دیکھو تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷- انوواک ۹- اور ۱۱)

مطلب

سب انسانوں کو لازم ہے- کہ اپنی معلومات اور علم کو بڑھاتے ہوئے

ایک برمھ کی ہی اُپاسنا کرتے رہیں۔ اُسکے ساتھ وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا بھی برابر کرتے جائیں۔ پرتیکش وغیرہ (آٹھ اشھادتوں سے جانچ کر جیساکہ تم اپنے آتما میں علم رکھتے ہو۔ ویسا ہی بولو اور ویسا ہی مانو۔ اور اُسکے ساتھ درس تدریس بھی کرتے جاؤ۔ تحصیل علم کے لئے برمھ چریہ آشرم کو پورا کرکے ہمیشہ دہرم میں اعتقاد رکھو۔ اپنے آنکھ وغیرہ حواسوں کو ادھرم اور آلس سے ہٹاکر ہمیشہ دہرم کی پیروی میں مستقل رکھو۔ تینوں آشرموں میں (یعنی برمھچریہ۔ گرہستھ۔ اور وان پرستھ) یگیہ[۱] کی اگنی کو قایم رکھتے ہوئے درس تدریس کرنی چاہیئے۔

روزانہ دو وقتہ ہوم کرتے ہوئے درس تدریس کرتے جانا چاہیئے۔

درویشوں کی خدمت کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاؤ۔

دنیاداری کا کام کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاؤ۔

اولاد پیدا کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاؤ۔

اولاد کی حفاظت کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاؤ۔

جنکی زبان سچی ہے جو کبھی جھوٹھا لفظ نہیں بولتے وے دہرم اور پرمیشور کے حصول کے لیئے روز علم کی ترقی کرتے ہیں۔

جو آچاریہ (اُستاد) تعلیم اور تربیت کا کرنیوالا ہے۔ وہ دوران تعلیم میں اپنے شاگردوں اور لڑکوں کو اسطرحکی نصیحت کرے۔ کہ شاگردو! تم ہمیشہ سچ ہی بولو۔ اور دہرم کی پیروی کرتے ہوئے ایک پرمیشور

نوٹ ۱ چوتھے آشرم یعنی سنیاس میں گرہ اگنی کے قایم رکھنے کی ضرورت نہیں ہے سنیاسی چونکہ اپنی طرز معاشرت ایسی کرلیتا ہے کہ زیادہ تعلق نہیں پہیلاتا۔ اسلیئے روزانہ ہوم کی پابندی اُسکے لیئے نہیں ہے (مترجم)

کی ہی عبادت کیا کرو۔ اِسمیں غفلت یا سُستی کبھی مت کرو۔ اپنی اُستاد کو خدمت سے خوش رکھو۔ جوانی میں بیاہ کر کے اولاد پیدا کرو۔ سچے دہرم کو کبھی مت چھوڑو۔ عقلمندی سے ہمیشہ دولت کو بڑہاتے رہو۔ اور پڑہنے پڑہانے میں سُستی ہرگز نہ کرو۔

عالموں اور حکیموں کی خدمت اور صحبت سے تحصیل علم میں کبھی بھی سُستی یا غفلت نہ کرو۔ ماں۔ باپ۔ اُستاد۔ اور درویش کی خدمت میں کبھی بھی غفلت مت کرو۔ ہمیشہ راست گفتاری وغیرہ اوصاف حمیدہ کی پیروی کرو۔ دروغگوئی وغیرہ سے علیحدہ رہو۔ پھر اُستاد شاگردوں کو ہدایت کرے۔ کہ

اے شاگردو! ہمارے جو نیک اعمال ہیں تملوگ اُنہیں کی تقلید کرو۔ ہماری بداعمالیوں کی ہرگز پیروی نہ کرنا۔ اور ہمارے درمیان جو عالمان باعمل علمِ حق کے سکھانے والے ہیں۔ اُنہیں کے مقولوں پر ایمان رکھو۔ اور اُنکو شردہا سے اشردہا سے۔ دولت حاصل کرنیکی نیت سے شرم کے خیال سے۔ اِس خوف سے بھی دو کہ کہیں لوگ تمہیں بخیل نہ کہیں۔ اور دوستوں کی خاطر سے بھی دان دو۔ (غرضیکہ دان ضرور دینا چاہیے۔ خواہ کسی خیال سے ہو۔ لیکن یہ احتیاط شرط ہے۔ کہ عالمان باعمل کو یعنی مستحقوں کو دان دینا چاہیے)

اور اگر تمکو ویدوں کے کہے ہوئے اگنی ہوتر سندہیا وغیرہ افعال میں یا خیرات بیچائی کے عمل وغیرہ میں شبہ پیدا ہو تو اُس زمانہ اور مُلک

نوٹ ١ اِس خیال سے بھی بعض آدمی دان دیتے ہیں۔ کہ جسقدر خیرات کرینگے۔ اُس سے زیادہ دولت ہو جائیگی (مترجم)

ہیں خود دھرم کرنیوالے۔ یا کسی کی تحریک سے دہرم کرنیوالے۔ رحیم دھرم کے متلاشی دور اندیش۔ ویدوں کے جاننے والے برہمن اُس مشتبہ معاملہ میں جس طرحکا عمل کریں۔ اُسی طرح پر تم بھی عمل کرو۔ نیز جہاں لوگ کسی کام میں شبُہ ڈالدیویں تب بھی اُس زمانہ اور ملک میں اُسی قسم کے دہرماتما براہمن جسطرح کا عمل کریں ویسا ہی تم بھی کرو۔ (یہاں اختصار کر دیا ہے۔ کیونکہ مطلب وہی ہے) یہی وید وغیرہ شاستروںکا فرمان ہے۔ یہی عالمونکی نصیحت ہے۔ یہی ویدونکا راز ہے۔ یہی تاکیداً نصیحت ہے۔ اسی پر ہمیشہ عمل کرنا چاہیئے۔

تفسیر

اوپر لکھے ہوئے اُپدیش میں ایک بڑی بھاری خوبی ہے۔ جو اور کسی مذہب کی تعلیم میں نہیں ملسکتی۔ عیسائی مسیح کے قول اور عمل کو منزہ یا خطا مانتے ہیں۔ محمد صاحب بار بار تاکید فرماتے ہیں۔ یعنی آیتوں کے ذریعہ سے ہدایت دیتے ہیں کہ رسول کی پیروی کرو۔ اسی طرحپر دیگر مذہبی پیشوا بھی اپنی تقلید کی ہدایت کرتے ہیں۔ ہندو گرو لوگ اپدیش کرتے ہیں۔ کہ لوبھی گرو کو بامن اوتار اور شہوت پرست گرو کو کرشن کا اوتار مانو۔ لیکن اُپنشدوں کے مصنف آریوں کے پورانے بزرگ کس عاجزی لیکن آزادی سے کہتے ہیں۔ کہ جو جو ہمارے اچھے اعمال ہیں اُنکی پیروی کرو۔ اور جو ہمارے اُلٹے اعمال ہیں اُنکی پیچھے ہرگز نہ جاؤ۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ بڑے سے بڑے عالم باعمل اور نیکمرد

بھی بعض اوقات کمزوری کیوجہ سے خاص معاملات میں گِر جاتے ہیں اور اُسوقت کے اُنکے عمل عام دُنیا کو گمراہی میں ڈال سکتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر اوقات ہوا بھی ہے۔

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः शमस्तपो दानं तपो यज्ञस्तपो भूर्भुवः सुवर्ब्रह्मैतदुपास्वैतत्तपः ॥ सत्यं परं परं सत्यं सत्येन न सुवर्गाल्लोकाच्च्यवन्ते कदाचन सतां हि सत्यं तस्मात्सत्ये रमन्ते ॥ तप इति तपो नानशनात्परं यद्धि परं तपस्तद्दुर्धर्षं तस्मात्तपसि० ॥ दम इति नियतं ब्रह्मचारिणस्तस्माद्दमे० ॥ शम इत्यरण्ये मुनयस्तस्माच्छमे० ॥ दानमिति सर्वाणि भूतानि प्रशंसन्ति दानान्नातिदुष्करं तस्माद्दाने० ॥ धर्म इति धर्मेण सर्वमिदं परिगृहीतं धर्मान्नातिदुश्चरं तस्माद्धर्मे० ॥ प्रजन इति भूयांसस्तस्माद्भूयिष्ठाः प्रजायन्ते तस्माद्भूयिष्ठाः प्रजायन्ते तस्मादग्नय आधातव्या अग्निहोत्रमित्याह तस्मादग्निहोत्रे० ॥ यज्ञ इति यज्ञेन हि देवा दिवंगतास्तस्माद्यज्ञे० ॥ मानसमिति विद्वांसस्तस्माद्विद्वांस एव मानसे रमन्ते ॥ न्यास इति ब्रह्मा ब्रह्मा हि परः परो हि ब्रह्मा तानि वा एतान्यवराणि तपांसि न्यास एवात्यरेचयत् । य एवं वेदेत्युपनिषत् ॥ प्राजापत्यो

ह्यारुणिः सुपर्णेयः प्रजापतिं पितरमुपससार किं भग-
वन्तः परमं वदन्तीति तस्मै प्रोवाच सत्येन वायुरावाति
सत्येनादित्यो रोचते दिवि सत्यं वाचः प्रतिष्ठा सत्ये स-
र्वं प्रतिष्ठितं तस्मात्सत्यं परमं वदन्ति ॥ तपसा देवा
देवतामग्र आयन्तपसर्षयः सुवरन्वविन्दन्तपसा स-
पत्नान्प्रणुदामारातीस्तपसि सर्वं प्रतिष्ठितं तस्मात्तपः
प० ॥ दमेन दान्ताः किल्बिषमवधून्वन्ति दमेन ब्र-
ह्मचारिणः सुवरगच्छन् दमो भूतानां दुराधर्षं दमे स-
र्वं प्रतिष्ठितं तस्माद्दमं प० ॥ शमेन शान्ताः शिव-
माचरन्ति शमेन नाकं मुनयोऽन्वविन्दञ्छमो भूतानां
दुराधर्षं शमे सर्वं प्रतिष्ठितं तस्माच्छमं प० दानं य-
ज्ञानां वरूथं दक्षिणा लोके दातारं सर्वभूतान्युपजीवन्ति
दानेनारातीरपानुदन्त दानेन द्विषन्तो मित्रा भवन्ति
दाने सर्वं प्रतिष्ठितं तस्माद्दानं प० धर्मो विश्वस्य
जगतः प्रतिष्ठा लोके धर्मिष्ठं प्रजा उपसर्पन्ति धर्मे-
ण पापमपनुदन्ति धर्मे सर्वं प्रतिष्ठितं तस्माद्धर्मं प०
प्रजननं वै प्रतिष्ठा लोके साधु प्रजायास्तन्तुं तन्वानः
पितॄणामनृणो भवति तदेव तस्य अनृणं तस्मात्प्रज-
ननं प० अग्नयो वै त्रयी विद्या देवयानः पन्था गार्ह-
पत्य ऋक् पृथिवी रथन्तरमन्वाहार्यपचनो यजुरन्तरि-
क्षं वामदेव्यमाहवनीयः साम सुवर्गो लोको बृहत्तस्मा-

दम्नीन्प० ॥ अग्निहोत्रꣳ सायं प्रातर्गृहाणां निष्कृतिः
स्विष्टꣳ सुहुतं यज्ञक्रतूनां प्रायणꣳ सुवर्गस्य लोकस्य
ज्योतिस्तस्मादग्निहोत्रं प० ॥ यज्ञ इति यज्ञेन हि देवा
दिवंगता यज्ञेनासुरानपानुदन्त यज्ञेन द्विषन्तो मित्रा
भवन्ति यज्ञे सर्वं प्रतिष्ठितं तस्माद्यज्ञं प० ॥ मानसं वै
प्राजापत्यं पवित्रं मानसेन मनसा साधु पश्यति मा-
नसा ऋषयः प्रजा असृजन्त मानसे सर्वं प्रतिष्ठितं
तस्मान्मानसं परमं वदन्ति ॥

(دیکھو تیتریہ آرنیک - پرپاٹھک ۱۰ - انوواک ۸ - ۶۲ اور ۶۳)

سچ ماننے اور سچ بولنے - جملہ علوم کے سُننے - اچھے کام کرنے اور نیک خصلت کے حصول میں سدا لگے رہنے اور من اور حواس خمسہ کو قابو کرنے خیرات - یگیہ اور عبادت وغیرہ کو تپ کہتے ہیں - اب سچائی کی تعریف بتلائی جاتی ہے - جیسے کہ رِت بھی کہتے ہیں سچ بولنے اور سچائی پر عمل کرنے سے بڑھکر دھرم کی اور کوئی بھی تعریف نہیں ہے - کیونکہ نیکمردوں میں بھی سچائی ہی اُنکی نیکمردی کا نشان ہے - سچائی سے ہی دنیا اور عقبیٰ کی اعلیٰ راحت ملتی ہے اِسلئے سب انسانوں کو واجب ہے - کہ سچ میں ہی ہمیشہ رہیں - جو بے انصافی سے کسی کی چیز کو نہ لینا - جسکی تعریف کہ سچ وغیرہ کہہ چکے ہیں - جو نہایت ہی افضل یقین کرنے میں مشکل ہے پھر بھی عقلمندوں کو جسکا کرنا کہ نہایت ہی آسان ہے - اُس تپ میں ہمیشہ اعتقاد رکھکر اُسکا عمل کرنا چاہیے -

دان (خیرات) کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ جس سے مشکل کام کوئی بھی نہیں ہے۔ جس سے کہ دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے دان کرنیکی عادت انسانوں کو ہمیشہ رکھنی چاہیئے۔

جو دھرم کے اوصاف بیان کرچکے اور جو آگے لکھے جائینگے یعنی رعایت اور طرفداری کو چھوڑ کر جو سچائی پر عمل کرنا اور جھوٹھ کو چھوڑنا ہے اسی کو دھرم کہتے ہیں۔ سب انسانوں کو اسی اعلیٰ دہرم پر ہمیشہ کاربند ہونا چاہیئے۔

جنم اسلیئے افضل ہے کہ اسمیں ہی انسان گھومتے ہیں۔ اور اس سے ہی انکی تعداد میں ترقی ہوتی ہے۔

تینوں اقسام کی آگ یعنی جھول بجلی۔ روشنی۔ اور آگ۔ سے سب صنعت وحرفت کو حاصل کرنا چاہیئے۔

روزانہ اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ ہوم کرکے سارے جہان کا بھلا کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے۔

عالم انسان ہی سوچنے والے ہوتے ہیں۔ اور سوچنا کام من کا ہے۔ اسلیئے من کی طاقت اور صفائی کو بڑھانا چاہیئے۔

چاروں ویدوں کے مطلب کو سمجھ کر دنیا داری کو چھوڑ سنیاس آشرم میں داخل ہوکر جو سب انسانوں کو سچے دہرم اور سچے علم کے فائدے پہونچاتا ہے۔ وہ بھی اعلیٰ دہرم ہے۔ اسلیئے اسکی پیروی بھی کرنی چاہیئے۔ ستیہ کو افضل اس لیئے کہتے ہیں۔ کہ ستیہ جو برہم ہے اسی سے سب لوگونکو روشنی ملتی ہے۔ اور ہوا وغیرہ چیزونکی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ سچ سے ہی دنیا داری کے سب دھندے درست

ہوکر آخر کار سنجات بھی اُسی سے ملتی ہے۔ اسلیئے تپسیے آدیوننیں
سچ پر عمل کرنا ہی سچا پن ہے۔
اوپر کہے ہوئے تپ کے عمل سے ہی عالم لوگ پرشور دیو کو
حاصل کر کے جملہ شہوت پرستی۔ غصہ وغیرہ دشمنوں کو جیت کر
گناہوں سے سنجات پاکر دہرم میں ٹھہر سکتے ہیں۔ اس لیئے تپ
افضل ہے۔ دم (یعنی حواس خمسہ کو قابو کرنے) سے انسان
گناہوں سے بری ہوکر اور برہمچریہ آشرم کے احکام کی تعمیل کر کے علم
حق کو حاصل کرتا ہے۔ اسلیئے دم بھی افضل دہرم ہے۔
شم (یعنی من کو قابو کرنا) کی صفت یہہ ہے۔کہ انسان اسکے باعث نیک
عمل ہی کرتے ہیں۔ اسلیئے یہہ بھی دہرم ہے۔
دان سے ہی یگیہ ہوتا ہے۔ اور دان دینے والے کے سہارے سے
سب جانداروں کی زندگی ہوتی ہے۔ اور دان سے ہی دشمنوں کو جیت
کر اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ اسلیئے دان بھی دہرم ہے۔
دھرم ہی سارے جہان کی عزت کی بنیاد ہے۔ دہرماتما پر ہی
یقین ہوتا ہے۔ دہرم سے ہی انسانوں کو گناہوں سے چھڑایا جاتا
ہے۔ جسقدر افضل کام ہیں وے سب دہرم کے اندر ہی شمار ہوتے
ہیں۔ اس لیئے سب سے افضل دہرم کو ہی جاننا چاہیئے۔
پرجن اُسے کہتے ہیں کہ جس سے انسان کی پیدائش اور اُنکی تعداد
میں ترقی ہو۔ اور جو عالموں کی مہربانیوں کا بدلا ہے۔ وہ بھی اولاد
پیدا کرنے سے ہی دور ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر اولاد انسانی پیدا نہ ہو تو
دہرم کون کرے پس یہ بھی دہرم کا انگ ہے۔

تینوں اگنی - یعنی تینوں علمی روشنیاں (رگوید - یجروید اور اتھروید جو کہ گیان - کرم اور اپاسنا کانڈونکی روح ہیں) اور نیز تینوں آدی روشنیاں جنکا پہلے ذکر آچکا ہے - یہہ بھی افضل ہیں -

اگنی ہوتر - ہوم سے چونکہ آب وہوا اور بارش پاکیزہ ہوتی ہے اس لیئے یہہ بھی دہرم کا انگ ہے -

یگیہ - علم سے ہی عالم لوگ سکھ حاصل کرتے ہیں - اور دشمنوں کو فتح کرکے اپنا دوست بنا لیتے ہیں - اسلیئے علم اور یگیہ کے کرانیوالے بھی افضل ہیں -

من کے پاکیزہ ہونے سے ہی عالم لوگ مالک کل پرمیشور کو جانکر ہمیشہ سکھ حاصل کرتے ہیں - پاکیزہ من سے سچا علم حاصل ہوتا ہے اور اس علم میں جو حق شناسی وغیرہ اوصاف ہیں - اس سے پرمیشور جہان کو پیدا کرتا اور اسی کی پیروی سے انسان پیدا کرنیکی عقل حاصل کرتا ہے - اس لئے من کو پاک اور علم سے منور کرنا بھی دہرم کا اعلیٰ وصف ہے - پس من کی پاکیزگی سے ہی سب دہرم کے کام مکمل ہوتے ہیں - یہہ سب دھرم کے ہی اوصاف ہیں - اور بھی بہت سے دہرم کے اوصاف ہیں - جو کہ آئیندہ بیان کیئے جاوینگے -

---

सत्येन लभ्यस्तपसा ह्येष आत्मा स सम्यङ् ज्ञानेन ब्रह्म चर्येण नित्यम्। अन्तः शरीरे ज्योतिर्मयो हि शुभ्रोयं पश्यन्ति यतयः क्षीणदोषाः॥

(دیکھو منڈکے اپنیشد - مونڈک ۳ - کھنڈ ۱ - بچن ۵)

مطلب

جس پرم آتما کو کہ ایسے یوگی لوگ جنکے دوش یعنی گناہ کہ کٹ گئے ہیں تصوّف میں دیکھتے ہیں - وہ جسم کے اندر (روح کے بھی بیچ) ایک روشنی ہے - وہ پاک پرماتما ہمیشہ سچے تپسوی - گیانی - اور جتی آدمیوں کو حاصل ہوتے ہیں -

---

सत्य मेव जयते नानृतं सत्येन पन्था बिततो देवयानः । येना क्रमन्त्यृषयो ह्याप्त कामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम् ॥

(مُنڈک اُپنشد - مُنڈک ۳ - کھنڈ پہلا بچن ۶)

جو سچائی پر عمل کرنیوالا ہے وہی انسان ہمیشہ فتح اور سُکھ کو حاصل کرتا ہے - اور جو جھوٹے کاموں کا کرنیوالا ہے - وہ ہمیشہ ناکامیاب رہتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے - عالموں کا جو راستہ ہے وہ بھی سچائی کی پیروی سے ہی کھل جاتا ہے - جس راستہ سے چلکر کہ عالم نیچرد سچے سُکھ کو حاصل کرتے ہیں - جہاں پر کہ برہم کا ہی سچا راحت بخش ظہور ہی روشن رہتا ہے سچائی سے ہی وے اُس سُکھ کو حاصل کرتے ہیں نہ کہ جھوٹھ سے اِس لئے سچ کی پیروی اور جھوٹھ کو ہمیشہ چھوڑنا چاہئے -

---

चोदना लक्षणो ऽर्थो धर्मः ॥

(دیکھو پورو میمانسا - ادھیائے اول پاد اول سوتر ۲)

وید کے ذریعہ سے جو دہرم کی پیروی کی تحریک کیجاتی ہے وہی دہرم ہے - اور جس ادہرم کی پیروی کی ممانعت کی ہے - وہ ادہرم لیکن وہ دہرم ارتھہ بھیت یعنی ادہرم کی پیروی انرتھہ ہے - اُس سے علیحدہ ہوتا ہے - اسلئے دہرم کی پیروی کرنا ہی انسانوں میں انسانیت ہے -

---

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः स धर्मः ॥

(دیکھو ویشیشک شاستر ادھیائے اول پاد اول سوتر ۲)

جسپر عمل کرنے سے کہ جہان میں اعلیٰ خوشی اور نجات بھی حاصل ہوتی ہے - اُسکا نام دہرم ہے -

یہہ سب بھی ویدونکی ہی تشریح ہیں - اس قسم کے بے شمار وید منتروں کے حوالوں اور رشیوں منیوں کی شہادتوں سے یہہ دہرم کا اوپدیش کیا ہے - سب انسانوں کو ہی دہرم کے کام کرنے مناسب ہیں - اس سے ظاہر ہوا کہ کُل انسانوں کے لیئے دہرم اور ادہرم کے کام ایک ہی ہیں - دو ہرگز نہیں -

اوم شانتیہہ - شانتیہہ - شانتیہہ



اشتہار

اُپدیش منجری

مہرشی شری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے پونا والے پندرہ دیاکھیانوں کا اردو ترجمہ نہایت درستی کے ساتھ ترتیب دیکر چھپوایا گیا ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت فی جلد چھ آنے۔ خاص خاص جگہوں میں فٹ نوٹ دیکر مطلب کو واضح کیا گیا ہے۔ ان لکچروں کو پڑھنے سے مہرشی کی دیگر تصانیف کی بعض بعض جگہوں میں خاص عقدہ کشائی ہوتی ہے۔

ترجمہ لالہ منشی رام نے کیا ہے۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

شہر

فہرست کتب مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ثبوت تناسخ - عیسائی مسلمان برہمو صاحبان
کے تمام اعتراضوں کی تردید - قیمت - .. ۱۲؍

تکذیب براہین احمدیہ جلد اول محمدی الہام کا
زور توڑنے کے لئے ایک صف شکن توپ ہے ۱۲؍

تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم - عہ

نسخہ خبط احمدیہ خبط قادیانی کے لئے مسیحائی
نسخہ ہے - ۱۲

حجۃ الاسلام آریہ (ہند) قوم کے بزرگوں
پر الزاموں کی منہ توڑ تردید ۸؍

تاریخ دنیا جلد اول - سرشٹی اتپتی شاستروں
سمت کی بابت تاریخی و علمی تحقیقات کا ذخیرہ ۳؍

ایضاً جلد دوم ۴؍

رسالہ جہاد - محمدی اسلام دنیا میں کس طرح پھیلا
قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے - ۳؍

تحفہ شہید نمبر - صداقت دھرم آریہ بجواب
صیقلہ عاریہ - قیمت ۲؍

نمبر ۲ - ردّ ضعف اسلام بجواب آریہ ۱؍
نمبر ۳ - آئینہ شفاعت بزبان فارسی ۱؍
نمبر ۴ - ابطال بشارات احمدیہ بجواب بشارات احمدیہ ۲؍
نمبر ۵ - ہدایت آدھان ([illegible]) ۱؍

کلیات آریہ مسافر

نمبر ۱ - اظہار حق محمدی [illegible]
رسالوں کا جواب ہے ۱؍

نمبر ۲ - صداقت الہام بجواب اغلاط الہام ۱؍
نمبر ۳ - عطر روحانی بجواب گلاب چمن ۱؍
نمبر ۴ - پُران کس نے بنائے - ۱؍
نمبر ۵ - دیوی بھاگوت پرکھشا ۱؍
نمبر ۶ - استری شکشا (تعلیم نسوان) ۲؍
نمبر ۷ - سماج کو آنچ نہیں ستیگی شیو نرائن نرہاد
کا نسخہ کے اعتراضوں کا جواب ۱؍
نمبر ۸ - تیسرے دھرم کی شہادت بابو [illegible] صاحب
کی تحقیق دین حق کا جواب ۱؍
نمبر ۹ - ہندو آریہ اور سکھ کی تحقیقات ۱؍
نمبر ۱۰ - صداقت اصول تعلیم آریہ سماج - پادری
ہنری سنگھ کے لیکچر کا جواب ۲؍
نمبر ۱۱ - مردہ ضرور جلانا چاہیے - ۱؍
نمبر ۱۲ - مسئلہ نیوگ پر پادری ٹی ولیم کے اعتراضوں
کا جواب ۱؍
نمبر ۱۳ - صداقت رگوید - دہلی عبد اللہ آتھم صاحب
مسیحی کا ہر رگوید کا جواب ۱؍
نمبر ۱۴ - سوامی جی پرکاش ۱؍
نمبر ۱۵ - دھرم پرچار ۱؍
نمبر ۱۶ - اسلامی نجات بجواب دھرم نجات آریہ ۱؍

یہ کل کتب مطبع دھرم پرچارک جالندھر شہر
سے مل سکتی ہیں -

(نوٹ) [illegible] دھرم پرچارک [illegible] - کل کتب پر محصول ڈاک علاوہ ہے -